اَلْفُتُوحَاتُ النَّبَوِيَّة

فِي

الْخَصَائِصِ الْأُخْرَوِيَّة

حضور ﷺ کے اُخروی خصائصِ مبارکہ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اَلْفُتُوحَاتُ النَّبَوِيَّةُ فِي الْخَصَائِصِ الأُخْرَوِيَّة ﴿حضور ﷺ کے اُخروی خصائصِ مبارکہ﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونینِ ترجمہ و تخریج	:	حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، اَجمل علی مجدّدی
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اگست 2010ء
تعداد	:	1,100
قیمت پرل کاغذ	:	-/180 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۷۰-۹-۳-۷ ، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۱۶۱-۸۰۶/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الصفحة	الأبواب	الرقم
۱۱	بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهٖ ﷺ فِي الْجَنَّةِ بِالْوَسِيْلَةِ وَالْفَضِيْلَةِ ﴿جنت میں مقامِ وسیلہ کا حضور ﷺ کے لیے خاص ہونے کا بیان﴾	۱
۲۷	بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهٖ ﷺ بِعَطَاءِ الْكَوْثَرِ ﴿حضور ﷺ کو کوثر عطا کیے جانے کی تخصیص کا بیان﴾	۲
۳۵	بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهٖ ﷺ بِعَطَاءِ الْكَرَامَةِ وَمَفَاتِيْحِ الْجَنَّةِ ﴿حضور ﷺ کو خصوصی شرف و بزرگی اور جنت کی کنجیاں عطا کیے جانے کی تخصیص کا بیان﴾	۳

الرقم	الأبواب	الصفحة
٤	بَابٌ فِي تَخْصِيصِهٖ ﷺ بِالْبَعْثِ عَلَى الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿روزِ قیامت حضور ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز کیے جانے کی تخصیص کا بیان﴾	٤٠
٥	بَابٌ فِي تَخْصِيصِهٖ ﷺ بِالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿روزِ قیامت شفاعتِ عظمیٰ کا حضور ﷺ کے لیے خاص ہونے کا بیان﴾	٥٢
٦	بَابٌ فِي تَخْصِيصِهٖ ﷺ بِالْجُلُوْسِ عَلَى الْعَرْشِ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ ﴿حضور ﷺ کو عرش پر اﷲ تعالیٰ کی دائیں جانب بٹھائے جانے کا بیان﴾	٨٨
٧	بَابٌ فِي تَخْصِيصِهٖ ﷺ بِكَوْنِهٖ أَوَّلَ شَافِعٍ وَأَوَّلَ مُشَفَّعٍ	١٢٨

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿حضور ﷺ کے اوّل شافع اور مشفع ہونے کا بیان﴾	
۸	بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهٖ ﷺ بِدُخُوْلِ سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿حضور ﷺ کی اُمت میں سے ستر ہزار اُمتیوں کا بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہونے کا بیان﴾	۱۴۱
۹	بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهٖ ﷺ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِهٖ يَدْخُلُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا اَلْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿حضور ﷺ کی اُمت کے ستر ہزار اولیاء میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار کے بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہونے کا بیان﴾	۱۵۳
۱۰	بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهٖ ﷺ بِكَوْنِ لِوَاءِ الْحَمْدِ بِيَدِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ لِوَائِهٖ ﴿حضور ﷺ کے ہاتھ میں لواءِ حمد ہونے اور روزِ قیامت تمام انبیاءِ کرام کا اُس جھنڈے تلے جمع ہونے کا بیان﴾	۱۶۳

الرقم	الأبواب	الصفحة
١١	بَابٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ شَهِيْدًا عَلٰى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأُمَمِ ﴿حضور ﷺ کا تمام انبیاءِ کرام واُمتوں پر گواہ ہونے کا بیان﴾	١٧٣
١٢	بَابٌ فِي أَنَّ كُلَّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَبَبُهُ ﷺ وَنَسَبُهُ ﴿روزِ قیامت بھی حضور ﷺ کے تعلق و نسب کے برقرار رہنے کا بیان﴾	١٨٩
١٣	بَابٌ فِي أَنَّهُ ﷺ أَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ وَيَخْرُجُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَوْلَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ ﴿روزِ محشر سب سے پہلے حضور ﷺ کے لیے قبرِ انور شق ہونے اور آپ کا ستر ہزار ملائکہ کے جھرمٹ میں تشریف لانے کا بیان﴾	١٩٥

الرقم	الأبواب	الصفحة
١٤	بَابٌ فِي أَنَّهٗ لَنْ يُفْتَحَ بَابُ الْجَنَّةِ لِأَحَدٍ قَبْلَهٗ ﷺ وَهُوَ يَفْتَتِحُ بِهٖ وَاسْتِقْبَالِ اللهِ تَعَالٰى إِيَّاهُ بِالْجَنَّةِ ﴿حضور ﷺ کے لیے سب سے پہلے بابِ جنت کھولے جانا اور اللہ تعالیٰ کا جنت میں خود آپ کا استقبال فرمانا﴾	٢٠٤
❖	مصادر التخريج	٢١٥

بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهٖ ﷺ فِي الْجَنَّةِ بِالْوَسِيْلَةِ وَالْفَضِيْلَةِ

﴿جنت میں مقامِ وسیلہ کا حضور ﷺ کے لیے خاص ہونے کا بیان﴾

١/١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سننے کے بعد (یہ دعا) پڑھی: ''اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور (اِس کے نتیجے میں) کھڑی ہونے والی نماز کے رب! (حضرت) محمد (مصطفی ﷺ) کو

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب الدعا عند النداء، ١/٢٢٢، الرقم: ٥٨٩، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب قوله: عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا، ٤/١٧٤٩، الرقم: ٤٤٤٢، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب منه آخر، ١/٤١٣، الرقم: ٢١١، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الدعاء عند الأذان، ١/١٤٦، الرقم: ٥٢٩، والنسائي في السنن، كتاب الأذان، باب الدعاء عند الأذان، ٢/٢٧، الرقم: ٦٨٠، وأيضًا في السنن الكبرى، ٦/١٧، الرقم: ٩٨٧٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الأذان والسنة فيه، باب ما يقال إذا أذن المؤذن، ١/٢٣٩، الرقم: ٧٢٢۔

وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور اُنہیں مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے۔'' اُس کے لیے روزِ قیامت میری شفاعت لازم ہوگئی۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٢/٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي ﷺ ثم يسأل الله له الوسيلة، ٢٨٨/١، الرقم: ٣٨٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥٨٦/٥، الرقم: ٣٦١٤، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا سمع المؤذن، ١٤٤/١، الرقم: ٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب الأذان، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد الأذان، ٢٥/٢، الرقم: ٦٧٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ٥١٠/١، الرقم: ١٦٤٢، ١٦/٦، الرقم: ٩٨٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٦٨/٢، الرقم: ٦٥٦٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٢١٨/١، الرقم: ٤١٨، وابن حبان في الصحيح، ٥٨٨/٤، ٥٩٠، الرقم: ١٦٩٠، ١٦٩٢.

اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اُسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو پس جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو بے شک وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ پس جس نے اس وسیلہ کو میرے لئے طلب کیا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣/٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلُّوْا عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَاةً عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ، وَاسْأَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا: وَمَا الْوَسِيْلَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ، وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَفِيْهِ دَاوُدُ بْنُ عُلْبَةَ...... وَوَثَّقَهُ ابْنُ نُمَيْرٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری (روح کی) زکوٰۃ ہے اور اللہ تعالیٰ

٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٥، الرقم: ٣١٧٨٤، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٩٨، الرقم: ٦٤١٤، وابن راهويه في المسند، ١/٣١٥، الرقم: ٢٩٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٣٢، والحارث في المسند، ٢/٩٦٢، الرقم: ١٠٦٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٤۔

سے میرے لئے وسیلہ طلب کیا کرو۔ صحابہ کرام ﷢ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ وسیلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ درجہ کا نام ہے اور اُسے صرف ایک آدمی ہی حاصل کر پائے گا اور میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ آدمی میں ہی ہوں گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔ اِس کی سند میں داود بن علبہ نامی راوی ہے...... اِسے امام ابن نمیر نے ثقہ قرار دیا ہے۔

٤/٤. عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷛ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَهٰذَا إِسْنَادٌ لَا بَأْسَ بِهِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ وَأَسَانِيْدُهُمْ حَسَنَةٌ.

’’حضرت رُوَیفع بن ثابت انصاری ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجا اور یہ کہا: یا اللہ! حضور ﷺ کو قیامت کے

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٨، الرقم: ١٧٠٣٢، والبزار في المسند، ٦/٢٩٩، الرقم: ٢٣١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٢١، الرقم: ٣٢٨٥، وأيضًا في المعجم الكبير، ٥/٢٥، الرقم: ٤٤٨٠، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٢٩، الرقم: ٢٥٨٧، وابن قانع في معجم الصحابة، ١/٢١٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٩، الرقم: ٢٥٨٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٤، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٥٢۔

روز اپنے نزدیک مقامِ قرب پر فائز فرما، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔‘‘

اِسے امام احمد، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

امام ابن کثیر نے فرمایا: اِس کی اسناد میں کوئی نقص نہیں ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام بزار نے اور طبرانی نے **المعجم الأوسط** اور **المعجم الکبیر** میں روایت کیا ہے اِن سب کی سند حسن ہے۔

٥/٥. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُنَادِي الْمُنَادِي: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنْهُ رِضًا لَا سَخَطَ بَعْدَهُ اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ دَعْوَتَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اذان سنتے وقت یہ کہا: اے میرے اللہ! اے اس دعوتِ کامل اور نفع دینے والی نماز کے ربّ تو حضرت محمد مصطفی ﷺ پر درود بھیج اور ان سے اس طرح راضی ہو کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو تو اللہ تعالیٰ (اس کے بعد مانگی جانے والی) اس بندے کی دعا (ضرور) قبول فرما لیتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، طبرانی اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٣٧، الرقم: ١٤٦٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٦٩، الرقم: ١٩٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة/٨٨، الرقم: ٩٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١١٦، الرقم: ٣٩٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٣٢، والصنعاني في سبل السلام، ١/١٣١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٦/٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا الْوَسِيْلَةُ؟ قَالَ: أَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرْجُو أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٧/٧. وزاد أحمد وعبد الرزاق: قَالَ ﷺ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَاسْأَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ ...... الحديث.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں اعلیٰ درجہ جس پر صرف ایک ہی شخص فائز ہو گا (اور) میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔''

اِس حدیث کو امام ابو یعلی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

''امام احمد اور عبد الرزاق نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: ''آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجو تو میرے لئے اللہ تعالیٰ سے مقامِ وسیلہ طلب کرو۔''

٦-٧: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١١/٢٩٨، الرقم: ٦٤١٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٥، الرقم: ٣١٧٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٨٣، الرقم: ٣٩٢٣، وابن راهويه في المسند، ١/٣١٥، الرقم، ٢٩٧، وابن السّري في الزهد، ١/١١٧، الرقم: ١٤٧، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٤٨-٤٩، الرقم: ٤٦-٤٧، وابن كثير في تفسير القرآن، ٣/ ٥١٤، والمناوي في فيض القدير، ٤/٢٠٣۔

٨/٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ وَسَلُوا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا الْوَسِيلَةُ ؟ قَالَ: أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَيْسَ يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنَ النَّاسِ وَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو، بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری (روح کی) زکوٰۃ ہے اور (اللہ تعالیٰ سے) میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے جسے سوائے ایک آدمی کے کوئی نہیں پائے گا، اور مجھے اُمید ہے کہ وہ آدمی میں ہی ہوں گا۔‘‘

اِسے امام ابو یعلی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩/٩. ولفظ ابن أبي شيبة: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاةً عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ. اِسْأَلُوْا اللهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ ......الحديث.

٨-١٠: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١١/٢٩٨، الرقم: ٦٤١٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٥، الرقم: ٣١٧٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٨٣، الرقم: ٣٩٢٣، وابن راهويه في المسند، ١/٣١٥، الرقم، ٢٩٧، وابن السّري في الزهد، ١/١١٧، الرقم: ١٤٧، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٤٨-٤٩، الرقم: ٤٦-٤٧، وابن كثير في تفسير القرآن، ٣/ ٥١٤، والمناوي في فيض القدير، ٤/٢٠٣.

’’امام ابن ابی شیبہ کے الفاظ ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجو، کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہاری (روح کی) زکوۃ ہے، اور اﷲ تعالیٰ سے میرے لیے مقامِ وسیلہ کا سوال کرو۔‘‘

۱۰/۱۰. وزاد الطّبراني: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ وَسَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ...... الحديث.

’’امام طبرانی نے اپنی روایت میں اِن الفاظ کا اضافہ کیا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہو تو مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجا کرو، کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے، اور اﷲ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگا کرو۔‘‘

۱۱/۱۱. وفي رواية: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ علیهما السلام عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَيَّ مَغْفِرَةٌ لِذُنُوْبِكُمْ، وَاطْلُبُوْا لِيَ الدَّرَجَةَ وَالْوَسِيْلَةَ، فَإِنَّ وَسِيْلَتِي عِنْدَ رَبِّي شَفَاعَةٌ لَكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت حسن بن علی علیہما السلام سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیوں کہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے گناہوں کے لئے باعث مغفرت ہے، اور (مجھ پر درود بھیجنے کے علاوہ) اﷲ تعالیٰ سے میرے لئے بلندی درجات (یعنی مزید تقرب الٰہی) اور مقام وسیلہ کی دعا بھی مانگا کرو کیونکہ اﷲ تعالیٰ کے ہاں میرا مقام وسیلہ (تمہارے حق میں) مقام شفاعت ہے۔‘‘ اسے امام ابنِ عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۱: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۸۱/۶۱، الرقم: ۷۸۱۲، والمناوي في فيض القدير، ۸۸/۲۔

١٢/١٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْوَسِيْلَةُ دَرَجَةٌ عِنْدَ اللهِ لَيْسَ فَوْقَهَا دَرَجَةٌ فَسَلُوا اللهَ أَنْ يُؤْتِيَنِي الْوَسِيْلَةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْجَهْضَمِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَفِيْهِ: فَسَلُوا اللهَ عزوجل أَنْ يُؤْتِيَنِي الْوَسِيْلَةَ عَلٰى خَلْقِهٖ

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وسیلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک ایسا مقام ہے جس سے اُوپر اور کوئی مقام نہیں لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ مجھے مقامِ وسیلہ عطا فرمائے۔‘‘

اِسے امام احمد، طبرانی، جھضمی اور دیلمی نے روایت کیا ہے، امام دیلمی کی روایت کے الفاظ یوں ہیں: ’’تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ وہ مجھے اپنی مخلوق پر مقامِ وسیلہ عطا فرمائے۔‘‘

١٣/١٣. وَذَكَرَ ابْنُ كَثِيْرٍ: رَوَى ابْنُ مَرْدَوَيْهِ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقَيْنِ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ دَرَجَةٌ تُدْعَى الْوَسِيْلَةُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَسَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ يَسْكُنُ مَعَكَ؟ قَالَ:

١٢-١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨٣، الرقم: ١١٨٠٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٢٦، الرقم: ١٤٦٦، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٥٠، الرقم: ٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٤٣٣، الرقم: ٧٢٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٣٢، والمناوي في فيض القدير، ٦/٣٧٤، وابن كثير في تفسير القرآن، ٢/٥٤۔

عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ﷺ.

”اور علامہ ابن کثیر نے بیان کیا ہے کہ امام ابن مردویہ نے بھی دو طریق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درجہ ہے جسے ”وسیلہ“ کہا جاتا ہے۔ پس جب تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو اس سے میرے لیے ”مقامِ وسیلہ“ بھی مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں آپ کے ساتھ کون رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم۔

۱۴/۱۴. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ هٰذَا عِنْدَ النِّدَاءِ جَعَلَهُ اللهُ فِي شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ السَّمِيْنُ وَوَثَّقَهُ دُحَيْمٌ وَأَبُوْ حَاتِمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ.

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اذان کی آواز سنتے تو یہ دعا فرماتے: اے میرے اللہ، اے اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے ربّ، تو اپنے بندے اور رسول حضرت محمد (ﷺ) پر درود بھیج اور قیامت کے روز ہمیں اُن کی شفاعت عطا فرما۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سنتے وقت یہ کلمات کہے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے میری شفاعت عطا کرے گا۔“

۱۴: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۷۹/٤، الرقم: ۳٦٦۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱۱٦/۱، الرقم: ۳۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۳۳/۱۔

اِس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند میں صدقہ بن عبد اللہ السمین راوی ہے جسے امام دحیم، ابو حاتم اور احمد بن صالح المصری سب نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۵/۱۵. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَيُكَبِّرُ الْمُنَادِي فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ فَيَشْهَدُ عَلٰى ذَالِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِي عِلِّيِّيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهٗ إِلَّا وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَةُ النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

۱۶/۱۶. وَالطَّبَرَانِيُّ وَلَفْظُهٗ: ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْأَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهٗ مُوَثَّقُوْنَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو بھی مسلمان اذان کی آواز سن کر اُس کا جواب دیتا ہے، پس جب مؤذن ﴿اللہ

۱۵-۱۷: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ۱/۱۴۵، وابن السني في عمل اليوم والليلة/۹۱، الرقم: ۹۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰/۱۴، الرقم: ۹۷۹۰، وأيضًا في كتاب الدعاء/۱۵۳، الرقم: ۴۳۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۳۳۳، والعيني في عمدة القاري، ۵/۱۲۳، والسّيوطي في الدر المنثور، ۶/۶۵۵۔

اکبر﴾ کہتا ہے تو یہ بھی ﴿اللہ اکبر﴾ کہتا ہے، پھر مؤذن اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے اور حضور ﷺ کے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہے تو یہ بھی اس پر گواہی دیتا ہے، (اذان کا جواب دینے کے بعد) پھر یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ! حضور نبی اکرم ﷺ کو وسیلہ عطا فرما، اور آپ ﷺ کو علیین میں اعلیٰ درجہ عطا فرما اور برگزیدہ لوگوں میں آپ ﷺ کی محبت رکھ دے اور مقربین میں آپ ﷺ کا ٹھکانہ بنا، تو اُس کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت واجب ہوگئی۔‘‘

اِس حدیث کو امام طحاوی، ابن السنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

’’امام طبرانی کے الفاظ یوں ہیں: ’’پھر یوں دعا کرتا ہے: اے اللہ! حضور نبی اکرم ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور اُنہیں علیین میں اعلیٰ درجہ عطا فرما اور برگزیدہ ہستیوں میں اُن کی محبت رکھ اور مقربین میں اُن کا ذکر عام فرما تو اُس کے لئے روزِ قیامت حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت واجب ہوگئی۔‘‘

١٧/١٧. وَذَكَرَ الْإِمَامُ السُّيُوطِيُّ: وَأَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَبْلِغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهُ وَفِي عِلِّيِّيْنَ ذِكْرَهُ وَدَارَهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ.

’’امام سیوطی بیان کرتے ہیں کہ امام ابن مردویہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام پیش کرنے کا طریقہ تو سیکھ لیا ہے، اب یہ سکھا دیں کہ ہم آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو: اے اللہ! محمد (مصطفیٰ ﷺ) پر درود بھیج، اور اُنہیں جنت میں مقامِ وسیلہ تک پہنچا۔ اے اللہ! اپنے برگزیدہ بندوں (کے دلوں) میں اُن کی محبت رکھ دے، اور اپنے مقرب بندوں (کے دلوں) میں اُن کی محبت ومودت ڈال دے، اور علیین میں اُن کا ذکر، اُن کا ٹھکانہ رکھ دے۔ اور (یا رسول اللہ!) آپ ﷺ پر سلامتی، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔ اے اللہ! محمد (مصطفیٰ ﷺ) اور محمد (مصطفیٰ ﷺ) کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے، اور برکت عطا فرما محمد (مصطفیٰ ﷺ) اور آلِ محمد ﷺ پر۔‘‘

۱۸/۱۸. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْعَالَمِيْنَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَ دَارِهٖ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر فرض نماز کے بعد اِن کلمات کے ساتھ دعا کی تو قیامت کے دن

۱۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/۲۳۷، الرقم: ۷۹۲۶، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۰۰، الرقم: ۲۴۷۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۱۲۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اُس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی: اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کو مقامِ وسیلہ عطا فرما اور اپنے چُنے ہوئے بندوں (کے دلوں) میں اُن کی محبت رکھ دے اور تمام عالمین میں آپ ﷺ کو بلند درجہ عطا فرما اور مقربینِ بارگاہ میں آپ ﷺ کا ذکرِ خیر اور ٹھکانہ بنا۔‘‘

اِسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔

١٩/١٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهَا لِي عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ تَبْعًا لِلْمُنْذِرِيِّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَفِيْهِ الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَرَّانِيُّ وَقَدْ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ: مُسْتَقِيْمُ الْحَدِيْثِ إِذَا رَوٰى عَنِ الثِّقَاتِ قُلْتُ: وَهٰذَا مِنْ رِوَايَتِهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَعْيُنٍ وَهُوَ ثِقَةٌ مَشْهُوْرٌ.

٢٠/٢٠. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْوَسِيْلَةُ لِأَنَّهَا أَقْرَبُ الدَّرَجَاتِ إِلَى الْعَرْشِ وَأَصْلُ الْوَسِيْلَةِ الْقُرْبُ فَعِيْلَةٌ مِنْ وَسَلَ إِلَيْهِ إِذَا

١٩-٢٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٩٨، الرقم: ٦٣٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١١٦، الرقم: ٣٩٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٣٣، والذهبي في تذكرة الحفّاظ، ٣/١٠٥١، الرقم: ٩٦٥، والمناوي في فيض القدير، ٤/١٠٩، وابن كثير في تفسير القرآن، ٢/٥٤، ٣٧١۔

تَقَرَّبَ إِلَيْهِ وَمَعْنَى الْوَسِيْلَةِ الْوَصْلَةُ وَلِهٰذَا كَانَتْ أَفْضَلَ الْجَنَّةِ وَأَشْرَفَهَا وَأَعْظَمَهَا نُوْرًا وَلِمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْظَمَ الْخَلْقِ عُبُوْدِيَّةً لِرَبِّهٖ وَأَشَدَّهُمْ لَهُ خَشْيَةً كَانَتْ مَنْزِلَتُهُ أَقْرَبَ الْمَنَازِلِ لِعَرْشِهٖ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لئے مقامِ وسیلہ کا سوال کیا کرو، بے شک جس بندے نے بھی دنیا میں میرے لئے اِس کا سوال کیا روزِ قیامت میں اُس پر گواہ اور اُس کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔‘‘

امام ہیثمی نے امام منذری کی اتباع میں کہا: اِسے امام طبرانی نے ’المعجم الأوسط‘ میں روایت کیا ہے، اِس کی سند میں ایک راوی ولید بن عبد الملک حرانی ہیں جنہیں امام ابن حبان نے ’الثقات‘ میں ذکر کیا ہے اور فرمایا: ’’جب یہ ثقہ راویوں سے حدیث روایت کریں تو یہ مستقیم الحدیث ہیں۔‘‘ میں کہتا ہوں کہ اُن کی یہ روایت موسیٰ بن اعین سے مروی ہے اور وہ ثقہ اور مشہور ہیں۔

’’امام مناویؒ نے فرمایا: مقامِ وسیلہ کو ’’وسیلہ‘‘ کا نام اِس لئے دیا گیا ہے کیونکہ یہ عرشِ الٰہی سے قریب ترین درجہ ہے، وسیلہ کا اصل معنی قربِ (خداوندی) ہے۔ یہ وَسَلَ سے فَعِيْلَةٌ کے وزن پر ہے۔ وَسَلَ إِلَيْهِ کا مطلب تَقَرَّبَ إِلَيْهِ ہے یعنی اُس نے فلاں کا قرب حاصل کیا۔ اور وسیلہ کا معنی پہنچنا ہے۔ اِسی لئے جنت کے افضل ترین، بزرگ ترین اور عظیم نورانی جگہ کا نام وسیلہ ہے۔ چونکہ حضور نبی اکرم ﷺ تمام مخلوق سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور سب سے زیادہ اُس سے ڈرنے والے تھے اِس لئے آپ کا مقام و مرتبہ عرشِ الٰہی کے قریب ترین مقامات میں سے ہے۔‘‘

٢١/٢١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّـهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ الْكُبْرٰى وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَآتِهِ سُؤْلَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُوْلٰى كَمَا آتَيْتَ إِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى عليهما السّلام.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْجَهْضَمِيُّ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: إِسْنَادٌ جَيِّدٌ قَوِيٌّ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے: اے اللہ! حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کبری کو قبول فرما اور ان کا بلند ترین درجہ مزید بلند فرما اور آخرت اور دنیا میں ان کی درخواست پوری فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کی درخواست پوری فرمائی۔‘‘

اِس حدیث کو امام عبد الرزاق اور جھضمی نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے فرمایا: اِس حدیث کی سند عمدہ، مضبوط اور صحیح ہے۔

٢١: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، باب الصلاة على النبي ﷺ، ٢/٢١١، الرقم: ٣١٠٤، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٥٢، الرقم: ٥٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٤، والسّيوطي في الدر المنثور، ٦/٦٥٥۔

بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهٖ ﷺ بِعَطَاءِ الْكَوْثَرِ

﴿حضور ﷺ کو کوثر عطا کیے جانے کی تخصیص کا بیان﴾

۱/۲۲. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضي الله عنه عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: اَلْكَوْثَرُ: اَلْخَيْرُ الْكَثِيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ. قَالَ أَبُوْ بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيْدٍ: إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّهٗ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَلنَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کوثر سے مراد بہت زیادہ بھلائیاں (اور انعامات) ہیں جو اللہ تعالیٰ نے صرف حضور نبی اکرم ﷺ ہی کو عطا فرمائی ہیں۔ ابو بشر کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت کی وہ نہر تو اس خیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب في الحوض، ٥/٢٤٠٥، الرقم: ٦٢٠٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٥٢٣، الرقم: ١١٧٠٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٣، الرقم: ٣١٧٦٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٨٦، الرقم: ٣٩٧٩، وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، وابن المبارك في الزهد، ١/٥٦٢، الرقم: ١٦١٤۔

٢/٢٣. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا إِذْ أَغْفٰى إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا: مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ٥ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ٥ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ٥﴾ ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ؟ فَقُلْنَا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّي ﷻ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُوْمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہم میں تشریف فرما تھے، اچانک آپ ﷺ کو اُونگھ آ گئی (جو کہ نزولِ وحی کی کیفیات میں سے ایک کیفیت تھی)، پھر آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے سر اُٹھایا تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ ﷺ کو ہنسایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی مجھ پر یہ سورۃ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر وفضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہے ٥ پس آپ اپنے ربّ کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیۂ تشکرّ ہے)٥

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب حجة من قال البسملة آية من أول كل سورة، ١/٣٠٠، الرقم: (٥٣) ٤٠٠، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الحوض، ٤/٢٣٧، الرقم: ٤٧٤٧، والنسائي في السنن، كتاب الافتتاح، باب قراءة، ٢/١٣٣، الرقم: ٩٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٢، الرقم: ١٢٠١٥، وأبو يعلى في المسند، ٧/٤٠، الرقم: ٣٩٥١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤٣٤، الرقم: ٢٣١٧، والقرطبي في الحوض والكوثر، ١/٩٨، الرقم: ٣٥۔

بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام ونشاں ہوگاo﴾ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوثر وہ نہر ہے جس کا میرے ربّ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اِس میں خیرکثیر ہے، وہ ایک حوض ہے جس پر میری اُمت کے لوگ قیامت کے دن پانی پینے کے لیے آئیں گے، اِس کے برتن ستاروں (کی تعداد) کے برابر ہیں۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣/٢٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي الْكَوْثَرِ قَالَ: هٰذَا الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ فَقَالَ مُحَارِبٌ: سُبْحَانَ اللهِ، مَا أَقَلَّ مَا يَسْقُطُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَوْلٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: لَمَّا أُنْزِلَتْ ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ يَجْرِي عَلٰى جَنَادِلِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ شَرَابُهُ أَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ قَالَ: صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما هٰذَا وَاللهِ الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ''سورۂ کوثر'' کی تفسیر بیان فرماتے ہیں کہ اِس سے مراد ''خیرکثیر'' ہے (جو صرف آپ ﷺ کو ہی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے)، امام محارب نے فرمایا: سبحان اللہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بہت کم ہی کوئی بات چھوٹتی ہے۔ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١١٢، الرقم: ٥٩١٣، والحاكم في المستدرك، ٣/٦٢٥، الرقم: ٦٣٠٨۔

کہ جب سورۂ مبارکہ ''اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ '' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوثر سے مراد جنت کی ایک نہر ہے، جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور وہ اعلیٰ قسم کے موتیوں اور یاقوت کے بہاؤ پر چلتی ہے، اِس کے پانی کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا، اور دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے۔ امام محارب نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے صحیح فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! واقعی یہ خیر کثیر ہے۔''

اِس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤/٢٥ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا طِينُهُ أَوْ طِيبُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ شَكَّ هُدْبَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت کی سیر کر رہا تھا، سیر کرتے کرتے اچانک میں ایک نہر پر پہنچا، اُس نہر کے کناروں پر خولدار موتیوں کے گنبد تھے۔ میں نے جبریلِ امین (علیہ السلام) سے کہا: یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ کوثر ہے جو آپ کے ربّ نے آپ کو عطا کی ہے۔ اِس کی مٹی یا خوشبو (اس میں ہدبہ راوی کو شک ہے) تیز مشک و کستوری کی ہے۔''

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب في الحوض، ٥/٢٤٠٦، الرقم: ٦٢١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٩١، الرقم: ١٣٠١٢، ١٣١٧٩، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٩١، الرقم: ٦٤٧٤، وأبو يعلى في المسند، ٥/٢٥٧، الرقم: ٢٨٧٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٨٦، الرقم: ٥٦٦٢۔

اِس حدیث کو امام بخاری، اَحمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٥/٢٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِنَبِيِّ اللهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ، أَوْ كَمَا قَالَ، عُرِضَ لَهُ نَهْرٌ حَافَتَاهُ الْيَاقُوْتُ الْمُجَيَّبُ أَوْ قَالَ: الْمُجَوَّفُ فَضَرَبَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعَهُ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا. فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ لِلْمَلَكِ الَّذِي مَعَهُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ عزوجل. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه نے فرمایا: جب حضور نبی اکرم ﷺ کو جنت میں معراج کروائی گئی یا جیسے آپ نے فرمایا، تو آپ ﷺ پر نہرِ کوثر پیش کی گئی جس کے دونوں کنارے خول دار یاقوت کے ہیں۔ جو فرشتہ آپ کے ساتھ تھا اُس نے ہاتھ مارا تو اُس سے کستوری نکالی۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اُس فرشتے سے، جو آپ کے ساتھ تھا، فرمایا: یہ کیا ہے؟ اُس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ نہرِ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب تفسير سورة: إنا أعطيناك الكوثر، ٤/١٩٠٠، الرقم: ٤٦٨٠، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الحوض، ٤/٢٣٧، الرقم: ٤٧٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٥٢٣، والرقم: ١١٧٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٥، ١٦٤، ٢٦٣، الرقم: ١٢١٧٢، ١٢٦٩٧، ١٣٨٠٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٥، الرقم: ٣١٦٥٤، وأيضًا، ٧/٤٦، الرقم: ٣٤١٠٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٥٩، الرقم: ١١٨٩، وأبو يعلى في المسند، ٦/٤٤٠، الرقم: ٣٨٢٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٨٨، الرقم: ٢٨٨٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٦/١١٩٠، الرقم: ٢٢٥١۔

عطا فرمائی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔

٦/٢٧. عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ قَالَتْ: نَهَرٌ أُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ ﷺ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ آنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُومِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اِس ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾ کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا: کوثر ایک نہر ہے جو حضور ﷺ کو عطا کی جائے گئی، اِس کے دونوں کناروں پر خولدار موتی ہوں گے اور نہر کے جام (آسمان کے) ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔‘‘ اِس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٧/٢٨. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب تفسير سورة إنا أعطيناك الكوثر، ٤/١٩٠٠، الرقم: ٤٦٨١، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٧٣٢، وأيضًا في تغليق التعليق، ٤/٣٧٨، الرقم: ٤٩٦٥، والعيني في عمدة القاري، ٢٠/٣، الرقم: ٥٦٩٤، وابن كثير في تفسير القرآن، ٤/٥٥٨، والسّيوطي في الدر المنثور، ٨/٦٤٨.

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ٤/١٧٩٨، الرقم: ٢٣٠٠، والترمذي في السنن، ـــ

وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ، يَشْخَبُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ، عَرْضُهُ مِثْلُ طُوْلِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلٰى أَيْلَةَ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! حوض کوثر کے برتنوں کی تعداد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! حوضِ (کوثر) کے برتنوں کی تعداد آسمان کے ستاروں اور سیاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہے، اُس رات کے ستارے جو اندھیری رات کے ستارے ہوں اور اُس رات میں بادل بھی نہ ہوں، جو اُس حوض سے پی لے گا اُسے کبھی پیاس نہیں ستائے گی یعنی وہ پیاسا نہیں رہے گا۔ اُس حوض میں جنت کے دو پرنالے گرتے ہیں، جو اُس (حوضِ کوثر) سے پی لے گا وہ

كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ما جاء في صفة أواني الحوض، ٤/٦٣٠، الرقم: ٢٤٤٥، وابن ماجه عن حذيفة رضي الله عنه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الحوض، ٢/١٤٣٨، الرقم: ٤٣٠٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٩، الرقم: ٢١٣٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٦، الرقم: ٣١٦٧١، وأيضًا، ٧/٤٥، الرقم: ٣٤١٠٢، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٢٥، الرقم: ٧٢٤١، والبزار في المسند، ٩/٣٧٩، الرقم: ٣٩٦٠، وابن مخلد في الحوض والكوثر، ١/٩٥، الرقم: ٢٨۔

کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ اس (حوض) کا عرض اس کے طول جتنا ہے، (یعنی) جتنا عمان سے لے کر ایلہ تک کا درمیانی فاصلہ ہے، (حوض کوثر کا) پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهِ ﷺ بِعَطَاءِ الْكَرَامَةِ وَمَفَاتِيحِ الْجَنَّةِ

﴿حضور ﷺ کو خصوصی شرف و بزرگی اور جنت کی کنجیاں عطا کیے جانے کی تخصیص کا بیان﴾

١/٢٩. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا. اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰی رَبِّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْخَلَّالُ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت انس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (روزِ محشر) سب سے پہلے میں (اپنی قبر انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی اُن کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی اُن کا خطیب ہوں

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١٠، والدارمي في السنن، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/٣٩، الرقم: ٤٨، والخلال في السنة، ١/٢٠٨، الرقم: ٢٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧، الرقم: ١١٧، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/٢٣٥، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/١٨٢، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٠۔

گا۔ اور میں ہی اُن کی شفاعت کرنے والا ہوں گا جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی اُنہیں خوشخبری دینے والا ہوں گا جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اُس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے ربّ کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرّم ہوں، میرے ارد گرد اُس روز ہزار ایسے خادم پھریں گے گویا کہ وہ گرد و غبار سے پاک سفید انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، خلال اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢/٣٠. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَالَ: رَأَيْتُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ كَأَنِّي أُعْطِيْتُ الْمَقَالِيْدَ وَالْمَوَازِيْنَ. فَأَمَّا الْمَقَالِيْدُ، فَهٰذِهِ الْمَفَاتِيْحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِيْنُ، فَهِيَ الَّتِي تَزِنُوْنَ بِهَا، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُ. ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ. ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ. ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَوُزِنَ بِهِمْ، ثُمَّ رُفِعَتْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سورج طلوع ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں نے فجر سے تھوڑا پہلے خواب میں دیکھا گویا مجھے مقالید اور موازین عطاء کیے گئے۔ پس مقالید تو یہ

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٧٦، الرقم: ٥٤٦٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٢، الرقم: ٣١٩٦٠، ٦/١٧٦، الرقم: ٣٠٤٨٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٥٨۔

چابیاں ہیں اور رہے موازین تو یہ وہ (ترازو) ہیں جن کے ساتھ تم وزن کرتے ہو۔ پھر مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری اُمت کو دوسرے پلڑے میں پھر وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر ابوبکر صدیق کو لایا گیا پس اُن کا وزن میری اُمت کے ساتھ کیا گیا تو اُن کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عمر کو لایا گیا اور اُن کا وزن میری اُمت کے ساتھ کیا گیا تو اُن کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عثمان کو لایا گیا اور اُن کا وزن میری اُمت کے ساتھ کیا گیا (تو اُن کا پلڑا بھی بھاری تھا) پھر وہ پلڑا اُٹھا لیا گیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣/٣١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَيُؤْتٰى بِمِنْبَرَيْنِ مِنْ نُوْرٍ فَيُنْصَبُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِ الْعَرْشِ وَيَعْلُوْهُمَا شَخْصَانِ فَيُنَادِي الَّذِي عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ: مَعَاشِرَ الْخَلَائِقِ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّةِ، إِنَّ اللهَ تَعَالٰى أَمَرَنِي أَنْ أُسَلِّمَ مَفَاتِيْحَ الْجَنَّةِ إِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ، وَمُحَمَّدٌ أَمَرَنِي أَنْ أُسَلِّمَهَا إِلٰى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ لِيُدْخِلَا مُحِبِّيْهِمَا الْجَنَّةَ، أَلَا فَاشْهَدُوْا، ثُمَّ يُنَادِي الَّذِي عَنْ يَسَارِ الْعَرْشِ: مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُسَلِّمَ مَفَاتِيْحَهَا إِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ وَمُحَمَّدٌ أَمَرَنِي أَنْ

٣-٤: أخرجه محب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٣٦٦، الرقم: ١٠٩، وإسماعيل الأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٦٥، الرقم: ٢٥، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٣٨٨، والثعالبي في الكشف والبيان، ٧/٤٦٨.

أُسَلِّمَهَا إِلٰى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ لِيُدْخِلَا مُبْغِضِيهِمَا النَّارَ أَلَا فَاشْهَدُوا.

رَوَاهُ الْمُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے گا اور دو نورانی منبر لائے جائیں گے، ایک عرش کی دائیں جانب اور دوسرا عرش کی بائیں جانب نصب کیا جائے گا، اِن منبروں پر دو شخص نمودار ہوں گے، پس وہ جو عرش کی دائیں جانب ہوگا ندا دے گا: اے گروہانِ مخلوقات! جس نے مجھے پہچان لیا اُس نے جان لیا اور جس نے مجھے نہیں جانا (تو وہ جان لے) کہ میں جنت کا داروغہ رضوان ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں جنت کی کنجیاں حضور نبی اکرم ﷺ کو تھما دوں، اور محمد مصطفیٰ ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اُنہیں ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کو تھما دوں تاکہ وہ اپنے ساتھ محبت کرنے والوں کو جنت میں داخل کر سکیں۔ پس تم آگاہ ہو جاؤ۔ پھر وہ شخص جو عرش کی بائیں جانب ہوگا ندا دے گا: جس نے مجھے جان لیا سو جان لیا اور جس نے مجھے نہیں جانا تو وہ جان لے کہ میں مالک، جہنم کا داروغہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں جہنم کی کنجیاں محمد مصطفیٰ ﷺ کو دے دوں اور محمد مصطفیٰ ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہ کنجیاں ابو بکر و عمر کو دے دوں تاکہ وہ اپنے ساتھ بغض رکھنے والوں کو جہنم میں دھکیل سکیں۔ سو تم سب اِس پر گواہ ہو جاؤ۔‘‘ اِسے محبّ الدین الطبری نے روایت کیا ہے۔

٤/٣٢. وفي رواية عنه رضي الله عنه: ذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيلًا قَالَ فِيهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنِّي وَعَنْ أُمَّتِي وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَآدَمُ وَجَمِيْعُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ وَلَدِ آدَمَ تَحْتَهُ، وَإِلَيَّ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِي تُفْتَحُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ سَائِقِ الْخَلْقِ إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا إِمَامُهُمْ وَأُمَّتِي بِالْأَثَرِ.

رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَالسُّيُوطِيُّ وَالثَّعَالِبِيُّ

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں دنیا اور آخرت میں ساری اولادِ آدم کا سردار ہوں اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، سب سے پہلے مجھ سے اور میری اُمت سے زمین شق ہوگی اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، میرے ہاتھ میں قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا ہوگا جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور اُن کی اولاد میں سے تمام انبیاء ہوں گے، قیامت کے دن میرے ہاتھ میں جنت کی کنجیاں ہوں گی اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، قیامت کے دن مجھ ہی سے شفاعت کا آغاز کیا جائے گا اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، اور میں ہی سب سے پہلا ہوں جو قیامت کے دن مخلوق کو جنت کی طرف لے کر جاؤں گا اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، اور میں اُن کا پیشوا ہوں گا اور میری امت میرے پیچھے ہوگی۔‘‘

اِسے امام اسماعیل اصبہانی، سیوطی اور ثعالبی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي تَخْصِيصِهِ ﷺ بِالْبَعْثِ عَلَى الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت حضور ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز کیے جانے کی تخصیص کا بیان﴾

١/٣٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ، اِشْفَعْ، يَا فُلَانُ، اِشْفَعْ، حَتّٰى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَالِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: قیامت کے روز لوگ گروہ در گروہ اپنے اپنے نبی کے پیچھے چلیں گے اور عرض کریں گے: اے فلاں! ہماری شفاعت فرمائیے، اے فلاں! ہماری شفاعت فرمائیے حتی کہ طلبِ شفاعت کا سلسلہ حضور نبی اکرم ﷺ پر آ کر ختم ہو جائے گا۔ یہی وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔‘‘

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب قوله: عسى أن يبعثك ربك مقامًا محمودًا، ٤/١٧٤٨، الرقم: ٤٤٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٨١، الرقم: ١١٢٩٥، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٧١، الرقم: ٩٢٧، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠/٣٠٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥٦۔

اِس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢/٣٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ. وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسٰى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. وَزَادَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: فَيَشْفَعُ لِيُقْضٰى بَيْنَ الْخَلْقِ، فَيَمْشِي حَتّٰى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا، يَحْمَدُهٗ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَنْدَه.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص (دنیا میں پیشہ ور بھکاری بن کر) لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا تک نہ ہوگا۔ اور فرمایا: قیامت کے دن سورج (مخلوق کے) اتنا قریب ہوگا کہ (ان کا) پسینہ نصف کان تک پہنچ جائے گا۔ پس وہ اس حال میں حضرت آدم علیہ السلام سے مدد طلب کریں گے، پھر

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب من سأل الناس تكثرًا، ٢/٥٣٦، الرقم: ١٤٠٥، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٥٤، الرقم: ٨٨٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٦٩، الرقم: ٣٥٠٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٧٧، الرقم: ٣٦٧٧، والطبري في جامع البيان، ١٥/١٤٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥٦۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر حضرت محمد ﷺ سے مدد طلب کرنے جائیں گے۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر نے اتنا اضافہ بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے بیان کیا ان سے ابنِ ابی جعفر نے بیان کیا: آپ ﷺ شفاعت کریں گے تاکہ مخلوق کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ آپ ﷺ جائیں گے حتی کہ جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑ لیں گے۔ یہ وہ دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا اور سارے اہلِ محشر حضور ﷺ کی تعریف کریں گے۔‘‘

اِسے امام بخاری اور ابنِ مندہ نے روایت کیا ہے۔

٣/٣٥. عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ قَالَ: كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ، فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِي عَدَدٍ نُرِيْدُ أَنْ نَحُجَّ، ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ. قَالَ: فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَالِسٌ إِلَى سَارِيَةٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ، مَا هٰذَا الَّذِي تُحَدِّثُوْنَ؟ وَاللهُ يَقُوْلُ: ﴿إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ﴾ [آل عمران، ٣: ١٩٢] وَ﴿كُلَّمَآ أَرَادُوْا أَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَآ أُعِيْدُوْا فِيْهَا﴾ [السجدة، ٣٢: ٢٠] فَمَا هٰذَا الَّذِي تَقُوْلُوْنَ؟ قَالَ: أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ (يَعْنِي الَّذِي يَبْعَثُهُ اللهُ فِيْهِ)؟ قُلْتُ:

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٧٩، الرقم:(٣٢٠) ١٩١، وأبو عوانة في المسند، ١/١٥٤، الرقم: ٤٤٨، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٢٩، الرقم: ٨٥٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٨٩، الرقم: ٣١٥، وأيضًا في الاعتقاد، ١/١٩٥۔

نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ ﷺ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي يُخْرِجُ اللهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ، قَالَ: ثُمَّ، نَعَتَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ، قَالَ: وَأَخَافُ أَنْ لَا أَكُوْنَ أَحْفَظُ ذَاكَ، قَالَ: غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ زَعَمَ أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ يَكُوْنُوْا فِيْهَا. قَالَ: يَعْنِي فَيَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمْ عِيْدَانُ السَّمَاسِمِ. قَالَ: فَيَدْخُلُوْنَ نَهْرًا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ، فَيَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمُ الْقَرَاطِيْسُ، فَرَجَعْنَا، قُلْنَا: وَيْحَكُمْ أَتَرَوْنَ الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللهِ، مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَوْ كَمَا قَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ مَنْدَه.

’’یزید الفقیر بیان فرماتے ہیں کہ مجھے خوارج کی رائے نے گھیر لیا تھا (کہ گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہیں گے)۔ ہم لوگوں کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلے (اور سوچا کہ بعد میں) ہم لوگوں کے پاس (اپنے اس عقیدہ کی تبلیغ کرنے) جائیں گے۔ فرماتے ہیں: ہمارا گزر مدینہ منورہ سے ہوا تو دیکھا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ایک ستون کے پاس بیٹھے لوگوں کو احادیث بیان فرما رہے ہیں۔ بیان کرتے ہیں: اچانک انہوں نے جہنمیوں کا ذکر فرمایا تو میں نے ان سے عرض کیا: اے صحابیِ رسول! آپ یہ کیا بیان کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو (جہنمیوں کے بارے) فرماتا ہے: ’’بے شک تو جسے دوزخ میں ڈال دے تو تُو نے اسے واقعۃً رسوا کر دیا۔‘‘ اور ایک مقام پر ہے: ’’(دوزخی) جب بھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے۔‘‘ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! فرمایا: کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ

مقام پڑھا ہے جس پر اللہ تعالیٰ انہیں فائز فرمائے گا؟ میں نے کہا: ہاں! فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کا مقام ایسا مقامِ محمود ہے جس پر فائز ہونے کے سبب اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا جہنم سے نکالے گا۔ فرماتے ہیں: پھر انہوں نے پل صراط اور لوگوں کے اس پر گزرنے کو بیان فرمایا۔ کہتے ہیں: مجھے ڈر ہے کہ شاید میں اسے یاد نہ رکھ سکوں۔ تاہم انہوں نے یہ بیان کیا کہ لوگ جہنم میں داخل ہونے کے بعد اس سے نکلیں گے۔ ابو نعیم کہتے ہیں: وہ ایسے نکلیں گے جیسا کہ آبنوس کی جلی ہوئی لکڑیاں، اُنہوں نے فرمایا: پھر وہ جنت کی نہروں میں سے ایک نہر میں داخل ہوں گے، اُس میں غسل کریں گے پھر اُس نہر سے نکلیں گے گویا کہ وہ سفید کاغذ ہیں۔ پس ہم وہاں سے لوٹے اور ہم نے آپس میں کہا: تم پر افسوس ہو! کیا یہ بزرگ ہستی رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتی ہے؟ پس ہم نے (عقیدہ خوارج) سے رجوع کر لیا۔ اللہ کی قسم! ایک شخص کے سوا ہم میں سے کسی نے خروج نہیں کیا یا جیسا کہ امام ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔‘‘

اِسے امام مسلم، ابو عوانہ اور ابنِ مندہ نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، قَالَ: فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ، فَيَأْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: أَنْتَ أَبُوْنَا آدَمُ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُوْلُ: إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أُهْبِطْتُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُ: إِنِّي دَعَوْتُ عَلٰى

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠٨، الرقم: ٣١٤٨۔

أَهْلِ الْأَرْضِ

دَعْوَةً فَأُهْلِكُوْا، وَلٰكِنِ اذْهَبُوْا إِلَى إِبْرَاهِيْمَ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: إِنِّي كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ إِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِيْنِ اللهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى، فَيَقُوْلُ: إِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُ: إِنِّي عُبِدْتُّ مِنْ دُوْنِ اللهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا، قَالَ: فَيَأْتُوْنَنِي، فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ، قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: قَالَ أَنَسٌ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا، فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِي وَيُرَحِّبُوْنَ بِي، فَيَقُوْلُوْنَ: مَرْحَبًا فَأَخِرُّ سَاجِدًا، فَيُلْهِمُنِيَ اللّٰهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ: ﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [الإسراء، ١٧: ٧٩]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور یہ فخر کے اظہار کے لئے نہیں (بلکہ تحدیثِ نعمت کے طور پر بیان کر رہا ہوں)، حمد کا جھنڈا میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور اس پر فخر کا اظہار نہیں کرتا، حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے علاوہ سارے انبیاء اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور اس پر فخر کا اظہار نہیں کرتا۔ میں ہی پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہو گی اور اس پر فخر کا اظہار نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تین بار

گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے پھر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے: آپ ہمارے باپ ہیں اپنے ربّ سے ہماری شفاعت کیجئے۔ آپ فرمائیں گے: مجھ سے لغزش واقع ہوئی جس کے باعث مجھے زمین پر اُتار دیا گیا بلکہ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، پھر وہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو آپ فرمائیں گے: میں نے زمین والوں کے لئے ایک بد دعا کی تھی جس کے باعث سارے لوگ ہلاک کر دیئے گئے تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ فرمائیں گے: میں نے تین مرتبہ (بظاہر) خلافِ واقعہ بات کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے ان تینوں باتوں سے دینِ الٰہی کو بچانے کے لئے حیلہ کیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ، وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو آپ فرمائیں گے: میں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے: لوگوں نے اللہ عزوجل کے علاوہ مجھے بھی معبود بنا لیا تھا تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جاؤ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ میرے پاس آئیں گے تو میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ ابنِ جدعان (راویٔ حدیث) کہتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا میں اب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر پکڑ کر کھٹکھٹاؤں گا، تو کہا جائے گا: یہ کون ہیں؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ چنانچہ وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور مجھے مرحبا کہیں گے، میں (اللہ عزوجل کے سامنے) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اُٹھایئے، اور مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١١، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٩٢/٧، والمناوي في فيض القدير، ٤١/٣۔

جائے گی اور

کہیے آپ کی بات مانی جائے گی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یقیناً آپ کا ربّ آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔''

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٧/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسٰى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذَالِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی وہ سب سے پہلا شخص ہوں جس سے زمین (یعنی قبر) شق ہوگی، پھر مجھے ہی جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا، اس مقام پر ساری مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔''

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٨/٦. وفي رواية: عَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ ﷺ: سَلْ تُعْطَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَادْعُ تُجَبْ فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُ: أُمَّتِي أُمَّتِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ سَلْمَانُ: فِي كُلِّ مَنْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ حِنْطَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ أَوْ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ أَوْ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ. قَالَ

٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الإيمان والرؤيا، ٦/١٦٦، الرقم: ٣٠٣٨٧۔

سَلْمَانُ: فَذَالِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''ایک روایت میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے کہا جائے گا کہ مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، دعا مانگئے آپ کی دعا قبول کی جائے گی۔ پس آپ ﷺ اپنا سرانور اُٹھائیں گے اور دو یا تین مرتبہ اُمتی اُمتی (اے اللہ! میری اُمت، میری اُمت) کہیں گے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی شفاعت ہر اُس شخص کے لئے ہوگی جس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر یا جو کے برابر یا تل کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہی آپ ﷺ کا مقام محمود ہے۔''

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٩/٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللهِ عزوجل فِي إِبْرَاهِيمَ: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي﴾ الْآيَةَ[إبراهيم، ١٤:٣٦] وَقَالَ عِيْسَى عليه السلام: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب دعاء النبي ﷺ لأمته وبكائه شفقة عليهم، ١/١٩١، الرقم: ٢٠٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٧٣، وأبو عوانة في المسند، ١/١٣٨، الرقم: ٤١٥، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٦٨، الرقم: ٩٢٤ والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٦٧، الرقم: ٨٨٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٨٢، الرقم: ٣٠٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٩٣، وابن كثير في تفسير الرآن، ٢/١٢٢،٥٤١، والسيوطي في الدر المنثور، ٣/٢٤٠، وأيضًا، ٨/٥٤٣۔

[المائدة، ٥:١١٨] فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكٰى فَقَالَ اللهُ ﷻ: يَا جِبْرِيْلُ، اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَسَلْهُ: مَا يُبْكِيْكَ؟ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ علیہ السلام فَسَأَلَهٗ فَأَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَا قَالَ، وَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ اللهُ: يَا جِبْرِيْلُ، اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَنْدَه.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قرآن کریم میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی: ’’اے میرے ربّ! ان (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر ڈالا ہے۔ پس جس نے میری پیروی کی وہ تو میرا ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو بے شک تُو بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہےo‘‘ اور وہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے: ’’اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں اور اگر تو اُنہیں بخش دے تو بے شک تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہےo‘‘ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: اے اللہ! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ اور آپ ﷺ پر گریہ طاری ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ، حالانکہ تیرے رب کو خوب علم ہے، اور ان سے معلوم کرو کہ اُن پر اس قدر گریہ کیوں طاری ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے معلوم کر

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٠٧/٢، الرقم: ٢٠٦٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٧٩/٣، والهندي في كنز العمال، ٦٣٧/١٤، الرقم: ٣٩٧٥٨۔

کے اللہ تعالیٰ کو خبر دی، حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل سے فرمایا: اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کی اُمت کی بخشش کے معاملہ میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ خاطر نہیں کریں گے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

٤٠ /٨. وفي رواية: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَشْفَعُ لِأُمَّتِي حَتّٰى يُنَادِيَنِي رَبِّي عزوجل فَيَقُوْلُ: أَرَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ؟ فَأَقُوْلُ: نَعَمْ رَضِيْتُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اپنی اُمت کے لئے شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا ربّ عزوجل مجھے پکار کر فرمائے گا: اے محمد، کیا آپ راضی ہو گئے؟ تو میں کہوں گا: ہاں (اے میرے ربّ!) میں راضی ہو گیا ہوں۔‘‘

اِسے امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٤١ /٩. وَذَكَرَ الْعَلَّامَةُ الْخَازِنُ فِي تَفْسِيْرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: هِيَ الشَّفَاعَةُ فِي أُمَّتِهِ ﷺ حَتّٰى يَرْضٰى.

’’علامہ خازن اپنی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے

٩: ذكره الخازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، ٤/ ٣٨٦ـ

١٠: ذكره القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢٠/ ٩٦، والرازي في التفسير الكبير، ٣١/ ١٩٢، والمحلي والسيوطي في تفسير الجلالين، ١/ ٨١٢، والواحدي في تفسيره، ٢/ ١٢١١ـ

سے بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد حضور ﷺ کا اُمت کے حق میں شفاعت کرنا ہے یہاں تک کہ حضور ﷺ راضی ہو جائیں گے۔‘‘

۱۰/٤۲. وَذَكَرَ الْعَلَّامَةُ الْقُرْطِبِيُّ وَالرَّازِيُّ وَغَيْرُهُمْ: وَفِي الْحَدِيْثِ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذًا وَاللهِ، لَا أَرْضٰی وَوَاحِدٌ مِنْ أُمَّتِي فِي النَّارِ.

’’علامہ قرطبی، رازی، اور ان کے علاوہ دوسرے ائمہ تفسیر بیان کرتے ہیں کہ حدیث شریف میں ہے: جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اُس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک اُمتی بھی دوزخ میں ہو گا۔‘‘

بَابٌ فِي تَخْصِيصِهِ ﷺ بِالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت شفاعتِ عظمیٰ کا حضور ﷺ کے لیے خاص ہونے کا بیان﴾

١/٤٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ؟ يَجْمَعُ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِيْنَ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُوْلُ بَعْضُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: إنا أرسلنا نوحا إلى قومه، ١٢١٥/٣، الرقم: ٣١٦٢، وأيضًا في كتاب التفسير، باب ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدًا شكورًا، ١٧٤٥/٤، الرقم: ٤٤٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١٨٤/١، الرقم: ١٩٤، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ما جاء في الشفاعة، ٦٢٢/٤، الرقم: ٢٤٣٤، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٣٥/٢، الرقم: ٩٦٢١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٠٧/٦، الرقم: ٣١٦٧٤، وابن منده في الإيمان، ٨٤٧/٢، الرقم: ٨٧٩، وأبو عوانة في المسند، ١٤٧/١، الرقم: ٤٣٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٣٧٩/٢، الرقم: ٨١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٣٩/٤، الرقم: ٥٥١٠۔

النَّاسِ: أَ لَا تَرَوْنَ إِلٰى مَا أَنْتُمْ فِيْهِ إِلٰى مَا بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُوْنَ إِلٰى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ: أَبُوْكُمْ آدَمُ فَيَأْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ، أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَ لَا تَشْفَعُ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ أَ لَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِي نَفْسِي اِذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِي اِذْهَبُوْا إِلٰى نُوْحٍ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نُوْحُ، أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُوْرًا أَمَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا بَلَغَنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ نَفْسِي نَفْسِي، ائْتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَيَأْتُوْنِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دعوت میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ کی خدمت میں بکری کی دستی کا گوشت پیش کیا گیا یہ آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ آپ ﷺ اس میں سے کاٹ کاٹ کر تناول فرمانے لگے اور فرمایا: میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سردار ہوں۔ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سب اگلے پچھلے لوگوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیوں فرمائے گا؟ تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز (بیک وقت سب کو) سنا سکے اور سورج ان کے بالکل نزدیک آ جائے گا۔ اس وقت بعض لوگ کہیں گے: کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں

ہو، کس مصیبت میں پھنس گئے ہو؟ ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے ربّ کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے؟ پس بعض لوگ کہیں گے: تم سب کے باپ تو حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ پس وہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے سیدنا آدم! آپ ابو البشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روحِ (حیات) پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو اُنہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی، کیا آپ اپنے ربّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مشکل صورتحال میں ہیں اور ہمیں کتنی بڑی تکلیف نے آلیا ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: میرے رب نے آج ایسے غضب کا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ پہلے فرمایا، نہ آئندہ فرمائے گا۔ مجھے اُس نے ایک درخت (کا پھل کھانے) سے منع فرمایا تھا تو مجھ سے اُس کے حکم کی تعمیل میں لغزش سرزد ہوئی لہٰذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے سیدنا نوح! آپ اہلِ زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ''عبدًا شکورًا'' (یعنی شکر گزار بندہ) رکھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مشکل صورتحال میں ہیں اور ہمیں کتنی بڑی تکلیف نے آلیا ہے؟ کیا آپ اپنے ربّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ وہ فرمائیں گے: میرے رب نے آج غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا اظہار فرمایا تھا اور نہ آئندہ ایسا اظہار فرمائے گا۔ مجھے خود اپنی فکر ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ (باقی حدیث مختصر کر کے فرمایا:) سو تم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرمایا جائے گا: یا محمد! اپنا سر (مبارک) اُٹھائیں اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٤٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ. فَيَأْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ. فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَإِنَّهُ كَلِيْمُ اللهِ. فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَإِنَّهُ رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ. فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ.

فَيَأْتُوْنَنِي فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا. فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي. فَيَقُوْلُ: انْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ،

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب كلام الرّبّ ﷻ يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، ٦/ ٢٧٢٧، الرقم: ٧٠٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٨٢ـ١٨٤، الرقم: ١٩٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٣٠، الرقم: ١١١٣١، وأبو يعلى في المسند، ٧/ ٣١١، الرقم: ٤٣٥٠، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٤١، الرقم: ٨٧٣ـ

فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ. ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي. فَيَقُوْلُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ، فَأَفْعَلُ. ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُوْلُ: انْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ......

وزاد الحسن عنه: قَالَ: ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، ائْذَنْ لِي فِيْمَنْ قَالَ: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، فَيَقُوْلُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي: لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ دریا کی موجوں کی مانند بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: آپ اپنے ربّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے، وہ فرمائیں گے: یہ میرا مقام نہیں، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے جس پر وہ فرمائیں گے: یہ (شفاعتِ کبریٰ) میرا منصب نہیں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ پس وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس (شفاعتِ کبریٰ کے) لائق نہیں تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ روح اللہ اور اُس کا کلمہ ہیں۔ پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اِس شفاعت (کبریٰ) کے قابل نہیں تم محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جاؤ۔ پس لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: ہاں! اس شفاعت کے لیے تو میں ہی مخصوص ہوں۔ پھر میں اپنے ربّ سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی اور مجھے ایسے حمدیہ کلمات الہام کئے جائیں گے جن کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کروں گا وہ کلمات اب مجھے مستحضر نہیں ہیں۔ پس میں اِن محامد سے اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ سو اللہ تعالیٰ مجھ سے فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر (انور) اُٹھائیں، اپنی بات کہیں، آپ کی بات سنی جائے گی، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: میرے ربّ! میری اُمت، میری اُمت، پس فرمایا جائے گا: جائیں اور جہنم سے ہر ایسے اُمتی کو نکال لیں جس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر یہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر اُن محامد کے ساتھ اُس کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سرِ (انور) اُٹھایئے اور کہیے! آپ کو سنا جائے گا، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے ربّ! میری اُمت، میری اُمت! پس فرمایا جائے گا: جائیں اور جہنم سے اُسے بھی نکال لیں جس کے دل میں ذرّے کے برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسے ہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر اُنہی محامد کے ساتھ اُس کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور پھر اُس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پس فرمایا جائے گا: اے محمد! اپنا سرِ (انور) اُٹھایئے اور کہیے، آپ کو سنا جائے گا، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا:

اے میرے پیارے رب! میری اُمت، میری اُمت، پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جائیں اور اُسے بھی جہنم سے نکال لیں جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی بہت ہی کم بہت ہی کم بہت ہی کم ایمان ہو۔ پس میں خود جاؤں گا اور جا کر ایسا ہی کروں گا۔...... (حضرت حسن بصری نے اس میں اتنا اضافہ کیا کہ) حضور ﷺ نے فرمایا: میں چوتھی دفعہ واپس لوٹوں گا اور اِسی طرح اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کروں گا پھر اُس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اُٹھائیں اور کہیں آپ کو سنا جائے گا، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے پیارے رب! مجھے اُن کی (شفاعت کرنے کی) اجازت بھی دیجئے جنہوں نے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللہ کہا ہے، پس وہ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت و جلال اور عظمت و کبریائی کی قسم! میں اُنہیں ضرور جہنم سے نکالوں گا جنہوں نے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللہ کہا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٤٥. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَجْمَعُ اللهُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَالِكَ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: لما خلقت بيدي، ٦/٢٦٩٥-٢٦٩٦، الرقم: ٦٩٧٥، وأيضًا في كتاب التفسير، باب قول الله تعالى: وعلّم آدم الأسماء كلها، ٤/ ١٦٢٤، الرقم: ٤٢٠٦، وأيضًا في كتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ٥/ ٢٤٠١، الرقم:٦١٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٨٠، الرقم: ١٩٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٢، الرقم:٤٣١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٦، الرقم: ١٢١٧٤، وإسناده صحيح على شرط الشيخين۔

مَكَانِنَا هٰذَا. فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ، أَمَا تَرَى النَّاسَ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا، فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ. فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ. فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُم، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطَايَاهُ الَّتِيْ أَصَابَهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى، عَبْدًا آتَاهُ اللهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا. فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيْئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى، عَبْدَ اللهِ وَرَسُوْلَهُ وَكَلِمَتَهُ وَرُوْحَهُ. فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا ﷺ، عَبْدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

فَيَأْتُوْنَنِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي. ثُمَّ يُقَالُ لِي: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيْهَا، ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي. ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ

عَلَّمَنِيهَا رَبِّي، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ، قُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ ما يَزِنُ بُرَّةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اسی طرح قیامت کے دن مومنوں کو جمع فرمائے گا۔ وہ کہیں گے: کاش ہم اپنے ربّ کے پاس کوئی سفارش لے جاتے تاکہ وہ ہمیں اس حالت سے آرام عطا فرماتا (یعنی انتظار کی زحمت ختم کر کے حساب و کتاب شروع فرما دے)۔ چنانچہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے: اے آدم! کیا آپ لوگوں کا حال نہیں دیکھتے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے لٰہذا ہمارے لئے اپنے ربّ سے سفارش کیجئے تاکہ وہ ہمیں ہماری اِس حالت سے آرام عطا فرمائے۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: میں اِس (شفاعت کبری) کے لئے نہیں، پھر وہ اُن کے سامنے اپنی لغزش کا ذکر کریں گے جو اُن سے ہوئی (پھر فرمائیں گے:) البتہ تم لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ نے زمین والوں کی طرف بھیجا تھا۔ چنانچہ سب حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔

وہ فرمائیں گے: میں اِس (شفاعت کبریٰ) کا اہل نہیں اور وہ اپنی لغزش یاد کریں گے جو اُن سے ہوئی، (پھر فرمائیں گے:) البتہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں۔ سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس (شفاعتِ کبریٰ) کے لئے نہیں اور اپنی لغزشوں کا ذکر لوگوں سے کریں گے۔ البتہ تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں توریت دی تھی اور اُن سے کلام کیا تھا۔ سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے: میں اس (مقامِ شفاعتِ کبری) پر فائز نہیں ہوں اور ان کے سامنے اپنی لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے ہوئی، (وہ فرمائیں گے:) البتہ تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اُس کے رسول، اُس کا کلمہ اور اُس کی روح ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: میں بارگاہِ الٰہی میں لب کشائی کے قابل نہیں، تم سب لوگ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جاؤ، وہ ایسے محبوب ہیں کہ ان کی عظمت کے صدقے اُن کی اُمت کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں۔

''(آپ ﷺ نے فرمایا:) چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں اُن کے ساتھ (اپنے ربّ کی بارگاہ میں شفاعت کرنے) جاؤں گا اور اپنے رب سے اِذن (شفاعت) چاہوں گا تو مجھے اذن دے دیا جائے گا۔ پھر اپنے ربّ کو دیکھتے ہی اُس کے لئے سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا اُسی حالت میں مجھے رہنے دے گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! سرِ انور اُٹھائیں، اور زبانِ اقدس کھولیں، آپ کو سنا جائے گا، مانگیں، عطا کیا جائے گا، شفاعت کریں آپ کی شفاعت منظور کی جائے گی، پس میں اپنے ربّ کی حمد و ثنا ان کلماتِ حمد سے کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا، میرے لئے حد مقرر کی جائے گی تو میں اس کے مطابق لوگوں کو جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں دوسری بار واپس لوٹوں گا اور اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدے میں گر

جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد! اُٹھ کر لب کشائی کریں، آپ کو سنا جائے گا، مانگیں آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کی حمد ان کلماتِ حمد سے کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے حد مقرر کر دی جائے گی پس میں انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری بار لوٹوں گا تو اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اسی حالت پر مجھے برقرار رکھے گا، پھر کہا جائے گا: اے محمد! اُٹھیے! کہیے آپ کو سنا جائے گا، سوال کیجئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی تو میں اپنے ربّ کی تعریف ان کلماتِ حمد سے کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں اُنہیں جنت میں داخل کروں گا پھر میں لوٹ کر عرض کروں گا: اے رب! اب جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا سوائے اس کے جسے قرآن نے روک لیا ہے اور اس پر جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہو چکا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم سے وہ نکل آئے گا جس نے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ کا اقرار کیا ہوگا اور اس کے دل میں جَو کے دانے کے برابر بھی خیر ہو گی، پھر جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ کہا ہو گا اور اس کے دل میں گیہوں کے وزن کے برابر بھی خیر ہو گی، پھر جہنم سے وہ بھی نکلے گا جس نے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ کا اقرار کیا ہوگا اور اُس کے دل میں ذرّہ برابر بھی خیر ہو گی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٦/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب ذرّيّة من حملنا مع نوح إنه كان عبدًا شكورًا، ٤/١٧٤٥-١٧٤٧، الرقم: ٤٤٣٥، —

الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذَالِكَ؟ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ الْاَ وَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ. فَيَقُوْلُ النَّاسُ: أَ لَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: عَلَيْكُمْ بِآدَمَ. فَيَأْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهٖ، وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ، وَأَمَرَ الْمَلَا ئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ. أَ لَا تَرَى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ أَلَا تَرَى إِلٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُوْلُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اِذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِيْ، اِذْهَبُوْا إِلٰى نُوْحٍ ......فذكر الحديث إلى أن قال:

فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُحَمَّدُ، أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ

.... وأيضًا في كتاب الأنبياء، باب قول الله: ولقد أرسلنا نوحا إلى قومه، ٣/١٢١٥-١٢١٦، الرقم: ٣١٦٢، وأيضًا في كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: واتّخذ الله إبراهيم خليلا، ٣/١٢٢٦، الرقم: ٣١٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٨٤، الرقم: ١٩٤، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة، باب ما جاء في الشفاعة، ٤/٦٢٢، الرقم: ٢٤٣٤، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٥، الرقم: ٩٦٢٣، إسناده صحيح على شرط الشيخين۔

وَخَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، أَ لَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَأَنْطَلِقُ، فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي، ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلِي. ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذَالِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا تو دستی آپ کے سامنے پیش کی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دستی کا گوشت بہت مرغوب تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے کاٹ کاٹ کر تناول فرمانے لگے۔ پھر ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔ تمہیں معلوم ہے وہ کون سا دن ہوگا؟ اس دن اللہ تعالیٰ دنیا کی ابتداء سے قیامت کے دن تک کی ساری خلقت ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا کہ ایک پکارنے والا ان سب تک اپنی آواز سنا سکے گا اور ایک نظر سب کو دیکھ سکے گی اور سورج بالکل قریب ہو جائے گا۔ پس لوگوں کو غم اور کرب کی وہ کیفیت دامن گیر ہو گی جس کی برداشت کی طاقت وہ نہ رکھتے ہوں گے اور نہ ہی (کرب وغم) کی اِس حالت کے متحمل ہوں گے۔ لوگ کہیں گے: کیا دیکھتے نہیں ہو کہ تمہیں کس طرح کی پریشانی

لاحق ہو گئی ہے؟ کیا کوئی ایسا برگزیدہ بندہ نہیں دیکھتے جو اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے؟ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے: تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلنا چاہیے۔ لہٰذا سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: آپ تمام انسانوں کے جدِ امجد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اپنی طرف سے آپ میں روحِ (حیات) پھونکی اور اس نے فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا لہٰذا آپ اپنے ربّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر دیجئے۔ آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: بے شک میرا ربّ آج انتہائی غضب ناک ہے، اِس سے پہلے اتنا غضب ناک وہ کبھی نہ ہوا تھا اور نہ بعد میں کبھی اتنا غضب ناک ہوگا۔ ربّ العزت نے مجھے درخت سے روکا تھا تو میں نے اُس کے حکم سے سرتابی کی، مجھے اپنی پڑی ہے، مجھے اپنی فکر دامن گیر ہے، مجھے اپنی فکر لاحق ہے، کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔...... اِسی طرح آپ نے طویل حدیث بیان کی یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کہ بالآخر (ہر طرف سے ہو کر) سب لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: یا محمد! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور سب سے آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلے اور بعد کے تمام گناہوں سے معصوم رکھا ہے، آپ اپنے ربّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں؟ (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) میں آگے بڑھوں گا اور عرش تلے پہنچ کر اپنے ربّ عزوجل کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء اور حسنِ تعریف (کے کلمات) کے ایسے دروازے کھولے گا کہ مجھ سے پہلے کسی اور پر اس نے نہیں کھولے تھے۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد، اپنا سرِ (اقدس) اُٹھایئے، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت فرمایئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنا سر اُٹھا کر عرض کروں گا: میرے ربّ میری اُمت، میرے ربّ

میری اُمت، میرے ربّ میری اُمت، تو کہا جائے گا: یا محمد، اپنی اُمت کے اُن لوگوں کو جن پر کوئی حساب وکتاب نہیں ہے جنت کے دائیں دروازے سے داخل فرما دیں، ویسے اُنہیں اختیار ہے کہ جس دروازے سے چاہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جنت کے اس دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان جنت کے دیگر کواڑوں کی طرح اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر کے درمیان ہے یا جتنا مکہ اور بصری کے درمیان ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٧/ ٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسٰى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سورج لوگوں کے بہت قریب آ جائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا، لوگ اِس حالت میں (پہلے) حضرت آدم علیہ السلام سے مدد مانگنے جائیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر بالآخر (ہر ایک کے انکار پر) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مدد مانگیں گے۔'' اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب من سأل الناس تكثّرا، ٢/٥٣٦، الرقم: ١٤٠٥، وابن منده في كتاب الإيمان، ٢/٨٥٤، الرقم: ٨٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٠، الرقم: ٨٧٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٦٩، الرقم: ٣٥٠٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٧٧، الرقم: ٣٦٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧١، ووثّقه۔

٤٨/ ٦. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت اُبي بن کعب رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں انبیاء کرام علیھم السلام کا امام، خطیب اور شفیع ہوں گا اور یہ بطور فخر نہیں کہتا (بلکہ تحدیثِ نعمت کے طور پر بیان کر رہا ہوں)۔‘‘

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤٩/ ٧. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی الله عنه قَالَ: أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/ ٥٨٦، الرقم: ٣٦١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ٢/ ١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٣٧، ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٣، ٢١٢٩، والحاكم في المستدرك، ١/ ١٤٣، الرقم: ٢٤٠، ٦٩٦٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٩٠، الرقم: ١٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/ ٣٨٥، الرقم: ١١٧٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٣/ ١١٨۔

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٤-٥، الرقم: ١٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٣٩٣-٣٩٥، الرقم: ٦٤٧٦، وأبو يعلى في المسند، ١/ ٤٤-٤٥، الرقم: ٥٢، والبزار في المسند، ١/ ١٤٩-١٥١، الرقم: ٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٤۔

يَوْمٍ، فَصَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنَ الضُّحٰى ضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَلَسَ مَكَانَهُ حَتّٰى صَلَّى الْأُوْلَى وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، كُلُّ ذَالِكَ لَا يَتَكَلَّمُ، حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ قَامَ إِلٰى أَهْلِهِ، فَقَالَ النَّاسُ لِأَبِي بَكْرٍ: أَلَا تَسْأَلُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَا شَأْنُهُ؟ صَنَعَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ قَطُّ. قَالَ: فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، عُرِضَ عَلَيَّ مَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَأَمْرِ الْآخِرَةِ فَجُمِعَ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ بِصَعِيْدٍ وَاحِدٍ، فَفَظِعَ النَّاسُ بِذَالِكَ، حَتَّى انْطَلَقُوْا إِلٰى آدَمَ، وَالْعَرَقُ يَكَادُ يُلْجِمُهُمْ. فَقَالُوْا: يَا آدَمُ، أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، وَأَنْتَ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ، اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، قَالَ: قَدْ لَقِيْتُ مِثْلَ الَّذِي لَقِيْتُمْ، اِنْطَلِقُوْا إِلٰى أَبِيْكُمْ بَعْدَ أَبِيْكُمْ إِلٰى نُوْحٍ: ﴿إِنَّ اللهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَo﴾ [آل عمران، ٣: ٣٣]. قَالَ: فَيَنْطَلِقُوْنَ إِلٰى نُوْحٍ، فَيَقُوْلُوْنَ: اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، فَأَنْتَ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ، وَاسْتَجَابَ لَكَ فِي دُعَائِكَ، وَلَمْ يَدَعْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا، فَيَقُوْلُ: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، اِنْطَلِقُوْا إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ، فَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ خَلِيْلًا، فَيَنْطَلِقُوْنَ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، وَلٰكِنِ انْطَلِقُوْا إِلٰى مُوْسٰى، فَإِنَّ اللهَ كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا فَيَقُوْلُ مُوْسٰى: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، وَلٰكِنِ انْطَلِقُوْا إِلٰى عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ، فَإِنَّهُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتٰى فَيَقُوْلُ عِيْسٰى: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، وَلٰكِنِ انْطَلِقُوْا إِلٰى سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ،

فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اِنْطَلِقُوْا إِلٰى مُحَمَّدٍ، فَيَشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ.

قَالَ: فَيَنْطَلِقُ، فَيَأْتِي جِبْرِيْلُ رَبَّهُ، فَيَقُوْلُ اللهُ ﷻ: اِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: فَيَنْطَلِقُ بِهِ جِبْرِيْلُ، فَيَخِرُّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ، وَيَقُوْلُ اللهُ ﷻ: يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ، فَإِذَا نَظَرَ إِلٰى رَبِّهِ، خَرَّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ أُخْرٰى، فَيَقُوْلُ اللهُ: يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَيَذْهَبُ لِيَقَعَ سَاجِدًا، فَيَأْخُذُ جِبْرِيْلُ بِضَبْعَيْهِ، فَيَفْتَحُ اللهُ ﷻ عَلَيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى بَشَرٍ قَطُّ فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ، خَلَقْتَنِي سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، حَتّٰى إِنَّهُ لَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مِمَّا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ ....إلى آخر الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُمْ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے تو نمازِ فجر ادا کر کے تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ چاشت کا وقت ہو گیا تو آپ ﷺ (کسی بات پر) مسکرائے، پھر اپنی جگہ تشریف فرما رہے یہاں تک کہ نمازِ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء ادا فرمائی، اِس دوران آپ ﷺ نے کوئی گفتگو نہ فرمائی یہاں تک کہ آپ عشاء ادا کر کے اپنے اہلِ خانہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پس لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا: وہ حضور اکرم ﷺ سے سوال کیوں نہیں کرتے کہ اس کی کیا وجہ ہے آج آپ نے جو کیا اس سے قبل کبھی اس طرح نہیں کیا؟

راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، دنیا اور آخرت کے معاملات میں سے جو کچھ ہونے والا تھا مجھ پر پیش کیا گیا، اوّلین اور آخرین کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا، پس لوگ گھبرا کر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور قریب تھا کہ وہ پسینے میں ڈوب جاتے۔ عرض کریں گے: اے آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں اور آپ ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے منتخب ہیں اپنے ربّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے: مجھے بھی اس طرح پریشانی ہے جس طرح تمہیں ہے۔ تم اپنے (پہلے) باپ کے بعد دوسرے باپ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ ﴿بے شک اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور آلِ ابراہیم کو اور آلِ عمران کو سب جہان والوں پر (بزرگی میں) منتخب فرمایا ہےo﴾ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر لوگ مل کر حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اپنے ربّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت (کبریٰ) کیجئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا اور آپ کی دعا قبول فرمائی اور روئے زمین پر کسی کافر کو بستا ہوا نہ چھوڑا۔ آپ فرمائیں گے: شفاعت (کبریٰ) کا منصب میرے پاس نہیں۔ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنا خلیل بنایا ہے تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ آپ فرمائیں گے: یہ منصب میرے پاس نہیں البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے بلاواسطہ گفتگو فرمائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: یہ منصب میرے پاس نہیں بلکہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ انہوں نے مادر زاد اندھوں اور برص زدہ مریضوں کو (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) ٹھیک کر دیا اور مردوں کو زندہ کر دیا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میرے پاس شفاعت کا یہ منصب نہیں البتہ تم اولادِ آدم کے سردار کے پاس چلے جاؤ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ ہستی ہیں جن کے لئے سب سے پہلے زمین پھٹ جائے گی تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں چلے جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کریں گے۔

’’راوی بیان فرماتے ہیں: آپ ﷺ جائیں گے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ربّ کے پاس آئیں گے، پس اللہ رب العزت فرمائے گا: اُنہیں شفاعت کی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری سناؤ۔ فرمایا: پھر جبرائیل آپ ﷺ کی بارگاہ میں جائیں گے۔ (یہ خبر سننے کے بعد) آپ ﷺ مقدارِ جمعہ کے برابر سجدہ میں پڑے رہیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سرِ (انور) اُٹھایئے اور کہیے مانا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ ﷺ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس آپ ﷺ اپنا سرِانور اُٹھائیں گے تو یکا یک اپنے ربّ کا دیدار کرتے ہی پھر دوسری بار جمعہ کی مقدار کے برابر سجدہ میں پڑے رہیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سرِ (انور) اٹھایئے، کہیے مانا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ آپ پھر سجدہ ریز ہونا چاہیں گے تو جبرائیل علیہ السلام آپ کو دونوں بازوؤں سے پکڑ لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر ایسے دعائیہ کلمات منکشف فرمائے گا کہ آج تک کسی فردِ بشر پر نہیں فرمائے۔ پس آپ ﷺ عرض کریں گے: اے پروردگار! تو نے مجھے اولادِ آدم کا سردار بنایا اور میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا اور سب سے پہلے قیامت کے دن مجھ ہی سے زمین شق ہوگی یہاں تک کہ روزِ قیامت (بعد ازاں) مجھ پر حوض پیش کیا جائے گا جس کی حدود صنعاء اور ایلہ کے درمیانی علاقہ کے برابر ہوں گی۔......‘‘ إلی آخر الحدیث۔

اسے امام احمد، ابنِ حبان، ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال ثقات ہیں۔

۵۰/۸. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَوَّلُ

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۴۴، الرقم: ۱۲۴۹۱، والدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۱/۴۱، الرقم: ۵۲، وابن منده في الإيمان، ۲/۸۴۶، الرقم: ۸۷۷، —

النَّاسِ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأُعْطَى لِوَاءَ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

وَإِنِّي آتِي بَابَ الْجَنَّةِ، فَآخُذُ بِحَلْقَتِهَا، فَيَقُوْلُوْنَ: مَنْ هٰذَا؟ فَأَقُوْلُ: أَنَا مُحَمَّدٌ. فَيَفْتَحُوْنَ لِي، فَأَدْخُلُ، فَإِذَا الْجَبَّارُ مُسْتَقْبِلِي، فَأَسْجُدُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ، وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ، وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْكَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي أُمَّتِي يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: اذْهَبْ إِلٰى أُمَّتِكَ فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيْرٍ مِنَ الْإِيْمَانِ، فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. فَأُقْبِلُ، فَمَنْ وَجَدْتُ فِي قَلْبِهِ ذَالِكَ، فَأُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ.

فَإِذَا الْجَبَّارُ مُسْتَقْبِلِي، فَأَسْجُدُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ، وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ، وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْكَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي أُمَّتِي أَيْ رَبِّ، فَيَقُوْلُ: اذْهَبْ إِلٰى أُمَّتِكَ، فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ نِصْفَ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيْرٍ مِنَ الْإِيْمَانِ، فَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ. فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَالِكَ أُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ.

-------- هذا حديث صحيح، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٣٢٣، الرقم: ٢٣٤٥، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/٢٧٦، الرقم:٢٦٨ ـ

فَإِذَا الْجَبَّارُ مُسْتَقْبِلِي، فَأَسْجُدُ لَهٗ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ رأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ، وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ، وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْكَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُوْلُ: اِذْهَبْ إِلٰى أُمَّتِكَ، فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْإِيْمَانِ، فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَالِكَ أَدْخَلْتُهُمُ الْجَنَّةَ.

وَفَرَغَ اللهُ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ، وَأَدْخَلَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أُمَّتِي النَّارَ مَعَ أَهْلِ النَّارِ، فَيَقُوْلُ أَهْلُ النَّارِ: مَا أَغْنٰى عَنْكُمْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ اللهَ لَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖ شَيْئًا؟ فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ: فَبِعِزَّتِي لَأُعْتِقَنَّهُمْ مِنَ النَّارِ. فَيُرْسِلُ إِلَيْهِمْ، فَيَخْرُجُوْنَ وَقَدِ امْتَحَشُوْا، فَيَدْخُلُوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ فِيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي غُثَاءِ السَّيْلِ، وَيُكْتَبُ بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ: هٰٓؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللهِ ﷻ، فَيُذْهَبُ بِهِمْ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰٓؤُلَاءِ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ. فَيَقُوْلُ الْجَبَّارُ: بَلْ هٰٓؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الْجَبَّارِ ﷻ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَنْدَه. وَقَالَ ابْنُ مَنْدَه: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مَشْهُوْرٌ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن جملہ مخلوقات میں سب سے پہلے میرے سرِ انور کے اوپر سے زمین شق ہوگی (اور میں اپنی قبرِ انور سے باہر نکلوں گا) اور میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا، حمد کا جھنڈا مجھے تھمایا جائے گا اور یہ بات بطور فخر نہیں کہتا، قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور یہ بات بطور فخر نہیں کہتا اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جو سب سے پہلے

جنت میں جائے گا اور میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا۔

’’میں جنت کے دروازے کے پاس آؤں گا۔ پھر اس کی کنڈی پکڑ لوں گا تو فرشتے پوچھیں گے: یہ کون ہیں؟ میں کہوں گا: میں محمد ہوں۔ وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے تو میں اندر داخل ہوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ میرے سامنے جلوہ افروز ہوگا تب میں اس کے حضور سجدہ ریز ہوجاؤں گا، پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھایئے اور کلام کیجئے آپ کو سنا جائے گا، اور کہیے آپ کی بات قبول کی جائے گی اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب کریم! میری اُمت، میری اُمت۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنی امت کے پاس چلے جایئے اور جس کے دل میں جَو کے دانے کے برابر ایمان پائیں اس کو جنت میں داخل کیجئے۔ میں آ کر جس کے دل میں اتنا ایمان پاؤں گا تو اُسے جنت میں داخل کر دوں گا۔

’’پھر اچانک دیکھوں گا کہ اللہ تعالیٰ میرے سامنے جلوہ افروز ہے تو میں اس کے حضور سجدہ ریز ہوجاؤں گا، پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھا لیجیے اور گفتگو کیجئے آپ سے سنا جائے گا، اور کہیے آپ ﷺ کی بات قبول کی جائے گی اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے ربّ! میری اُمت، میری اُمت۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی امت کے پاس چلے جایئے اور جس کے دل میں آدھے جَو کے دانے کے برابر ایمان پائیں اس کو جنت میں داخل فرما دیں۔ پس میں جاؤں گا اور جس کے دل میں اتنی مقدار میں ایمان پاؤں گا ان کو بھی جنت میں داخل کر دوں گا۔

’’پھر اچانک دیکھوں گا کہ اللہ ربّ العزت میرے سامنے جلوہ افروز ہے تو میں سجدہ ریز ہوجاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: محمد! اپنا سر اٹھا لیجیے اور گفتگو کیجئے آپ کو سنا جائے گا، اور کہیے آپ کی بات قبول کی جائے گی اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول

کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: میری امت، میری امت۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی امت کے پاس چلے جایئے اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان موجود ہو اس کو جنت میں داخل فرما دیں، میں جاؤں گا اور جن کے دل میں ایمان کی اتنی مقدار پاؤں گا ان کو بھی جنت میں داخل کر دوں گا۔

’’اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا اور میری امت میں سے باقی جو لوگ بچ جائیں گے وہ اہلِ نار کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوں گے۔ پس دوزخ والے لوگ ان کو طعنہ دیں گے: تمہیں اس چیز نے کوئی فائدہ نہیں دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے؟ اس پر اللہ رب العزت فرمائے گا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اُنہیں ضرور جہنم کی آگ سے نجات دوں گا۔ پس ان کی طرف فرشتہ بھیجے گا تو وہ اس حال میں اس سے نکلیں گے کہ بری طرح جُھلس گئے ہوں گے، پھر وہ نہرِ حیات میں داخل ہوں گے تو اس میں سے اس طرح نکلیں گے جس طرح پانی کے کنارے دانہ اُگتا ہے۔ ان کے ماتھے کے درمیان لکھ دیا جائے گا یہ ’’عُتَقَاءُ اللہ‘‘ (اللہ کے آزاد کردہ) ہیں۔ وہ فرشتہ ان کو لے جائے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔ اہلِ جنت انہیں کہیں گے: یہ لوگ جہنمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ ’’عُتَقَاءُ الْجَبَّار‘‘ (اللہ تعالیٰ جبّار کے آزاد کردہ) ہیں۔‘‘

اسے امام احمد، دارمی اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔ امام ابن مندہ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح، مشہور ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اِس کی اِسناد صحیح ہے

٩/٥١. عَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ: تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرَّ عَشْرِ سِنِيْنَ، ثُمَّ تَدْنُوْ مِنْ جَمَاجِمِ النَّاسِ حَتّٰى يَكُوْنَ قَابَ قَوْسَيْنِ فَيَعْرُقُوْنَ

٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٢، الرقم: ٣١٦٦٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٣٨٤، الرقم: ٨١٣۔

حَتّٰى يَرْشَحَ الْعَرَقُ قَامَةً فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يَرْتَفِعُ حَتّٰى يُغَرْغِرَ الرَّجُلُ. قَالَ سَلْمَانُ: حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّجُلُ: غُرْغِرَ، فَإِذَا رَأَوْا مَا هُمْ فِيْهِ، قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيْهِ؟ اِئْتُوا أَبَاكُمْ آدَمَ فَلْيَشْفَعْ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ. فَيَأْتُوْنَ آدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا أَبَانَا، أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ، قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّنَا فَقَدْ تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ. فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكَ وَلَسْتُ بِذَاكَ، فَأَيْنَ الْفِعْلَةُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: إِلٰى مَنْ تَأْمُرُنَا؟ فَيَقُوْلُ: اِئْتُوا عَبْدًا جَعَلَهُ اللهُ شَاكِرًا. فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَنْتَ الَّذِي جَعَلَكَ اللهُ شَاكِرًا، وَقَدْ تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكَ وَلَسْتُ بِذَاكَ، فَأَيْنَ الْفِعْلَةُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: إِلٰى مَنْ تَأْمُرُنَا؟ فَيَقُوْلُ: اِئْتُوا خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ إِبْرَاهِيْمَ. فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ، قَدْ تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكَ وَلَسْتُ بِذَاكَ، فَأَيْنَ الْفِعْلَةُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: إِلٰى مَنْ تَأْمُرُنَا؟ فَيَقُوْلُ: اِئْتُوا كَلِمَةَ اللهِ وَرُوْحَهٗ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ. فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا كَلِمَةَ اللهِ وَرُوْحَهٗ، قَدْ تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكَ وَلَسْتُ بِذَاكَ، فَأَيْنَ الْفِعْلَةُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: إِلٰى مَنْ تَأْمُرُنَا؟ فَيَقُوْلُ: اِئْتُوا عَبْدًا فَتَحَ اللهُ بِهٖ وَخَتَمَ، وَغَفَرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ، وَنَحْنُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ أُمَنَاءُ.

فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَتَحَ اللهُ بِكَ

وَخَتَمَ، وَغَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، وَجِئْتَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ آمِنًا، وَقَدْ تَرٰی مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰی رَبِّكَ. فَيَقُوْلُ: أَنَا صَاحِبُكُمْ، فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ حَتّٰی يَنْتَهِيَ إِلٰی بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَأْخُذُ بِحَلْقَةٍ فِي الْبَابِ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْرَعُ الْبَابَ فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ، قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهٗ فَيَجِيئُ حَتّٰی يَقُوْمَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ فَيَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهٗ، فَيَسْجُدُ فَيُنَادِي: يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهٗ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَادْعُ تُجَبْ قَالَ: فَيَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الثَّنَاءِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّمْجِيْدِ مَا لَمْ يَفْتَحْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، ثُمَّ يَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهٗ فَيَسْجُدُ فَيَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الثَّنَاءِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّمْجِيْدِ مَا لَمْ يَفْتَحْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، وَيُنَادِي: يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهٗ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَادْعُ تُجَبْ، فَيَرْفَعُ رَأْسَهٗ وَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ (سَلْمَانُ): فَيَشْفَعُ فِي كُلِّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ حِنْطَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ أَوْ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ أَوْ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَذَالِكُمُ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْأَلْبَانِي: إِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قیامت کے دن سورج کو دس سال کی مسافت جتنی گرمی عطا کی جائے گی، پھر (آہستہ آہستہ) وہ لوگوں کے

سروں کے قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ دو کمانوں جتنا فاصلہ ہوگا۔ لوگ پسینہ میں غرق ہوں گے یہاں تک کہ پسینہ زمین پر اُن کے سروں تک آ جائے گا پھر سورج بلند ہوگا تو انسان اس کی حدت سے ہانڈی کے اُبلنے کی طرح اُبلنے لگے گا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہاں تک کہ کوئی شخص کہے گا: (ہمیں) ذبح کر دیا گیا۔ پس جب وہ اپنی حالت دیکھیں گے، ان میں سے بعض بعض سے کہیں گے: کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھ رہے؟ آؤ اپنے باپ آدم علیہ السلام کے پاس چلیں کہ وہ تمہارے ربّ سے تمہاری شفاعت فرمائیں، پس تمام لوگ حضرت آدم (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے باپ! آپ ہی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روحِ (حیات) پھونکی اور آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا۔ آپ اٹھیں اور اپنے رب کے حضور ہمارے لئے شفاعت فرمائیں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس قدر تکلیف میں ہیں تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں، میں اس کے لئے نہیں، تو تمہارا کام مجھ سے کہاں ہوگا؟ پس وہ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کی طرف جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: تم اس (عظیم) بندے کے پاس جاؤ جس کو اللہ رب العزت نے شکر گزار بندہ بنایا ہے۔ تو وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! آپ ہی وہ ہستی ہیں جن کو اللہ نے شکر گزار بنایا ہے، اور آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں لہٰذا اپنے ربّ کے حضور ہماری شفاعت کریں۔ تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں، میں اس کام کے لئے نہیں ہوں، تو مجھ سے یہ کام کہاں ہوگا؟ پس وہ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کی طرف جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: رحمان کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے خلیل الرحمان! آپ ہماری حالت ملاحظہ فرما رہے ہیں لہٰذا اپنے ربّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں، میں اس کام کے لئے نہیں ہوں تو کام کہاں ہوگا؟ پس وہ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کی

طرف جانے کا حکم فرماتے ہیں تو وہ فرمائیں گے: تم اللہ کے کلمہ اور اس کی روح حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے اللہ کے کلمہ اور اس کی روح! آپ ہماری حالت ملاحظہ فرما رہے ہیں لہٰذا اپنے ربّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں تو وہ فرمائیں گے: میں اس منصب پر فائز نہیں، میں اِس کام کے لیے نہیں تو کام کہاں ہوگا؟ پس وہ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کی طرف جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: تم اس بندہ کے پاس جاؤ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بابِ نبوت کھولا اور نبوت ختم فرمائی اور اس کے صدقے پہلے اور پچھلے بخش دیئے گئے، اور آج کے دن ہم (ان کی عظمت کو متعارف کرانے کے) امین ہیں۔

''پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے بابِ نبوت کھولا اور آپ پر نبوت کا خاتمہ فرمایا اور آپ کے صدقے آپ کی اُمت کے پہلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے اور آپ اس دن امن میں ہیں، آپ ہماری حالت ملاحظہ فرما رہے ہیں لہٰذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ تو آپ فرمائیں گے: میں ہی تمہارا یہ کام کرنے والا ہوں، پس آپ لوگوں کے درمیان سے نکل کر جنت کے دروازے تک آئیں گے اور دروازے میں لگا سونے کا کنڈا پکڑ کر دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو پوچھا جائے گا: کون ہے؟ آپ ﷺ فرمائیں گے: محمد مصطفیٰ! راوی فرماتے ہیں: آپ ﷺ کے لئے اسے کھول دیا جائے گا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ ریز ہونے کی اجازت طلب کریں گے تو آپ ﷺ کو اذن دیا جائے گا، پس آپ ﷺ سجدہ ریز ہوں گے تو ربّ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اُٹھائیے، مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور دعا کیجیے آپ کی دعا قبول کی جائے گی۔ پس آپ عرض کریں گے: اے میرے ربّ! میری اُمت، میری

اُمت! پھر سجدہ ریز ہونے کی اجازت طلب کریں گے تو آپ ﷺ کو اِذن دیا جائے گا، آپ ﷺ سجدہ ریز ہوں گے تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر اپنی حمد و ثنا اور بزرگی کے ایسے کلمات منکشف فرمائے گا کہ خلائق میں سے کسی اور پر منکشف نہیں کئے گئے ہوں گے۔ حضرت سلمان نے کہا: آپ ﷺ عرض کریں گے: اے میرے رب کریم! میری امت، میری امت۔ پھر آپ ﷺ سجدہ ریز ہونے کی اجازت طلب کریں گے تو آپ ﷺ کو اذرن دیا جائے گا پس آپ ﷺ سجدہ ریز ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر اپنی ثنا اور تحمید و تمجید کے ایسے کلمات کھولے گا جو ساری مخلوق میں کسی کے لئے نہیں کھولے گئے ہوں گے۔ پس وہ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور دعا کیجئے آپ کی دعا قبول کی جائے گی تو آپ ﷺ اپنا سر اُٹھا کر عرض کریں گے: اے میرے ربّ! میری اُمت، میری اُمت! دو بار یا تین بار فرمائیں گے۔ (حضرت سلمان رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: پس آپ ﷺ ہر اس شخص کی شفاعت فرمائیں گے جس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر ایمان ہوگا یاجَو کے برابر ایمان ہوگا یا رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا، تمہارے لئے یہ شفاعت مقامِ محمود ہوگا۔‘‘

اِسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ البانی نے ’’السنۃ‘‘ کی تخریج میں اس حدیث کی اِسناد کو شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔

٥٢/ ١٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما أَنَّ

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب دعاء النبي ﷺ لأمته، ١/ ١٩١، الرقم: ٢٠٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٣٧٣، الرقم: ١١٢٦٩، وأبو عوانة في المسند، ١/ ١٣٨، الرقم: ٤١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/ ٣٦٧، الرقم:٨٨٩٤ وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٦٩، الرقم: ٩٢٤، إسناده حسن۔

النَّبِيَّ ﷺ تَـلَا قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى فِي إِبْرَاهِيْمَ: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّيْ﴾[إبراهيم، ١٤: ٣٦] وَقَالَ عِيْسٰى: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝﴾ [المائدة، ٥: ١١٨] فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، أُمَّتِي، أُمَّتِي، وَبَكٰى، فَقَالَ اللهُ: يَا جِبْرِيْلُ، اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْكَ؟ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: يَا جِبْرِيْلُ، اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ (ﷺ)، فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْؤُكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قرآن کریم سے حضرت ابرہیم علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی: ﴿اے میرے ربّ! ان (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر ڈالا ہے پس جس نے میری پیروی کی تو وہ میرا ہے﴾ اور وہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے: ﴿(اے اللہ!) اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہے۔﴾ پھر حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھا کر عرض کی: اے اللہ! میری امت! میری امت! اور آپ ﷺ کے آنسو جاری ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد مصطفیٰ کے پاس جاؤ اور اُن سے معلوم کرو حالانکہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ علم والا ہے کہ کونسی چیز آپ کو اس قدر رُلا رہی ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے جو کہا تھا جبرائیل نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں جا کر بتایا حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جبرائیل سے فرمایا: اے جبریل! محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ

آپ ﷺ کی اُمت کی بخشش کے معاملہ میں ہم آپ ﷺ کو راضی کر دیں گے اور آپ ﷺ کو رنجیدہ خاطر نہیں کریں گے۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

٥٣/ ١١. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: غَابَ عَنَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَنْ يَخْرُجَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَجَدَ سَجْدَةً، فَظَنَنَّا أَنَّ نَفْسَهُ قَدْ قُبِضَتْ فِيْهَا، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْتَشَارَنِي فِي أُمَّتِي مَاذَا أَفْعَلُ بِهِمْ؟ فَقُلْتُ: مَا شِئْتَ أَي رَبِّ، هُمْ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ، فَاسْتَشَارَنِي الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ كَذَالِكَ، فَقَالَ: لَا أُحْزِنُكَ فِي أُمَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ، وَبَشَّرَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ ...... الحديث. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ہماری نظروں سے اُوجھل رہے، آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ آج حجرہ مبارک سے باہر نہ نکلیں گے۔ جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے ہیں، پھر آپ ﷺ نے اپنا سرِ انور اُٹھا کر فرمایا: میرے ربّ ذوالجلال نے مجھ سے میری اُمت کے بارے مشورہ طلب کیا کہ میں اُن سے کیا معاملہ کروں؟ تو میں نے عرض کیا: میرے ربّ کریم! جیسا تو

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٩٣، الرقم: ٢٣٣٨٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٦٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ١٢٢۔

چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اﷲ تعالیٰ نے دوبارہ مجھ سے مشورہ طلب کیا تو میں نے اِسی طرح عرض کیا۔ پس اس نے فرمایا: یا محمد! میں آپ کو آپ ﷺ کی اُمت کے بارے غمگین نہیں کروں گا اور اس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد جن میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار ہوں گے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔‘‘

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی اِسناد حسن ہے۔

۵۴/ ۱۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِـلْأَنْبِيَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيَبْقٰی مِنْبَرِي لَا أَجْلِسُ عَلَيْهِ أَوْ لَا أَقْعُدُ عَلَيْهِ، قَائِمًا بَيْنَ يَدَي رَبِّي مَخَافَةً أَنْ يَبْعَثَ بِي إِلَی الْجَنَّةِ وَيَبْقٰی أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُوْلُ اللهُ ﷻ: يَا مُحَمَّدُ، مَا تُرِيْدُ أَنْ أَصْنَعَ بِأُمَّتِكَ؟ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، عَجِّلْ حِسَابَهُمْ، فَيُدْعٰی بِهِمْ فَيُحَاسَبُوْنَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي فَمَا أَزَالُ أَشْفَعُ حَتّٰی أُعْطٰی صِكَاكًا بِرِجَالٍ قَدْ بُعِثَ بِهِمْ إِلَی النَّارِ، وَآتِي مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ، مَا تَرَكْتَ لِلنَّارِ لِغَضَبِ رَبِّكَ فِي أُمَّتِكَ مِنْ بَقِيَّةٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

۱۲: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۱/ ۱۳۵، الرقم: ۲۲۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/ ۲۰۸، الرقم: ۲۹۳۷، وأيضًا في المعجم الكبير، ۱۰/ ۳۱۷، الرقم: ۱۰۷۷۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/ ۲۴۱، الرقم: ۵۵۱۵، وابن كثير في البداية والنهاية، ۱۰/ ۴۴۰۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے وہ اُن پر بیٹھیں گے، اور میرا منبر خالی رہے گا میں اُس پر نہ بیٹھوں گا بلکہ اپنے ربّ کریم کے سامنے کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری اُمت میرے بعد (کہیں بے یار و مددگار) رہ جائے۔ پس میں عرض کروں گا: اے میرے ربّ! میری اُمت، میری اُمت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یا محمد! آپ کیا چاہتے ہیں جو میں آپ کی اُمت کے ساتھ سلوک کروں؟ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں عرض کروں گا: میرے ربّ! اُن کا حساب جلدی فرما دے۔ سو اُن کو بلایا جائے گا اور اُن کا حساب ہوگا، اُن میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے، اور کچھ میری شفاعت سے۔ میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں اُن لوگوں کی رہائی کا پروانہ بھی حاصل کر لوں گا جنہیں دوزخ میں بھیجا جا چکا ہوگا، اور میں داروغہ جہنم مالک کے پاس آؤں گا تو وہ کہے گا: اے محمد! آپ نے اپنی اُمت میں سے کوئی بھی آگ میں باقی نہیں چھوڑا جس پر اللہ رب العزت ناراض ہو۔‘‘

اِسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٣/٥٥. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: حَدَّثَنِي نَبِيُّ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَقَائِمٌ أَنْتَظِرُ أُمَّتِي تَعْبُرُ عَلَى الصِّرَاطِ، إِذْ جَاءَنِي عِيْسٰى، فَقَالَ: هٰذِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَدْ

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٨، الرقم: ١٢٨٤٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٤٩، الرقم: ٢٦٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٥، الرقم: ٥٥٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٣۔

جَاءَتْكَ؟ يَا مُحَمَّدُ، يَسْأَلُوْنَ. أَوْ قَالَ: يَجْتَمِعُوْنَ إِلَيْكَ. وَيَدْعُوْنَ اللهَ ﷻ أَنْ يُفَرِّقَ جَمْعَ الْأُمَمِ إِلٰى حَيْثُ يَشَاءُ اللهُ لَهُمْ لِغَمِّ مَا هُمْ فِيْهِ، وَالْخَلْقُ مُلْجَمُوْنَ فِي الْعَرَقِ، وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ كَالزَّكْمَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَتَغَشَّاهُ الْمَوْتُ. قَالَ: قَالَ لِعِيْسٰى: اِنْتَظِرْ حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكَ. قَالَ: فَذَهَبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ حَتّٰى قَامَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَلَقِيَ مَا لَمْ يَلْقَ مَلَكٌ مُصْطَفًى وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ. فَأَوْحَى اللهُ إِلٰى جِبْرِيْلَ: اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ لَهُ: اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. قَالَ: فَشُفِّعْتُ فِيْ أُمَّتِيْ أَنْ أُخْرِجَ مِنْ كُلِّ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا وَاحِدًا. قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَتَرَدَّدُ عَلٰى رَبِّي ﷻ، فَلَا أَقُوْمُ مَقَامًا إِلَّا شُفِّعْتُ، حَتّٰى أَعْطَانِيَ اللهُ مِنْ ذَالِكَ أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مِنْ خَلْقِ اللهِ مَنْ شَهِدَ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَوْمًا وَاحِدًا مُخْلِصًا وَمَاتَ عَلٰى ذَالِكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں پل صراط پر کھڑا اپنی اُمت کے اُسے عبور کرنے کا انتظار کر رہا ہوں گا دریں اثنا میرے پاس عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا کر کہیں گے: اے محمد! یہ انبیاء (کرام علیہم السلام) آپ کے پاس التجا لے کر آئے ہیں یا آپ کے پاس اکٹھے ہیں (راوی کو شک ہے) اور اللہ تعالیٰ سے عرض کر رہے ہیں کہ وہ تمام گروہوں کو اپنی منشاء کے مطابق الگ کر دے تاکہ انہیں پریشانی سے نجات مل جائے۔ اس دن ساری مخلوق پسینے میں ڈوبی ہوگی، مومن پر اس کا اثر ایسے ہو گا جیسے زکام (میں ہلکا پُھلکا پسینہ) اور جو کافر ہوگا اس پر جیسے موت وارد ہو۔ آپ ﷺ

نے فرمایا: پس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہوں گا: ذرا ٹھہریئے جب تک کہ میں آپ کے پاس لوٹوں۔ راوی کہتے ہیں: حضور ﷺ تشریف لے جائیں گے یہاں تک کہ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے، پس آپ ﷺ کو وہ شرفِ باریابی حاصل ہوگا جو کسی برگزیدہ فرشتہ کو حاصل ہوا نہ کسی نبی مرسل کو۔ پھر اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو وحی فرمائے گا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جا کر کہو: اپنا سر اُٹھایئے، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: پس میری امت کے حق میں میری شفاعت قبول کی جائے گی کہ ہر ننانوے لوگوں میں سے ایک کو نکالتا جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بار بار اپنے ربّ کے حضور جاؤں گا اور جب بھی اس کے حضور کھڑا ہوں گا میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کا مکمل اختیار عطا کر کے فرمائے گا: یا محمد! اپنی اُمت اور اللہ کی مخلوق میں سے ہر اُس شخص کو بھی جنت میں داخل کر دیجیے جس نے ایک دن بھی اخلاص کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اُسی پر اُسے موت آئی ہو۔‘‘

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اِس حدیث کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٤/٥٦. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَشْفَعُ لِأُمَّتِي حَتّٰى يُنَادِيَنِي رَبِّي عزوجل فَيَقُوْلُ: أَرَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ؟ فَأَقُوْلُ: نَعَمْ رَضِيْتُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٠٧، الرقم: ٢٠٦٢، والبزار في المسند، ٢/٢٣٩، الرقم: ٦٣٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/١٧٩، وابن كثير في نهاية البداية والنهاية، ١٠/٤٥٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٨/٥٤٣۔

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) میں اپنی اُمت کے لئے شفاعت کرتا رہوں گا حتی کہ میرا ربّ مجھے ندا دے کر پوچھے گا: یا محمد! کیا آپ راضی ہو گئے؟ میں عرض کروں گا: ہاں (میرے رب!) میں راضی ہو گیا۔''

اِسے امام طبرانی، بزار اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي تَخْصِيصِهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِالْجُلُوسِ عَلَى الْعَرْشِ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ

﴿حضور صلى الله عليه وآله وسلم کو عرش پر اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب بٹھائے جانے کا بیان﴾

١/٥٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ ﷻ: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [الإسراء، ١٧: ٧٩]، قَالَ: يُجْلِسُهُ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ جِبْرِيْلَ عليه السلام، وَيَشْفَعُ لِأُمَّتِهِ. فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک: ’’یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔‘‘ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے اور حضرت جبریل علیہ السلام کے درمیان بٹھائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کی شفاعت فرمائیں گے۔ یہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقامِ محمود ہے۔‘‘

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢/٥٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: ﴿عَسٰى اَنْ

١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ٤٨، الرقم: ١٢٤٧٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/٣٢٨۔

٢: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٣/٥٨، الرقم: ٤١٥٩، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/٣٢٨، والشوكاني في فتح القدير، ٣/٢٥٥۔

يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قَالَ: يُجْلِسُنِي مَعَهٗ عَلَى السَّرِيْرِ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ''یقیناً آپ کا ربّ آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ربّ العزت مجھے اپنے ساتھ پلنگ (خصوصی نشست) پر بٹھائے گا۔'' اِس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٣/٥٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی الله عنه قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جِيءَ بِنَبِيِّكُمْ ﷺ فَأُقْعِدَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عزوجل عَلَى كُرْسِيِّهٖ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْخَلَّالُ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَالْآجُرِّيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: قیامت کے دن تمہارے نبی مکرم ﷺ کو (عظیم شان و شوکت کے ساتھ) لایا جائے گا تو انہیں اللہ عزوجل کے سامنے اس کی کرسی پر بٹھایا جائے گا۔''

٣: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٥٨، الرقم: ٧٨٦، والخلال في السنة، ١/٢١١-٢١٢، الرقم: ٢٣٧-٢٣٨، والطبري في جامع البيان، ١٥/١٤٨، والآجري في كتاب الشريعة، ٦/١٦٠٩، الرقم: ١٠٩٧، والذهبي في العلو للعلي الغفار، ١/٩٣، الرقم: ٢٢٣، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٤٢٧، والعيني في عمدة القاري، ٢٣/١٢٣، وأحمد بن إبراهيم في توضيح المقاصد وتصحيح القواعد، ١/٢٣٣.

اِس روایت کو امام ابنِ ابی عاصم، خلال، طبری اور آجری نے بیان کیا ہے۔

٤/٦٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه فِي قَوْلِهِ: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قَالَ: يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ. رَوَاهُ الْخَلَّالُ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان: ’’یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا‘‘ کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام خلال اور ابنِ جوزی نے روایت کیا ہے۔

٥/٦١. عَنْ مُجَاهِدٍ رحمه الله فِي قَوْلِهِ: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾، قَالَ: يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ.

٦/٦٢. وفي رواية: قَالَ: يُجْلِسُهُ عَلٰى عَرْشِهِ.

٧/٦٣. وفي رواية: قَالَ: يُقْعِدُهُ مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ.

٨/٦٤. وفي رواية: قَالَ: يُجْلِسُهُ مَعَهُ عَلٰى عَرْشِهِ.

٤: أخرجه الخلال في السنة، ١/ ٢٥٢، الرقم: ٢٩٥، وابن الجوزي في زاد المسير، ٥/٧٦، والذهبي في العلو للعلي الغفار، ١/١٣١، الرقم: ٣٥٩.

٥-٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٥، الرقم: ٣١٦٥٢، والخلال في السنة، ١/٢١٣-٢١٤، الرقم: ٢٤١-٢٤٤، ٢٤٦، والطبري في جامع البيان، ١٥/١٤٥، والآجري في كتاب الشريعة، ٦/١٦١٤-١٦١٥، الرقم: ١١٠١-١١٠٥، والسمعاني في التفسير،—

الرَّحْمٰنِ

رَوَاهَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْخَلَّالُ وَالطَّبَرِيُّ وَالْآجُرِّيُّ وَالسَّمْعَانِيُّ وَالْبَغَوِيُّ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ وَغَيْرُهُمْ.

’’حضرت مجاہد رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان: ’’یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا‘‘ کے بارے میں فرماتے ہیں: ’’اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔‘‘

’’ایک روایت میں ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے گا۔‘‘

ایک روایت میں ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔‘‘

’’ایک روایت میں ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ’’اللہ رب العزت آپ ﷺ کو اپنے ساتھ اپنے عرش پر بٹھائے گا۔‘‘

ان روایات کو امام ابنِ ابی شیبہ، طبری، آجری، سمعانی، بغوی، ابنِ جوزی اور

٢٦٩/٣، والبغوي في معالم التنزيل، ١٣٢/٣، وابن الجوزي في زاد المسير، ٧٦/٥، والرازي في التفسير الكبير، ٢٧/٢١، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٣١١/١٠، والعسقلاني في فتح الباري، ٤٢٦/١١، والعيني في عمدة القاري، ١٢٣/٢٣، والقسطلاني في المواهب اللّدنية، ٤٤٨/٣-٤٥٠، والسّيوطي في الدر المنثور، ٣٢٨/٥، والشوكاني في فتح القدير، ٢٥٢/٣، وجمال الدين القاسمي في محاسن التأويل، ٤٩١/٦-٤٩٥۔

دیگر ائمہ نے بیان کیا ہے۔

٩/٦٥. عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾، وَقَالَ: يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ.

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَالْخَازِنُ.

''حضرت ابو وائل رحمہ اللہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی: ''یقیناً آپ کا ربّ آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا'' تو فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔''

اِس روایت کو امام ابنِ جوزی اور خازن نے بیان کیا ہے۔

١٠/٦٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾، قَالَ: يُقْعِدُهُ عَلَى الْكُرْسِيِّ.

رَوَاهُ السَّمْعَانِيُّ وَالْبَغَوِيُّ وَالْخَازِنُ.

''حضرت عبد اللہ بن سلام ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک: ''یقیناً آپ کا ربّ آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا'' کے بارے میں فرماتے ہیں: اللہ ربّ العزت آپ ﷺ کو خصوصی کرسی پر بٹھائے گا۔''

٩: أخرجه ابن الجوزي في زاد المسير، ٥/٧٦، والخازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، ٣/١٧٧، والقسطلاني في المواهب اللّدنية، ٣/٤٤٨-٤٥٠۔

١٠: أخرجه السمعاني في التفسير، ٣/٢٦٩، والبغوي في معالم التنزيل، ٣/١٣٢، والخازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، ٣/١٧٧۔

الرَّحْمٰنِ   اِسے   امام

سمعانی، بغوی اور خازن نے روایت کیا ہے۔

۱۱/٦٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَقْرَأُ عَلَيْهِ حَتّٰى بَلَغْتُ: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قَالَ: يُجْلِسُنِي عَلَى الْعَرْشِ. رَوَاهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی الله عنه فرماتے ہیں: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھا قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔ تلاوت کرتے ہوئے جب اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک: ’’یقیناً آپ کا ربّ آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا‘‘ پر پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ مجھے عرش پر بٹھائے گا۔‘‘ اِسے امام ذہبی نے بیان کیا ہے۔

۱۲/٦٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝﴾ قَالَ: يُجْلِسُهُ عَلَى السَّرِيْرِ.

رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ’’یقیناً آپ کا ربّ آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا‘‘، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو خصوصی نشست پر بٹھائے گا۔‘‘

اِسے امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۱۱: أخرجه الذهبي في العلو للعلي الغفار، ۱/۹۳، الرقم: ۲۲۲۔

۱۲: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ۵/۳۲٦۔

۱۳: أخرجه الخلال في السنة، ۱/۲۱۹، الرقم: ۲۵۲۔

١٣/٦٩. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ: يُجْلِسُهُ عَلَى الْعَرْشِ لِيَرَى الْخَلَائِقُ كَرَامَتَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَنْزِلُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَزْوَاجِهِ وَجَنَّاتِهِ. رَوَاهُ الْخَلَّالُ.

''امام ابو جعفر محمد بن مصعب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش پر اِس لئے بٹھائے گا تاکہ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کو دیکھے پھر حضور نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج اور اپنے باغات کی طرف تشریف لے جائیں گے۔'' اِسے امام خلال نے روایت کیا ہے۔

١٤/٧٠. قَالَ سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَكْرَاوِيُّ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مَسْعُوْدٍ الْجَرِيْرِيَّ، فَإِذَا أَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ (عَلَى كُرْسِيِّهِ) فَهُوَ مَعَهُ؟ قَالَ: وَيْلَكَ، مَا سَمِعْتُ حَدِيْثًا قَطُّ أَقَرَّ لِعَيْنِي مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ عَلِمْتُ أَنَّهُ يُجْلِسُهُ مَعَهُ. رَوَاهُ الْخَلَّالُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْآجُرِّيُّ.

''حضرت سلم بن جعفر البکراوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو مسعود الجریری رحمہ اللہ سے پوچھا: جب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے سامنے (اپنی کرسی پر) بٹھائے گا پھر تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ ہی ہو گا؟ اُنہوں نے فرمایا: تیری خرابی ہو، میں نے آج تک کوئی بھی ایسی حدیث نہیں سنی جو اس حدیث سے بڑھ کر میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہو جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ

١٤: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١١-٢١٢، الرقم: ٢٣٧-٢٣٨، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٦٥، الرقم: ٧٨٦، والآجري في كتاب الشريعة، ٦/١٦٠٩، الرقم: ١٠٩٧، والذهبي في العلو للعلي الغفار، ١/٩٣، الرقم: ٢٢٣.

(عرش پر)

بٹھائے گا۔‘‘ اِسے امام خلال، ابن ابی عاصم اور آجری نے بیان کیا ہے۔

۱۵/۷۱. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ وَاصِلٍ: مَنْ رَدَّ حَدِيْثَ مُجَاهِدٍ فَهُوَ جَهْمِيٌّ. رَوَاهُ الْخَلَّالُ.

’’امام محمد بن احمد بن واصل رحمہ اللہ نے فرمایا: جس شخص نے امام مجاہد کی بیان کردہ حدیث کو جھٹلایا وہ (باطل فرقہ جہمیہ کا معتقد) جہمی ہے۔‘‘

اسے امام خلال نے بیان کیا ہے۔

۱۶/۷۲. قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ ’صَاحِبُ السُّنَنِ‘: مَنْ أَنْكَرَ هٰذَا فَهُوَ عِنْدَنَا مُتَّهَمٌ، وَقَالَ: مَا زَالَ النَّاسُ يُحَدِّثُوْنَ بِهٰذَا يُرِيْدُوْنَ مُغَايَظَةَ الْجَهْمِيَّةِ، وَذَالِكَ أَنَّ الْجَهْمِيَّةَ يُنْكِرُوْنَ أَنَّ عَلَى الْعَرْشِ شَيْءٌ. رَوَاهُ الْخَلَّالُ.

’’امام ابو داود سجستانی رحمہ اللہ ’صاحب السنن‘ نے فرمایا: جو شخص اِس حدیث یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر تشریف فرما ہونے کا انکار کرے وہ ہمارے نزدیک تہمت زدہ ہے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا: لوگ فرقہ جہمیہ کی مخالفت کے باعث اِس حدیث کو

۱۵: أخرجه الخلال في السنة، ۱/۲۱٤، الرقم: ۲٤۳۔

۱٦: أخرجه الخلال في السنة، ۱/۲۱٤، الرقم: ۲٤٤، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۰/۳۱۱، وابن جماعة في إيضاح الدليل في قطع حجج أهل التعطيل، ۱/۳۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۱/٤۲۷، والعيني في عمدة القاري، ۲۳/۱۲۳، والشوكاني في فتح القدير، ۳/۲۵۲۔

بیان کرتے آ رہے ہیں، یہ اس وجہ سے ہے کہ جہمیہ عرش پر کسی بھی چیز کے ہونے کا انکار کرتے ہیں۔'' اِسے امام خلال نے بیان کیا ہے۔

۱۷/۷۳. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ رَدَّهُ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللهِ ﷻ، وَمَنْ كَذَّبَ بِفَضِيْلَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَدْ كَفَرَ بِاللهِ الْعَظِيْمِ.

رَوَاهُ الْخَلَّالُ.

''امام ابو بکر یحییٰ بن ابی طالب رحمہ اللہ نے فرمایا: جس شخص نے اِس حدیثِ مجاہد کو جھٹلایا اُس نے درحقیقت اللہ ﷻ کو جھٹلایا اور جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کو جھٹلایا اُس نے درحقیقت اللہ ربّ العزت کا انکار کیا۔''

اِسے امام خلال نے بیان کیا ہے۔

۱۸/۷۴. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ بْنُ حَمَّادٍ الْمُقْرِيُّ: مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ فَسَكَتَ فَهُوَ مُتَّهِمٌ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَكَيْفَ مَنْ طَعَنَ فِيْهَا.

رَوَاهُ الْخَلَّالُ.

''امام ابو بکر بن حماد المقری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس شخص کے پاس اِن احادیث کا تذکرہ کیا گیا اور وہ خاموش رہا (اس کا چہرہ خوشی کے باعث نہ کِھلا) تو وہ اسلام پر تہمت لگانے والا ہے، پس جس نے ان احادیث کو طعن کا نشانہ بنایا تو اُس کی بدبختی کا عالم کیا ہوگا۔'' اسے امام خلال نے بیان کیا ہے۔

۱۷: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٥، الرقم: ٢٤٦۔

۱۸: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٧، الرقم: ٢٥٠۔

۱۹: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٧، الرقم: ٢٥٠۔

.١٩/٧٥

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ الدَّقِيْقِيُّ: مَنْ رَدَّهَا فَهُوَ عِنْدَنَا جَهْمِيٌّ وَحُكْمُ مَنْ رَدَّ هٰذَا أَنْ يُتَّقٰى. رَوَاهُ الْخَلَّالُ.

’’امام ابو جعفر الدقیقی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس شخص نے اِن احادیث کو جھٹلایا وہ ہمارے نزدیک جہمی ہے، اور اُس کو جھٹلانے والے کا حکم یہ ہے کہ اُس سے بچا جائے۔‘‘

اسے امام خلال نے بیان کیا ہے۔

٢٠/٧٦. قَالَ عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ: لَا يَرُدُّ هٰذَا إِلَّا مُتَّهَمٌ. رَوَاهُ الْخَلَّالُ.

’’امام عباس الدوری رحمہ اللہ نے فرمایا: تہمت زدہ شخص ہی اِس حدیث کو جھٹلاتا ہے۔‘‘ اسے امام خلال نے بیان کیا ہے۔

٢١/٧٧. قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ: اَلْإِيْمَانُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَالتَّسْلِيْمُ لَهٗ. وَقَالَ أَيْضًا: مَنْ رَدَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَهُوَ جَهْمِيٌّ. رَوَاهُ الْخَلَّالُ.

’’امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اِس حدیث پر ایمان رکھنا اور اِسے تسلیم کرنا ہی حق ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا: جس شخص نے اس حدیثِ مجاہد کو جھٹلایا وہ جہمی ہے۔‘‘ اِسے امام خلال نے بیان کیا ہے۔

٢٢/٧٨. قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ لِلَّذِي رَدَّ فَضِيْلَةَ النَّبِيِّ ﷺ يُقْعِدُهٗ عَلَى الْعَرْشِ: فَهُوَ مُتَّهَمٌ عَلَى الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ الْخَلَّالُ.

٢٠: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٧، الرقم: ٢٥٠۔

٢١: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٧، الرقم: ٢٥٠۔

٢٢: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٧، الرقم: ٢٥٠۔

’’حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر تشریف فرما ہونے کا انکار کرنے والے کے لئے امام عبد الوہاب الوراق رحمہ اللہ نے فرمایا: درحقیقت وہ اسلام پر تہمت باندھنے والا ہے۔‘‘ اِسے امام خلال نے بیان کیا ہے۔

٢٣/٧٩. قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْأَصْبَهَانِيُّ: هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدَّثَ بِهِ الْعُلَمَاءُ مُنْذُ سِتِّيْنَ وَمِائَةِ سَنَةٍ وَلَا يَرُدُّهُ إِلَّا أَهْلُ الْبِدَعِ. رَوَاهُ الْخَلَّالُ.

’’امام ابراہیم اصبہانی رحمہ اللہ نے فرمایا: علماء اِس حدیث کو ایک سو ساٹھ (١٦٠) سال سے بیان کرتے چلے آرہے ہیں، اور اس کو سوائے اہلِ بدعت کے کوئی نہیں جھٹلاتا۔‘‘

اسے امام خلال نے بیان کیا ہے۔

٢٤/٨٠. قَالَ حَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ: كَتَبْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُنْذُ خَمْسِيْنَ سَنَةً، وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَرُدُّهُ إِلَّا أَهْلُ الْبِدَعِ. رَوَاهُ الْخَلَّالُ.

’’امام حمدان بن علی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے پچاس سال سے اس حدیث کو لکھ رکھا ہے، اور میں نے اہلِ بدعت کے علاوہ کسی کو اِسے جھٹلاتے ہوئے نہیں دیکھا۔‘‘

اسے امام خلال نے بیان کیا ہے۔

٢٥/٨١. قَالَ هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ يُسَخِّنُ اللّٰهُ بِهِ أَعْيُنَ الزَّنَادِقَةِ. رَوَاهُ الْخَلَّالُ.

’’امام ہارون بن معروف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ وہ حدیث ہے جس کے

٢٣: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٧-٢١٨، الرقم: ٢٥٠-

٢٤: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٨، الرقم: ٢٥٠-

٢٥: أخرجه الخلال في السنة، ١/٢١٨، الرقم: ٢٥٠-

زنادقہ کی آنکھوں کو تپش دے رہا ہے۔‘‘

اِسے امام خلال نے بیان کیا ہے۔

۲۶/۸۲. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ: مَنْ تَوَهَّمَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ لَمْ يَسْتَوْجِبْ مِنَ اللهِ ﷻ مَا قَالَ مُجَاهِدٌ فَهُوَ كَافِرٌ بِاللهِ الْعَظِيْمِ. رَوَاهُ الْخَلَّالُ.

’’امام محمد بن اسماعیل السلمی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس شخص نے یہ وہم وگمان کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور نبی اکرم ﷺ کو وہ مقام حاصل نہیں ہوگا جو امام مجاہد نے کہا ہے، وہ اللہ ربّ العزت کا منکر ہے۔‘‘ اِسے امام خلال نے بیان کیا ہے۔

۲۷/۸۳. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رحمہ اللہ: قَدْ تَلَقَّتْهُ الْعُلَمَاءُ بِالْقَبُوْلِ.

’’امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: اس قول (حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر تشریف فرما ہونے) کو علماء کے ہاں تلقی بالقبول (قبولیتِ عامہ) حاصل ہے۔‘‘

۲۸/۸۴. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْآجُرِّيُّ: وَأَمَّا حَدِيْثُ مُجَاهِدٍ فِي فَضِيْلَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَفْسِيْرُهُ لِهٰذِهِ الْآيَةِ أَنَّهُ يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ، فَقَدْ تَلَقَّاهَا الشُّيُوْخُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالنَّقْلِ لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ

۲۶: أخرجه الخلال في السنة، ۱/۲۱۸، الرقم: ۲۵۰۔

۲۷: أخرجه الذهبي في العلو للعلي الغفار، ۱/۱۷۰، الرقم: ٤٦۱، وأحمد بن إبراهيم في توضيح المقاصد وتصحيح القواعد، ۱/۲۳۳۔

۲۸: ذكره الآجري في كتاب الشريعة، ٦/۱٦۱۲۔۱٦۱۳۔

اللهِ ﷺ، تَلَقَّوْهَا بِأَحْسَنِ تَلَقٍّ، وَقَبِلُوْهَا بِأَحْسَنِ قَبُوْلٍ، وَلَمْ يُنْكِرُوْهَا، وَأَنْكَرُوْا عَلٰى مَنْ رَدَّ حَدِيْثَ مُجَاهِدٍ إِنْكَارًا شَدِيْدًا، وَقَالُوْا: مَنْ رَدَّ حَدِيْثَ مُجَاهِدٍ فَهُوَ رَجُلُ سُوْءٍ.

''امام محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ نے فرمایا: فضیلتِ نبی ﷺ میں حدیثِ مجاہد اور سورۂ بنی اسرائیل کی آیتِ مبارکہ میں آپ کی تفسیر کہ اللہ ﷻ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا، تو اِن احادیث کو اکابر اہلِ علم ونقل نے حدیثِ رسول ﷺ کی بناء پر احسن طریقہ سے سیکھا اور قبول کیا ہے اور اُن کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ اُنہوں نے حدیثِ مجاہد کا ردّ کرنے والے شخص کی شدید مخالفت کی ہے اور کہا ہے: جس شخص نے حدیثِ مجاہد کو جھٹلایا وہ برا شخص ہے۔''

٨٥/٢٩. قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: إِذَا تَبَيَّنَ هٰذَا فَقَدْ حَدَّثَ الْعُلَمَاءُ الْمَرْضِيُّوْنَ وَأَوْلِيَاؤُهُ الْمَقْبُوْلُوْنَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُجْلِسُهُ رَبُّهُ عَلَى الْعَرْشِ مَعَهُ.

رَوٰى ذَالِكَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي تَفْسِيْرِ: ﴿عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴾ وَذَكَرَ ذَالِكَ مِنْ وُجُوْهٍ أُخْرٰى مَرْفُوْعَةً وَغَيْرَ مَرْفُوْعَةٍ.

''علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا: جب یہ بات واضح ہوگئی تو معروف علماء اور اللہ تعالیٰ کے مقبول اولیاء نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ حضرت محمد ﷺ کو اُن کا ربّ اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔''

٢٩: أخرجه ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٤/٣٧٤۔

اِس بات کو امام محمد بن فضیل رحمہ اللہ نے حضرت لیث رحمہ اللہ سے اور اُنہوں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ﴿عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ کی تفسیر کے ذیل میں نقل کیا ہے اور اسے کئی دیگر مرفوع اور غیر مرفوع طرق سے بھی روایت کیا ہے۔

۸۶/ ۳۰. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي قَوْلِ مُجَاهِدٍ: يُجْلِسُهٗ مَعَهٗ عَلٰى عَرْشِهٖ: لَيْسَ بِمَدْفُوْعٍ لَا مِنْ جِهَةِ الْعَقْلِ وَلَا مِنْ جِهَةِ النَّظَرِ.

وَقَالَ أَيْضًا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾: وَيُمْكِنُ رَدَّ الْأَقْوَالِ كُلِّهَا إِلَى الشَّفَاعَةِ الْعَامَّةِ، فَإِنَّ إِعْطَاءَهٗ لِوَاءَ الْحَمْدِ، وَثَنَاءَهٗ عَلٰى رَبِّهٖ، وَكَلَامَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَجُلُوْسَهٗ عَلٰى كُرْسِيِّهٖ، وَقِيَامَهٗ أَقْرَبُ مِنْ جِبْرِيْلَ، كُلُّ ذَالِكَ صِفَاتٌ لِلْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ الَّذِي يَشْفَعُ فِيْهِ لِيَقْضِيَ بَيْنَ الْخَلْقِ.

’’امام عسقلانی رحمہ اللہ نے قولِ مجاہد کہ ’’اللہ ﷻ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا‘‘ کے متعلق فرمایا: اس قول کی صحت کا عقلی اور نقلی دونوں طریقوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

’’امام عسقلانیؒ نے آیتِ مبارکہ: ﴿عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ میں ’مقامِ محمود‘ کے مختلف معانی بیان کرنے کے بعد خلاصۃً فرمایا:

’’اِن تمام اقوال کو شفاعتِ عامہ پر منطبق کیا جا سکتا ہے، بے شک حضور نبی اکرم ﷺ کو لوائے حمد کا عطا کیا جانا، آپ ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنا اور

۳۰: أخرجه العسقلاني في فتح الباري، ۱۱/ ۴۲۶-۴۲۷۔

اپنے ربّ کی بارگاہ میں کلام کرنا، آپ ﷺ کا کرسی پر تشریف فرما ہونا اور آپ ﷺ کا جبریل علیہ السلام سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب قیام فرما ہونا، یہ تمام باتیں آپ ﷺ کے مقامِ محمود کی صفات ہیں۔ جن پر فائز ہو کر آپ ﷺ شفاعت فرمائیں گے تاکہ مخلوق کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔‘‘

۸۷/ ۳۱. قَالَ الْقُسْطَلَانِيُّ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾: قِيْلَ: هُوَ إِجْلَاسُهُ ﷺ عَلَى الْعَرْشِ، وَقِيْلَ عَلَى الْكُرْسِيِّ، رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: يُقْعِدُ اللهُ تَعَالٰى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَرْشِ، وَعَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَالَ: يُجْلِسُهُ مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ.

’’امام قسطلانی رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک: ’’یقیناً آپ کا ربّ آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا‘‘ کے بارے میں فرماتے ہیں: کہا گیا کہ اِس سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کا عرش پر بٹھایا جانا ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے مراد آپ ﷺ کا کرسی پر بٹھایا جانا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا گیا کہ اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا جب کہ حضرت مجاہد التابعی سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔‘‘

أَقْوَالُ أَئِمَّةِ التَّفْسِيرِ فِي تَأْيِيدِ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ

﴿اِن روایات کی تائید میں ائمہ تفسیر کی آراء﴾

۳۱: أخرجه القسطلاني في المواهب اللّدنية، ۳/ ۴۴۸۔

۱: أخرجه الطبري في جامع البيان، ۱۵/ ۱۴۷۔

۱/۸۸. قَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ: إِنَّ اللهَ يُقْعِدُ مُحَمَّدًا ﷺ عَلٰى عَرْشِهٖ قَوْلٌ غَيْرُ مَدْفُوْعٍ صِحَّتُهٗ وَلَا مِنْ جِهَةِ خَبَرٍ وَلَا نَظَرٍ، وَذَالِكَ لِأَنَّهٗ لَا خَبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ وَلَا عَنِ التَّابِعِيْنَ بِإِحَالَةِ ذَالِكَ.

''امام ابنِ جریر طبری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔ اِس قول کی صحت کا نقلی اور عقلی دونوں طریقوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ تعالی کی کوئی روایت یا قول اس چیز (حضور ﷺ کے عرش پر بٹھائے جانے) کا ناممکن ہونا بیان نہیں کرتا۔''

۲/۸۹. قَالَ أَبُوْ الْمُظَفَّرِ السَّمْعَانِيُّ: عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهٗ قَالَ: يُجْلِسُهٗ عَلَى الْعَرْشِ، وَعَنْ غَيْرِهٖ: يُقْعِدُهٗ عَلَى الْكُرْسِيِّ بَيْنَ يَدَيْهِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: يُقِيْمُهٗ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ.

''امام ابو مظفر سمعانی رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔ کسی اور نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے سامنے خصوصی کرسی پر بٹھائے گا، اور بعض ائمہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش کے دائیں جانب کھڑا فرمائے گا۔''

۳/۹۰. قَالَ الْبَغَوِيُّ: عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ

۲: أخرجه السّمعاني في تفسيره، ۳/۲۶۹۔

۳: أخرجه البغوي في معالم التنزيل، ۳/۱۳۲۔

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾، قَالَ: يُجْلِسُهٗ عَلَى الْعَرْشِ. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضي الله عنه قَالَ: يُقْعِدُهٗ عَلَى الْكُرْسِيِّ.

''امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت مجاہد التابعی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک: ''یقیناً آپ کا ربّ آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا'' کے متعلق بیان کیا: اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصی کرسی پر بٹھائے گا۔''

٤/٩١. قَالَ الْقَاضِي أَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ عَطِيَّةَ الْأُنْدَلَسِيُّ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾: وَحَكَى الطَّبَرِيُّ عَنْ فِرْقَةٍ مِنْهَا مُجَاهِدٌ، أَنَّهَا قَالَتْ: اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ هُوَ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى يُجْلِسُ مُحَمَّدًا صلی الله عليه وآله وسلم مَعَهٗ عَلٰى عَرْشِهٖ، وَرَوَتْ فِيْ ذَالِكَ حَدِيْثًا. وَعَضَّدَ الطَّبَرِيُّ فِي جَوَازِ ذَالِكَ بِشَطَطٍ مِنَ الْقَوْلِ.

''قاضی ابو محمد ابنِ عطیہ اندلسی رحمہ اللہ نے مقامِ محمود کے بارے میں فرمایا: امام طبری رحمہ اللہ نے ایک فرقہ کا موقف درج کیا ہے جن میں امام مجاہد رحمہ اللہ بھی ہیں، وہ فرماتے ہیں: ''مقامِ محمود سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ اپنے عرش پر بٹھائے گا۔'' اس بارے میں اس گروہ نے ایک حدیث روایت کی ہے۔ نیز امام طبری رحمہ اللہ نے متعدد اقوال سے اس کے جواز کو تقویت دی ہے۔''

٤: أخرجه ابن عطية الأندلسي في المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، ٣/٤٧٩۔

٥: أخرجه ابن الجوزي في زاد المسير، ٥/٧٦۔

٥/٩٢. قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾: وَالثَّانِي: يُجْلِسُهٗ عَلَى الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوٰى أَبُوْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه أَنَّهٗ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَقَالَ: يُقْعِدُهٗ عَلَى الْعَرْشِ. وَكَذَالِكَ رَوٰى الضَّحَّاكُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، وَلَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ.

''امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مقامِ محمود کے بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو روزِ قیامت عرش پر بٹھائے گا۔ حضرت ابو وائل نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اُنہوں نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔ یہی الفاظ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور حضرت لیث نے حضرت مجاہد التابعی رحمہ اللہ سے روایت کیے ہیں۔''

٦/٩٣. قَالَ الْقُرْطَبِيُّ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾: اَلْقَوْلُ الثَّالِثُ: مَا حَكَاهُ الطَّبَرِيُّ عَنْ فِرْقَةٍ، مِنْهَا مُجَاهِدٌ، أَنَّهَا قَالَتْ: اَلْمُقَامُ الْمَحْمُوْدُ هُوَ أَنْ يُجْلِسَ اللهُ تَعَالٰى مُحَمَّدًا ﷺ مَعَهٗ عَلٰى كُرْسِيِّهٖ، وَرَوَتْ فِي ذَالِكَ حَدِيْثًا. وَعَضَّدَ الطَّبَرِيُّ جَوَازَ ذَالِكَ بِشَطَطٍ مِنَ الْقَوْلِ. وَذَكَرَ النَّقَّاشُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيِّ أَنَّهٗ قَالَ: مَنْ أَنْكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَهُوَ عِنْدَنَا مُتَّهَمٌ، مَا زَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يَتَحَدَّثُوْنَ بِهٰذَا، مَنْ أَنْكَرَ جَوَازَهٗ عَلٰى تَأْوِيْلِهٖ. قَالَ أَبُوْ عُمَرَ وَمُجَاهِدٌ: وَإِنْ كَانَ

٦: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠/٣١١، ٣١٢۔

أَحَدُ الْأَئِمَّةِ يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ فَإِنَّ لَهُ قَوْلَيْنِ مَهْجُوْرَيْنِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَحَدُهُمَا هٰذَا وَالثَّانِي فِي تَأْوِيْلِ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ○ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ○﴾ [القيامة، ٧٥: ٢٢، ٢٣] قَالَ: تَنْتَظِرُ الثَّوَابَ، لَيْسَ مِنَ النَّظَرِ.

قُلْتُ: ذُكِرَ هٰذَا فِي بَابِ ابْنِ شِهَابٍ فِي حَدِيْثِ التَّنْزِيْلِ، وَرُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ أَيْضًا فِي هٰذِهِ الْآيَةِ قَالَ: يُجْلِسُهُ عَلَى الْعَرْشِ. وَهٰذَا تَأْوِيْلٌ غَيْرُ مُسْتَحِيْلٍ، لِأَنَّ اللهَ تَعَالٰى كَانَ قَبْلَ خَلْقِهِ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا وَالْعَرْشَ قَائِمًا بِذَاتِهِ، ثُمَّ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَيْهَا، بَلْ إِظْهَارًا لِقُدْرَتِهِ وَحِكْمَتِهِ، وَلِيُعْرَفَ وُجُوْدُهُ وَتَوْحِيْدُهُ وَكَمَالُ قُدْرَتِهِ وَعِلْمُهُ بِكُلِّ أَفْعَالِهِ الْمُحْكَمَةِ، وَخَلَقَ لِنَفْسِهِ عَرْشًا اسْتَوٰى عَلَيْهِ كَمَا شَاءَ مِنْ غَيْرِ أَنْ صَارَ لَهُ مُمَاسًّا، أَوْ كَانَ الْعَرْشُ لَهُ مَكَانًا. قِيْلَ: هُوَ الْآنَ عَلَى الصِّفَةِ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ الْمَكَانَ وَالزَّمَانَ، فَعَلٰى هٰذَا الْقَوْلِ سَوَاءٌ فِي الْجَوَازِ أَقْعَدَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَرْشِ أَوْ عَلَى الْأَرْضِ، لِأَنَّ اسْتِوَاءَ اللهِ تَعَالٰى عَلَى الْعَرْشِ لَيْسَ بِمَعْنَى الْإِنْتِقَالِ وَالزَّوَالِ وَتَحْوِيْلِ الْأَحْوَالِ مِنَ الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ وَالْحَالِ الَّتِي تُشْغِلُ الْعَرْشَ، بَلْ هُوَ مُسْتَوٍ عَلٰى عَرْشِهِ كَمَا أَخْبَرَ عَنْ نَفْسِهِ بِلَا كَيْفٍ. وَلَيْسَ إِقْعَادُهُ مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَرْشِ مُوْجِبًا لَهُ صِفَةَ الرُّبُوْبِيَّةِ أَوْ مُخْرِجًا لَهُ عَنْ صِفَةِ الْعُبُوْدِيَّةِ، بَلْ هُوَ رَفْعٌ لِمَحَلِّهِ وَتَشْرِيْفٌ لَهُ عَلٰى خَلْقِهِ. وَأَمَّا قَوْلُهُ

فِي الْإِخْبَارِ:

"مَعَهُ" فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ﴾ [الأعراف، ۷: ۲۰۶]، وَ﴿رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾ [التحريم،٦٦: ۱۱]، ﴿وَإِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ [العنكبوت۲۹: ٦۹]، وَنَحْوَ ذَالِكَ. كُلُّ ذَالِكَ عَائِدٌ إِلَى الرُّتْبَةِ وَالْمَنْزِلَةِ وَالْحُظْوَةِ وَالدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ، لَا إِلَى الْمَكَانِ.

"امام قرطبی نے مقام محمود کے بارے میں "تیسرا قول" درج کرتے ہوئے فرمایا: امام طبری نے ایک جماعت کا موقف درج کیا ہے جن میں امام مجاہد رحمہ اللہ بھی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ "مقامِ محمود سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو اپنے ساتھ اپنی مخصوص کرسی پر بٹھائے گا۔" اس بارے میں احادیث روایت کی گئی ہیں۔ امام طبری نے متعدد اقوال سے اس کا جواز ثابت کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نقاش نے امام ابو داود سجستانیؒ صاحب السنن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: "جو اِس حدیث یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر تشریف فرما ہونے کا انکار کرے وہ ہمارے نزدیک تہمت زدہ ہے۔" اہلِ علم آج تک اس کو روایت کرتے آ رہے ہیں۔ جس نے اس کا تاویل کی بناء پر انکار کیا تو ان کے بارے میں ابو عمر اور مجاہد فرماتے ہیں: اگر کوئی امام قرآنِ مجید کی آیات کی تاویل کرے تو اہلِ علم کے نزدیک اُس کے پاس دو متروک قول ہیں: ایک تو اس آیت مقام محمود کے بارے میں دوسرا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: "بہت سے چہرے اُس دن شگفتہ و تر و تازہ ہوں گے ○ اور (بلا حجاب) اپنے ربّ (کے حسن و جمال) کو تک رہے ہوں گے ○" کی تاویل میں کہتے ہیں کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اَجر و ثواب کا انتظار کریں گے نہ کہ اُس کی نظر کا۔

"میں کہتا ہوں: یہ تمام تاویلات ابنِ شہاب سے حدیثِ تنزیل کی بحث میں

ذکر کی گئی ہیں اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اس آیت کے تحت یہ قول بھی بیان کیا گیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔'' یہ تاویل ناممکن نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ عرش اور دیگر تمام اشیاء کی تخلیق سے بھی پہلے بذاتِ خود قائم تھا۔ پھر اُس نے تمام اشیاء کو پیدا کیا لیکن اس میں اس کی ذاتی کوئی حاجت شامل نہ تھی بلکہ یہ اپنی قدرت وحکمت کے اظہار کے لیے کیا تاکہ اس کے وجود، توحید اور کمالِ قدرت وعلم کو اس کے تمام پُر حکمت افعال کے باعث پہچانا جا سکے۔ پھر اُس نے اپنے لیے عرش تخلیق کیا اور اُس پر متمکن ہوا جیسا اس نے چاہا بغیر اس کے کہ وہ عرش کو مَس کرنے والا ہوگیا یا وہ عرش اس کے لئے مکان تھا۔ کہا گیا ہے کہ وہ آج بھی اپنی انہی صفات کے ساتھ قائم ہے جن کے ساتھ وہ زمان و مکان کی تخلیق سے پہلے تھا۔ پس اس قول کی بناء پر جواز کے اعتبار سے برابر ہے کہ وہ محمد ﷺ کو عرش پر بٹھائے یا زمین پر کیونکہ اللہ تعالیٰ کا عرش پر استواء فرمانا انتقال و زوال اور قیام وقعود کے احوال کی تحویل وتبدیلی اور عرش کو مشغول کر دینے کی حالت کے معنی میں نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ تو بغیر کسی کیفیت کے اپنے عرش پر متمکن ہے جیسا کہ اُس نے اپنے بارے میں خبر دی ہے اور اللہ تعالیٰ کا حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش پر بٹھانا آپ ﷺ کے لیے صفتِ ربوبیت کو مستلزم نہیں اور نہ ہی آپ ﷺ کو صفتِ عبدیت سے نکالنے والا ہے، بلکہ یہ آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کو بلند کرنے اور دیگر مخلوقِ خداوندی پر آپ کے شرف وعزت کے اظہار کے لئے ہے۔ رہا حضرت مجاہد کا ''مَعَهٗ'' فرمانا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ''اپنے ساتھ'' بٹھائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ان فرامین کے معنی میں ہے: ''(بے شک جو (ملائکہ مقربین) تمہارے رب کے حضور میں ہیں۔)''، ''(اے میرے رب! تُو میرے لیے بہشت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے۔)''، ''اور بیشک اللہ صاحبانِ احسان کو اپنی معیّت سے نوازتا ہے۔'' اِس طرح کی دیگر تمام آیات رتبہ، قدر و منزلت کی بلندی اوراعلیٰ درجات کی طرف اشارہ کرتی ہیں نہ کہ کسی مخصوص جگہ و مکان کی طرف۔''

۷: أخرجه الخازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، ۳/۱۷۷۔

٩٤/٧. قَالَ الْخَازِنُ: رَوٰى أَبُوْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللهِ وَأَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَيْهِ. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قَالَ: يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ. وَعَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ.

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضي الله عنه قَالَ: يُقْعَدُ عَلَى الْكُرْسِيِّ.

’’امام خازن رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت ابو وائل رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا جب کہ تمہارے نبی ﷺ بھی اللہ کے خلیل ہیں اور تمام مخلوق سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم ہیں۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔﴾ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔ حضرت مجاہد التابعی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔‘‘

’’اور حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو خصوصی کرسی پر بٹھایا جائے گا۔‘‘

٩٥/٨. ذَكَرَ الْقَاضِي مُحَمَّدٌ ثَنَاءُ اللهِ الْبَانِي بَتِّي فِي تَفْسِيْرِهِ مِثْلَ مَا ذَكَرَ الْبَغْوِيُّ وَالْخَازِنُ.

’’قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے بھی اس کی تائید میں اپنی تفسیر میں امامِ

٨: أخرجه القاضي ثناء الله في التفسير المظهري، ٤/٢٧٢۔

٩: أخرجه الشوكاني في فتح القدير، ٣/٢٥٢۔

بغوی رحمہ اللہ اور خازن رحمہ اللہ کے بیان کی طرح اقوال درج کیے ہیں۔‘‘

۹/۹٦. قَالَ الشَّوْكَانِيُّ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾: اَلْقَوْلُ الثَّالِثُ: أَنَّ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ هُوَ أَنَّ اللهَ تَعَالٰى يُجْلِسُ مُحَمَّدًا ﷺ مَعَهُ عَلٰى كُرْسِيِّهِ، حَكَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ عَنْ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ مُجَاهِدٌ، وَقَدْ وَرَدَ فِي ذَالِكَ حَدِيْثٌ، وَحَكَی النَّقَّاشُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَنْكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَهُوَ عِنْدَنَا مُتَّهَمٌ، مَا زَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يَتَحَدَّثُوْنَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

’’علامہ شوکانی رحمہ اللہ مقامِ محمود کے بارے میں تیسرا قول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’مقامِ محمود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنے ساتھ اپنی کرسی پر بٹھائے گا۔‘‘ اس قول کو امام ابنِ جریر طبری رحمہ اللہ نے مفسرین کے ایک گروہ سے روایت کیا ہے جن میں حضرت مجاہد التابعی رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ اس باب میں حدیث بھی وارد ہوئی ہے۔ نقاش نے امام ابو داود سجستانی رحمہ اللہ کا قول بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: ’’جس نے اس حدیث کا انکار کیا وہ ہمارے نزدیک تہمت زدہ ہے۔‘‘ اہلِ علم کثرت سے اس حدیث کو روایت کرتے آئے ہیں۔‘‘

۹۷/۱۰. قَالَ الْآلُوْسِيُّ: عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَالَ: اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ أَنْ يُجْلِسَهُ مَعَهُ عَلٰى عَرْشِهِ.

’’امام آلوسی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: امام مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: مقامِ محمود یہ

۱۰: أخرجه الآلوسي في روح المعاني، ۱٥/۱٤۲۔

۱۱: تفسير القاسمي المسمى محاسن التأويل، ٦/۲٦۳۹۔۲٦٤۳۔

الرَّحْمٰنِ — ہے کہ اللہ تعالیٰ

آپ ﷺ کو اپنے ساتھ اپنے عرش پر بٹھائے گا۔‘‘

٩٨/١١. ذَكَرَ الْعَلَّامَةُ جَمَالُ الدِّيْنِ الْقَاسِمِيُّ فِي تَفْسِيْرِهٖ ’’مَحَاسِنِ التَّأْوِيْلِ‘‘ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ بَحْثًا طَوِيْلًا. وَنَحْنُ نَذْكُرُ هُنَا ذَالِكَ الْبَحْثَ مِنْ تَفْسِيْرِهٖ. قَالَ:

قَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ: ذَهَبَ آخَرُوْنَ إِلٰى أَنَّ ذَالِكَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ، الَّذِي وَعَدَ اللهُ نَبِيَّهٗ ﷺ أَنْ يَبْعَثَهٗ إِيَّاهُ، هُوَ أَنْ يُجْلِسَهٗ مَعَهٗ عَلٰى عَرْشِهٖ، رَوَاهُ لَيْثٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، وَقَدْ شَنَّعَ الْوَاحِدِيُّ عَلَى الْقَائِلِ بِهٖ، مَعَ أَنَّهٗ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه أَيْضًا وَعِبَارَتُهٗ–عَلٰى مَا نَقَلَهَا الرَّازِيُّ–وَهٰذَا قَوْلُ رَذْلٍ مُوْحِشٍ فَظِيْعٍ، وَنَصُّ الْكِتَابِ يُنَادِي بِفَسَادِ هٰذَا التَّفْسِيْرِ وَيَدُلُّ عَلَيْهِ وُجُوْهٌ:

اَلْأَوَّلُ: أَنَّ الْبَعْثَ ضِدُّ الْإِجْلَاسِ، يُقَالُ: بَعَثْتُ النَّازِلَ وَالْقَاعِدَ فَانْبَعَثَ، وَيُقَالُ: بَعَثَ اللهُ الْمَيِّتَ، أَي أَقَامَهٗ مِنْ قَبْرِهٖ، فَتَفْسِيْرُ الْبَعْثِ بِالْإِجْلَاسِ تَفْسِيْرٌ لِلضِّدِّ بِالضِّدِّ وَهُوَ فَاسِدٌ.

اَلثَّانِي: أَنَّهٗ تَعَالٰى قَالَ: ﴿مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ وَلَمْ يَقُلْ مَقْعَدًا، وَالْمَقَامُ مَوْضِعُ الْقِيَامِ لَا مَوْضِعُ الْقُعُوْدِ.

اَلثَّالِثُ: لَوْ كَانَ تَعَالٰى جَالِسًا عَلَى الْعَرْشِ، بِحَيْثُ يَجْلِسُ عِنْدَهٗ مُحَمَّدٌ ﷺ، لَكَانَ مَحْدُوْدًا مُتَنَاهِيًا، وَمَنْ كَانَ كَذَالِكَ فَهُوَ مُحْدَثٌ.

اَلرَّابِعُ: يُقَالُ: إِنَّ جُلُوسَهُ مَعَ اللهِ عَلَى الْعَرْشِ لَيْسَ فِيهِ كَثِيرُ إِعْزَازٍ، لِأَنَّ هٰؤُلَاءِ الْجُهَّالُ وَالْحَمْقٰى يَقُوْلُوْنَ ''فِي كُلِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ'': إِنَّهُمْ يَزُوْرُوْنَ اللهَ تَعَالٰى وَإِنَّهُمْ يَجْلِسُوْنَ مَعَهُ وَإِنَّهُ تَعَالٰى يَسْأَلُهُمْ عَنْ أَحْوَالِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا كَانَتْ هٰذِهِ الْحَالَةُ حَاصِلَةٌ عِنْدَهُمْ لِكُلِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَمْ يَكُنْ لِتَخْصِيْصِ مُحَمَّدٍ ﷺ بِهَا مَزِيْدُ شَرَفٍ وَرُتْبَةٍ.

اَلْخَامِسُ: أَنَّهُ إِذَا قِيْلَ: السُّلْطَانُ بَعَثَ فُلَانًا، فُهِمَ مِنْهُ أَنَّهُ أَرْسَلَهُ إِلٰى قَوْمٍ لِإِصْلَاحِ مُهِمَّاتِهِمْ، وَلَا يُفْهَمُ مِنْهُ أَنَّهُ أَجْلَسَهُ مَعَ نَفْسِهِ، فَثَبَتَ أَنَّ هٰذَا الْقَوْلَ كَلَامٌ رَذْلٌ سَقْطٌ، لَا يَمِيْلُ إِلَيْهِ إِلَّا إِنْسَانٌ قَلِيْلُ الْعَقْلِ عَدِيْمُ الدِّيْنِ. انْتَهٰى كَلَامُ الْوَاحِدِيِّ.

''علامہ جمال الدین قاسمی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر ''محاسن التأویل'' میں اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک: ''یقیناً آپ کا ربّ آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گاo'' پر تفصیلی بحث کی ہے۔ ہم اُن کی تفسیر سے اِس بحث کو مِن وعَن درج کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے کہا:

''**امام ابنِ جریر نے بیان کیا:** دوسرے علماء اس طرف گئے ہیں کہ جس مقامِ محمود کا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں اس پر فائز فرمائے گا، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائے گا۔ اس قول کو حضرت لیث رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ واحدی نے یہ کہنے والے کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا ہے، باوجودیکہ انہوں نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اِس کو روایت کیا ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے جس کو امام رازی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔ (واحدی کہتے ہیں:) یہ قول گھٹیا، وحشت ناک اور قبیح ہے، نصِ کتاب اس تفسیر کے فاسد ہونے کا اعلان کرتی ہے اور کئی وجوہ اس معنی کے فساد پر دلالت کرتی ہیں:

پہلا اعتراض:

بے شک بعث (کھڑا ہونا) یہ اجلاس (بٹھانے) کی ضد ہے۔ جیسے کہتے ہیں: بعثت النازل والقاعد فانبعث ''میں نے آنے والے اور بیٹھنے والے کو کھڑا کیا تو وہ کھڑا ہو گیا''۔ اور اسی طرح کہا جاتا ہے: بعث اللہ المیت ''یعنی اللہ تعالیٰ نے میت کو اس کی قبر سے کھڑا کر دیا''۔ لہٰذا بعث کی اجلاس کے ساتھ تفسیر کرنا یہ ضد کی ضد کے ساتھ تفسیر ہے جو فاسد ہے۔

دوسرا اعتراض: اللہ تعالیٰ نے مقامًا محمودًا فرمایا ہے نہ کہ مقعدًا (اگر بٹھانا مقصود تھا تو مقعدًا محمودًا فرمایا جاتا)۔ مقام کھڑے ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں نہ کہ بیٹھنے کی جگہ کو۔

تیسرا اعتراض: اگر اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہوا ہو اور حضرت محمد ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھے ہوں تو اللہ تعالیٰ محدود اور متناہی ہو جائے گا اور جو ایسا ہوگا وہ حادث ہوگا (حالانکہ اللہ تعالیٰ حادث نہیں قدیم ہے)۔

چوتھا اعتراض: کہا جاتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ عرش پر تشریف فرما ہونے میں کثرتِ اعزاز نہیں ہے کیونکہ یہی جاہل اور بیوقوف لوگ ''تمام اہلِ جنت'' کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور اس کے ہمراہ بیٹھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے ان کے دنیا میں گزرے ہوئے احوال پوچھے گا۔ جب ان کے نزدیک یہ حال تمام مسلمانوں کو حاصل ہوگا تو حضرت محمد ﷺ کے لئے اس کی تخصیص کرنے میں کوئی زیادہ شرف اور رتبہ نہیں۔

پانچواں اعتراض: جب یہ کہا جائے کہ بادشاہ نے فلاں شخص کو مبعوث (تقرر) کیا ہے تو اس سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بادشاہ نے اسے کسی قوم کے مسائل حل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ بادشاہ نے اسے اپنے ساتھ بٹھا لیا

ہے تو ثابت ہوا کہ یہ قول گھٹیا اور ساقط الاعتبار ہے۔ اس کی طرف وہی انسان مائل ہوسکتا ہے جو کم عقل اور بے دین ہو۔ **واحدی کا کلام ختم ہوا۔**''

وَلَيْتَهُ اطَّلَعَ عَلٰى مَا كَتَبَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ حَتّٰى يُمْسِكَ مِنْ جِمَاحِ يَرَاعِهٖ وَيُبْصِرُ الْأَدَبَ مَعَ السَّلَفِ مَعَ الْمَخَارِجِ الْعِلْمِيَّةِ لَهُمْ، وَهَاكَ مَا قَالَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ رحمه الله –بَعْدَ مَا نَقَلَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلَهُ الْمُتَقَدَّمَ–:

وَأَوْلَى الْقَوْلَيْنِ بِالصَّوَابِ، مَا صَحَّ بِهِ الْخَبَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ مَقَامُ الشَّفَاعَةِ – ثُمَّ قَالَ – وَهٰذَا وَإِنْ كَانَ هُوَ الصَّحِيْحُ فِي الْقَوْلِ، فِي تَأْوِيْلِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ، لِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الرِّوَايَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابِهٖ وَالتَّابِعِيْنَ، فَإِنَّ مَا قَالَهُ مُجَاهِدٌ مِنْ أَنَّ اللهَ يُقْعِدُ مُحَمَّدًا ﷺ عَلٰى عَرْشِهٖ، قَوْلٌ غَيْرُ مَدْفُوْعٍ صِحَّتُهُ، لَا مِنْ جِهَةِ خَبَرٍ وَلَا نَظَرٍ، وَذَالِكَ لِأَنَّهُ لَا خَبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَا عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ، وَلَا عَنِ التَّابِعِيْنَ، بِإِحَالَةِ ذَالِكَ، فَأَمَّا مِنْ جِهَةِ النَّظَرِ فَإِنَّ جَمِيْعَ مَنْ يَنْتَحِلُ الْإِسْلَامَ إِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِي مَعْنَى ذَالِكَ عَلٰى أَوْجُهٍ ثَلَاثَةٍ:

''کاش واحدی امام ابن جریر طبری کی تحریر پر مطلع ہوتا تاکہ وہ اس قسم کے خطرناک تبصرہ سے باز رہتا اور بزرگانِ سلف کے علمی مرتبہ اور مقام کو ملحوظ رکھ کر ادب کا راستہ اختیار کرتا۔ یہ جو امام ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ان کا وہ قول جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے:

''دونوں باتوں میں سے صحیح ترین بات وہی ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے مروی صحیح خبر وارد ہوئی ہے کہ اس سے مراد مقامِ شفاعت ہے۔ پھر فرمایا: ہم

نے رسول

اللہ ﷺ، آپ ﷺ کے صحابہ کرام اور تابعین ﷺ سے جو روایات بیان کی ہیں کی بناء پر مقام محمود کی تاویل میں اگرچہ یہی قول ہی صحیح ہے کیونکہ جو کچھ حضرت مجاہد نے فرمایا ہے کہ ’’اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے گا۔‘‘ ایسا قول ہے جس کے صحیح ہونے کا انکار نہیں کیا جاسکتا، نہ خبر کی رو سے نہ نظر کی رو سے اور یہ اِس لئے کہ حضور ﷺ اور کسی صحابی و تابعی سے اس کا محال اور ناممکن ہونا مروی نہیں ہے۔ جہتِ فکر و نظر سے دیکھا جائے تو اسلام کی طرف منسوب تمام اہل علم نے اس کی توجیح اور تفسیر میں تین وجوہات کی بناء پر اختلاف کیا ہے:

فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ: اَللّٰهُ ﷻ بَائِنٌ مِنْ خَلْقِهِ، كَانَ قَبْلَ خَلْقِهِ الْأَشْيَاءَ، ثُمَّ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ فَلَمْ يُمَاسَّهَا، وَهُوَ كَمَا لَمْ يَزَلْ، غَيْرَ أَنَّ الْأَشْيَاءَ الَّتِي خَلَقَهَا، إِذَا لَمْ يَكُنْ هُوَ لَهَا مُمَاسًّا، وَجَبَ أَنْ يَكُوْنَ لَهَا مُبَايِنًا، إِذْ لَا فَعَّالَ لِلْأَشْيَاءِ إِلَّا وَهُوَ مُمَاسٌّ لِلْأَجْسَامِ أَوْ مُبَايِنٌ لَهَا، قَالُوْا: فَإِذَا كَانَ ذَالِكَ كَذَالِكَ، وَكَانَ اللّٰهُ ﷻ فَاعِلَ الْأَشْيَاءِ، وَلَمْ يَجُزْ فِي قَوْلِهِمْ أَنَّهُ يُوْصَفُ بِأَنَّهُ مُمَاسٌّ لِلْأَشْيَاءِ، وَجَبَ بِزَعْمِهِمْ أَنَّهُ لَهَا مُبَايِنٌ - فَعَلٰى مَذْهَبِ هٰؤُلَاءِ سَوَاءٌ أَقْعَدَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلٰى عَرْشِهِ أَوْ عَلَى الْأَرْضِ، - إِذَا كَانَ مِنْ قَوْلِهِمْ إِنَّ بَيْنُوْنَتَهُ مِنْ عَرْشِهِ وَبَيْنُوْنَتَهُ مِنْ أَرْضِهِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ فِي أَنَّهُ بَائِنٌ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا غَيْرُ مُمَاسٍّ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا.

’’**ان میں سے ایک جماعت نے کہا:** اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جدا اور ممتاز ہے کہ وہ اشیاء کو تخلیق کرنے سے پہلے موجود تھا۔ پھر اس نے اشیاء پیدا کیں اور اس نے انہیں مَس نہیں کیا اور وہ جس طرح ہمیشہ سے ان اشیاء کا غیر رہا ہے جن کو اس نے پیدا

فرمایا ہے۔ جب وہ ان اشیاء کو چھوتا نہیں تو لازم ہے کہ وہ ان سے الگ تھلگ ہو جبکہ ان اشیاء کو پیدا کرنے والا کوئی نہیں مگر وہی ان اجسام کو مس کرنے والا ہے یا ان سے مُباین (الگ ہونے والا) ہے۔ ان علماء نے کہا: جب یہ سب کچھ اسی طرح ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی تمام اشیاء میں فاعل حقیقی ہے اور ان کے اس قول کے اعتبار سے یہ جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اشیاء کو مَس کرنے والے کی صفت سے متصف قرار دیا جائے تو ان کے گمان کے اعتبار سے لازم آئے گا کہ وہ ان اشیاء سے الگ تھلگ ہے۔ تو ان لوگوں کے مذہب کے مطابق برابر ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے یا زمین پر۔ جب ان کا قول یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی اپنے عرش سے جدائی (الگ تھلگ ہونا) اور اپنی زمین سے جدائی ایک ہی معنی میں ہے یعنی یہ کہ وہ ان دونوں (عرش اور زمین) سے الگ ہے کہ ان میں سے کسی کو نہیں چھوتا۔‘‘

وَقَالَتْ فِرْقَةٌ أُخْرٰى: كَانَ اللهُ تَعَالٰى ذِكْرُهُ قَبْلَ خَلْقِهِ الْأَشْيَاءَ، لَا شَيْءَ يُمَآسُّهُ وَلَا شَيْءَ يُبَايِنُهُ، ثُمَّ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ فَأَقَامَهَا بِقُدْرَتِهٖ وَهُوَ كَمَا لَمْ يَزَلْ قَبْلَ خَلْقِهِ الْأَشْيَاءَ لَا شَيْءَ يُمَآسُّهُ وَلَا شَيْءَ يُبَايِنُهُ، فَعَلٰى قَوْلِ هٰٓؤُلَاءِ أَيْضًا سَوَاءٌ أَقْعَدَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلٰى عَرْشِهٖ أَوْ عَلٰى أَرْضِهٖ - إِذْ كَانَ سَوَاءٌ عَلٰى قَوْلِهِمْ عَرْشُهٗ وَأَرْضُهٗ فِيْ أَنَّهٗ لَا مُمَآسَّ وَلَا مُبَايِنَ لِهٰذَا، كَمَا أَنَّهٗ لَا مُمَآسَّ وَلَا مُبَايِنَ لِهٰذِهٖ.

’’**علماء کی دوسری جماعت کا کہنا ہے:** اللہ تعالیٰ کے مخلوق کو پیدا کرنے سے قبل بھی کوئی شے نہ تو اللہ تعالیٰ کو مس کرتی تھی اور نہ جدا تھی، پھر اُس نے مخلوق کو پیدا کر کے اپنی قدرت سے اُنہیں قائم کیا اور اللہ تعالیٰ کی شان ویسی ہی ہے جیسے مخلوق پیدا کرنے سے پہلے تھی کہ نہ کوئی چیز اسے مس کرتی ہے اور نہ کوئی شے اس سے جدا ہے۔ پس اُن

لوگوں کے قول کے مطابق بھی برابر ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے یا زمین پر کیونکہ ان کے قول کے مطابق اللہ تبارک و تعالیٰ کا عرش اور اس کی زمین برابر ہے۔ اس اعتبار سے کہ وہ نہ اس (عرش) سے مس کرتا ہے اور نہ اس سے جدا ہے جس طرح کہ وہ نہ اس (زمین) سے مس کرتا ہے اور نہ اس سے جدا ہے۔‘‘

وَقَالَتْ فِرْقَةٌ أُخْرٰى: كَانَ اللّٰهُ عَزَّ ذِكْرُهُ قَبْلَ خَلْقِهِ الْأَشْيَاءَ لَا شَيْءَ يُمَآسُّهُ وَلَا شَيْءَ يُبَايِنُهُ، ثُمَّ أَحْدَثَ الْأَشْيَاءَ وَخَلَقَهَا، فَخَلَقَ لِنَفْسِهِ عَرْشًا اسْتَوٰى عَلَيْهِ جَالِسًا وَصَارَ لَهُ مُمَاسًّا، كَمَا أَنَّهُ قَدْ كَانَ قَبْلَ خَلْقِهِ الْأَشْيَاءَ لَا شَيْءَ يَرْزُقُهُ رِزْقًا وَلَا شَيْءَ يَحْرِمُهُ ذَالِكَ، ثُمَّ خَلَقَ الْاَشْيَاءَ فَرَزَقَ هٰذَا وَحَرَمَ هٰذَا وَأَعْطٰى هٰذَا وَمَنَعَ هٰذَا، قَالُوْا: فَكَذَالِكَ كَانَ قَبْلَ خَلْقِهِ الْأَشْيَاءَ، لَا شَيْءَ يُمَآسُّهُ وَلَا يُبَايِنُهُ، وَخَلَقَ الْأَشْيَاءَ فَمَآسَّ الْعَرْشَ بِجُلُوْسِهِ عَلَيْهِ دُوْنَ سَائِرِ خَلْقِهِ، فَهُوَ مُمَآسٌّ مَا شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ وَمُبَايِنٌ مَا شَاءَ مِنْهُ، فَعَلٰى مَذْهَبِ هٰٓؤُلَاءِ أَيْضًا سَوَاءٌ أَقْعَدَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلٰى عَرْشِهِ أَوْ أَقْعَدَهُ عَلٰى مِنْبَرٍ مِنْ نُوْرٍ، إِذْ كَانَ مِنْ قَوْلِهِمْ: أَنَّ جُلُوْسَ الرَّبِّ عَلٰى عَرْشِهِ لَيْسَ بِجُلُوْسٍ يَشْغَلُ جَمِيْعَ الْعَرْشِ، وَلَا فِي إِقْعَادِ مُحَمَّدٍ ﷺ مُوْجِبًا لَهُ صِفَةَ الرَّبُوْبِيَّةِ، وَلَا مُخْرِجَهُ مِنْ صِفَةِ الْعُبُوْدِيَّةِ لِرَبِّهِ، كَمَا أَنَّ مُبَايَنَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَا كَانَ مُبَايِنًا لَهُ مِنَ الْأَشْيَاءِ غَيْرِ مَوْجِبَةٍ لَهُ صِفَةَ الرَّبُوْبِيَّةِ وَلَا مُخْرِجَتَهُ مِنْ صِفَةِ الْعُبُوْدِيَّةِ لِرَبِّهِ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ مَوْصُوْفٌ بِأَنَّهُ

مُبَايِنٌ لَهٗ، كَمَا أَنَّ اللهَ ﷻ مَوْصُوْفٌ – عَلٰى قَوْلِ قَائِلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ – بِأَنَّهٗ مُبَايِنٌ لَهَا، هُوَ مُبَايِنٌ لَهٗ، قَالُوْا: فَإِذَا كَانَ مَعْنٰى ''مُبَايِنٌ وَمُبَايِنٌ'' لَا يُوْجِبُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ الْخُرُوْجَ مِنْ صِفَةِ الْعُبُوْدِيَّةِ، وَالدُّخُوْلَ فِي مَعْنَى الرُّبُوْبِيَّةِ، فَكَذَالِكَ لَا يُوْجِبُ لَهٗ ذَالِكَ قُعُوْدُهٗ عَلٰى عَرْشِ الرَّحْمٰنِ.

''**تیسری جماعت کا کہنا ہے:** اللہ تعالیٰ مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے اس حال میں تھا کہ نہ کوئی شے اُسے مس کرتی تھی اور نہ اس سے جدا تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور اپنی ذات کے لئے عرش بنا کر اس کے اوپر بیٹھ گیا تو وہ اس سے مس ہو گیا اسی طرح جیسے اشیاء کو پیدا کرنے سے قبل نہ وہ کسی چیز کو رزق دیتا تھا اور نہ کسی چیز کو اس رزق سے محروم کرتا تھا پھر اس نے اشیاء کو پیدا کر کے کسی کو رزق دیا اور کسی کو اس رزق سے محروم کر دیا، کسی کو عطا فرما دیا اور کسی سے اپنی عطا کو روک لیا (یعنی جسے جو چاہا دیا اور جسے جو چاہا نہ دیا)۔ اِن لوگوں کا کہنا ہے: پس یہی حال اشیاء کو پیدا کرنے سے پہلے تھا کہ نہ کوئی چیز اُس کو مس کرتی تھی اور نہ کوئی اس سے الگ تھی (کیونکہ تھا ہی کچھ نہیں)، پھر اس نے اشیاء کو پیدا کیا اور عرش پر بیٹھ کر اس کو مس کیا جبکہ اس کے علاوہ باقی مخلوق پر نہ بیٹھا (نہ کسی کو مس کیا)۔ لٰہذا وہ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہے مس کرے اور جس سے چاہے الگ رہے۔ تو ان لوگوں کے مذہب کے مطابق بھی برابر ہے کہ 'اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے یا نور کے منبر پر بٹھائے۔'' ان کا کہنا ہے کہ ربّ کا اپنے عرش پر بیٹھنا ایسا بیٹھنا نہیں جو تمام عرش کو مشغول کر دے، حضرت محمد ﷺ کو اس پر بٹھانے میں نہ ان کے لئے صفتِ ربوبیت کو واجب کرنے والی کوئی چیز ہے اور نہ ہی انہیں اپنے رب کی عبودیت سے خارج کرنے والی کوئی صورت ہے (یعنی حضور ﷺ کے عرش پر بیٹھنے سے نہ تو وہ ربّ ہوں گے اور نہ بندگی سے نکلیں گے، اللہ تعالیٰ اپنی جگہ خالق رہے

گا اور حضور ﷺ اپنی جگہ مخلوق ہوں گے)۔ جیسے حضرت محمد ﷺ کا مخلوق سے الگ تھلگ ہونا، جب تک آپ ﷺ اشیاء سے الگ تھلگ رہے، ان کے لئے صفتِ ربوبیت کو واجب نہیں کرتا اور نہ ہی وہ انہیں اپنے رب کی بارگاہ میں صفتِ عبودیت سے باہر نکالنے والا ہے اس بات کے قائل کے قول کے مطابق جس طرح اللہ تعالیٰ ایسا موصوف ہے جو صفت عبودیت سے مباین اور الگ ہے اسی طرح وہ آپ ﷺ سے بھی مباین اور الگ ہے۔ انہوں نے کہا: جب مبائن مُباین (الگ الگ اور جدا ہونے) کا معنی حضرت محمد ﷺ کے لیے صفتِ عبودیت سے خروج اور معنی ربوبیت میں دخول کو واجب نہیں کرتا تو اسی طرح حضور ﷺ کا عرش پر بیٹھنا بھی آپ کے لئے اس کو واجب نہیں کرتا۔''

فَقَدْ تَبَيَّنَ إِذًا بِمَا قُلْنَا أَنَّهُ غَيْرُ مُحَالٍ فِي قَوْلِ أَحَدٍ مِمَّنْ يَنْتَحِلُ الْإِسْلَامَ مَا قَالَهُ مُجَاهِدٌ، مِنْ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُقْعِدُ مُحَمَّدًا ﷺ عَلٰى عَرْشِهِ، فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّا لَا نُنْكِرُ إِقْعَادَ اللهِ مُحَمَّدًا ﷺ عَلٰى عَرْشِهِ، وَإِنَّمَا نُنْكِرُ إِقْعَادَهُ مَعَهُ. ''حَدَّثَنِي'' عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْجَرِيْرِيِّ عَنْ سَيْفٍ السَّدُوْسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى كُرْسِيِّ الرَّبِّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى.

''جو کچھ ہم نے کہا اس سے یہ واضح ہو گیا کہ اسلام کی پرکھ رکھنے والوں میں سے کسی کے بھی قول میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا قول محال نہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے گا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا بلکہ اِس بات کا انکار ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کو ''اپنے

ساتھ' عرش پر بٹھائے گا۔ مجھ سے عباس بن عبد العظیم نے حدیث بیان کی، اُن سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا، اُنہوں نے جریری سے، اُنہوں نے سیف السدوسی سے اور اُنہوں نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''حضرت محمد ﷺ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی کرسی پر بیٹھیں گے۔''

وَإِنَّمَا يُنكَرُ إِقْعَادُهُ إِيَّاهُ مَعَهُ قِيلَ: أَفَجَائِزٌ عِندَكَ أَنْ يُقْعِدَهُ عَلَيْهِ لَا مَعَهُ؟ فَإِنْ أَجَازَ ذَالِكَ صَارَ إِلَى الْإِقْرَارِ بِأَنَّهُ إِمَّا مَعَهُ أَوْ إِلَى أَنَّهُ يُقْعِدُهُ، وَاللهُ لِلْعَرْشِ مُبَايِنٌ، أَوْ لَا مُمَآسٌّ وَمُبَايِنٌ، وَبِأَيِّ ذَالِكَ قَالَ، كَانَ مِنْهُ دُخُوْلًا فِي بَعْضِ مَا كَانَ يُنْكِرُهُ، وَإِنْ قَالَ ذَالِكَ غَيْرُ جَائِزٍ مِنْهُ، خُرُوْجًا مِنْ قَوْلِ جَمِيْعِ الْفِرَقِ الَّتِي حَكَيْنَا قَوْلَهُمْ، وَذَالِكَ فِرَاقٌ لِقَوْلِ جَمِيعِ مَنْ يَنْتَحِلُ الْإِسْلَامَ: إِذْ كَانَ لَا قَوْلَ فِي ذَالِكَ إِلَّا الْأَقْوَالَ الثَّلَاثَةَ الَّتِي حَكَيْنَاهَا، وَغَيْرُ مُحَالٍ فِي قَوْلٍ مِنْهَا مَا قَالَ مُجَاهِدٌ فِي ذَالِكَ. اِنْتَهٰى كَلَامُ ابْنِ جَرِيْرٍ رحمه الله.(1)

''اور اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو اپنے ساتھ بٹھائے جانے کا انکار کیا جاتا ہے۔ تو کہا جائے گا کہ کیا تمہارے نزدیک یہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے عرش پر بٹھائے اور ساتھ نہ بٹھائے؟ اگر اس نے یہ جائز قرار دیا تو یہ جواز اس اقرار کی طرف لے جائے گا کہ حضور نبی اکرم ﷺ یا تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں گے یا اس کی طرف لے جائے گا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بٹھائے گا اور اللہ تعالیٰ عرش سے الگ ہے یا نہ اس کو مَس کرنے والا ہے نہ الگ ہے۔ اور ان میں سے جس کا بھی قول کرے اس کی طرف سے کچھ نہ کچھ اس میں داخل ہونا لازم آئے گا جس کا وہ انکار کرتا تھا اگر وہ ہمارے بیان

(١) ابن جریر طبری، جامع البیان في تأویل القرآن، ١٥/١٤٧-١٤٨۔

کردہ تمام

گروہوں کے اقوال کو رد کرتے ہوئے کہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا جائز نہیں ہے تو یہ اسلام کی پرکھ رکھنے والے تمام لوگوں کے قول سے الگ اور جدا قول ہوگا کیونکہ اس معاملے میں ہمارے بیان کردہ تین اقوال کے علاوہ اور کوئی قول نہیں ہے، اور اس معاملے میں مجاہد کے قول میں کوئی استحالہ نہیں۔ ابنِ جریرؒ کی بات ختم ہوئی۔‘‘

وَأَقُوْلُ: لَكَ أَنْ تُجِيْبَ أَيْضًا عَنْ إِيْرَادَاتِ الْوَاحِدِيِّ الْخَمْسَةِ الَّتِي أُفْسِدَ بِهَا قَوْلُ مُجَاهِدٍ.

أَمَّا جَوَابُ إِيْرَادِهِ الْأَوَّلِ: فَإِنَّ مُجَاهِدًا لَمْ يُفَسِّرْ مَادَّةَ الْبَعْثِ وَحْدَهَا بِالْإِجْلَاسِ، وَإِنَّمَا فَسَّرَ بَعْثَهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ بِمَا ذُكِرَ.

وَعَنِ الثَّانِي: بِأَنَّ الْمَقَامَ هُوَ الْمَنْزِلَةُ وَالْقُدْرَةُ وَالرِّفْعَةُ، مَعْرُوْفٌ ذَالِكَ فِي اللُّغَةِ.

وَعَنِ الثَّالِثِ: بِدَفْعِ اللَّازِمِ الْمَذْكُوْرِ، لِأَنَّهُ كَمَا اتَّفَقَ عَلَى أَنَّ لَهُ ذَاتًا لَا تُمَاثِلُهَا الذَّوَاتُ، فَكَذَالِكَ كُلُّ مَا يُوْصَفُ بِهِ مِمَّا وَرَدَ فِي الْكِتَابِ وَالْآثَارِ، فَإِنَّهُ لَا يُمَاثِلُ الصِّفَاتِ، وَلَا يَجُوْزُ قِيَاسُ الْخَالِقِ عَلَى الْمَخْلُوْقِ.

وَعَنِ الرَّابِعِ: بِأَنَّهُ مُكَابَرَةٌ، إِذْ كُلُّ أَحَدٍ يَعْرِفُ -فِي الشَّاهِدِ- لَوْ أَنَّ مَلِكًا اسْتَدْعَى جَمَاعَةً لِلْحُضُوْرِ لَدَيْهِ، وَرَفَعَ أَفْضَلَهُمْ عَلَى عَرْشِهِ أَنَّ الْمَرْفُوْعَ ذُوْ مَقَامٍ يَفُوْقُ بِهِ الْكُلَّ.

وَعَنِ الْخَامِسِ: بِأَنَّهُ مِنْ وَادٍ آخَرَ غَيْرَ مَا نَحْنُ فِيْهِ، إِذْ لَا بَعْثَ

لِإِصْلَاحِ الْمُهِمَّاتِ فِي الْآخِرَةِ، وَإِنَّمَا مَعْنَى الْآيَةِ: إِنَّهُ يَرْفَعُكَ مَقَامًا مَحْمُودًا، وَذَالِكَ يُصَدِّقُ مَا قَالَهُ مُجَاهِدٌ، وَمَا قَالَهُ الْأَكْثَرُ: فَتَأَمَّلْ وَأَنْصِفْ.

’’(**علامہ جمال الدین قاسمی کہتے ہیں:) میں کہتا ہوں:** آپ کا حق ہے کہ واحدی کے ان پانچ سوالوں کے جوابات دیں جن کے ذریعے مجاہد کے قول کو غلط قرار دیا گیا۔

اس کے پہلے سوال کا جواب: یقیناً حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے لفظِ ’’بعث‘‘ کی تفسیر صرف ’’بٹھانے‘‘ سے نہیں کی بلکہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے مقامِ محمود پر فائز ہونے کی تفسیر کی ہے۔ (بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی بات ہی نہیں کی۔)

دوسرے سوال کا جواب: یہ ہے کہ مقام کا معنی اور مفہوم مرتبہ، قدرت اور بلندی ہے جو لغت میں مشہور ہیں۔

تیسرے سوال کا جواب: کہ یہ اعتراض ہم نہیں مانتے۔ اس لئے کہ جیسے اس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جیسی کوئی ذات نہیں اسی طرح قرآن و حدیث میں اللہ تعالیٰ کی جو بھی صفات بیان کی گئی ہیں ان صفات میں بھی وہ مخلوق کے مماثل نہیں ہے اور خالق کو مخلوق پر قیاس کرنا جائز نہیں۔

چوتھے سوال کا جواب: یہ اعتراض ضد بازی اور تعصب ہے۔ ہر ایک کے مشاہدے میں یہ بات ہے کہ بادشاہ اگر ایک جماعت کو اپنے پاس بلائے اور ان میں افضل شخص کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھائے تو یہ بات قرینِ قیاس ہے کہ بلند مقام پر فائز کیا جانے والا یہ شخص اس مقام و مرتبہ کا اہل ہے کہ جس بناء پر وہ ہر ایک پر فوقیت حاصل کر رہا ہے۔

پانچویں سوال کا جواب: اس آیت میں جس جہاں کی بات ہو رہی ہے وہ ہماری اس دنیا سے مختلف ہے کہ وہاں آخرت میں مہمات کو حل کرنے کے لئے کسی کو مقرر نہیں کیا جائے گا۔ جب کہ آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے

گا اور یہ اس تفسیر کی تصدیق کرتا ہے جو حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے اور دیگر اکثر (مفسرین) نے کی ہے۔ پس تو غور کر اور انصاف کر۔"

وَقَدْ أَنْشَدَ الْحَافِظُ الذَّهَبِيُّ فِي كِتَابِهِ "اَلْعُلُوُّ لِلّٰهِ الْعَظِيْمِ" لِلْإِمَامِ الدَّارَقُطْنِيِّ فِي تَرْجَمَتِهِ، قَوْلَهُ:

حَدِيْثُ الشَّفَاعَةِ فِي أَحْمَدَ
إِلٰى أَحْمَدَ الْمُصْطَفٰى نُسْنِدُهُ
وَأَمَّا حَدِيْثٌ بِإِقْعَادِهِ
عَلَى الْعَرْشِ أَيْضًا فَلَا نَجْحَدُهُ
أَمِرُّوْا الْحَدِيْثَ عَلٰى وَجْهِهِ
وَلَا تُدْخِلُوْا فِيْهِ مَا يُفْسِدُهُ

"حافظ ذہبی نے اپنی کتاب 'العلوّ للّٰہ العظیم' میں امام دارقطنی کے حالاتِ زندگی میں یہ اشعار درج کیے ہیں:

(ہم حدیثِ شفاعت کو احمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف ہی منسوب کرتے ہیں۔ رہی آپ ﷺ کو عرش پر بٹھانے کی روایت تو ہم اُس کا بھی انکار نہیں کرتے۔ حدیث کو اُس کے اصل معنی پر قائم رکھو اور اُس میں ایسی چیزیں داخل نہ کرو جو اُس حدیث کے اصل معنی کو ہی فاسد کر دے)۔"

وَقَالَ الذَّهَبِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمُنَوَّهِ بِهِ: تَرْجَمَةُ "مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ" الْعَابِدِ شَيْخِ بَغْدَادَ مَا مِثَالُهُ: وَقَالَ الْمَرْوَزِيُّ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ

اللهِ الْخَفَّاف، سَمِعْتُ ابْنَ مُصْعَبٍ وَتَـلَا: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قَالَ: نَعَمْ يُقْعِدُهٗ عَلَى الْعَرْشِ. ذَكَرَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ، مُحَمَّدَ بْنَ مُصْعَبٍ، فَقَالَ: قَدْ كَتَبْتُ عَنْهُ. وَأَيُّ رَجُلٍ هُوَ.

’’اِس کے بعد امام ذہبیؒ نے اپنی مذکورہ کتاب میں شیخِ بغداد عبادت گزار محمد بن مصعب رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی بیان کیے اور اُن سے مقامِ محمود کی یہ تفسیر بیان کی ہے: ’’امام مروزی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ الخفاف رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابنِ مصعب رحمہ اللہ سے سنا: اُنہوں نے اِس آیت ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ کی تلاوت کی اور فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے شیخِ بغداد محمد بن مصعب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اُن سے احادیث نقل کی ہیں (یعنی وہ امام احمد بن حنبل کے اساتذہ میں سے ہیں)۔‘ اور کس بلند مقام کا حامل ہے وہ شخص!‘‘

قَالَ الذَّهَبِيُّ: فَأَمَّا قَضِيَّةُ قُعُوْدِ نَبِيِّنَا عَلَى الْعَرْشِ، فَلَمْ يَثْبُتْ فِي ذَالِكَ نَصٌّ، بَلْ فِي الْبَابِ حَدِيْثٌ وَاهٍ، وَمَا فَسَّرَ بِهٖ مُجَاهِدٌ الْآيَةَ، كَمَا ذَكَرْنَاهُ، فَقَدْ أَنْكَرَهٗ بَعْضُ أَهْلِ الْكَلَامِ، فَقَامَ الْمَرْوَزِيُّ وَقَدْ بَالَغَ فِي الْإِنْتِصَارِ لِذَالِكَ وَجَمَعَ فِيْهِ كِتَابًا وَطُرُقَ قَوْلِ مُجَاهِدٍ مِنْ رِوَايَةِ لَيْثِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمٍ، وَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَأَبِيْ يَحْيَى الْقَتَّاتِ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَمِمَّنْ أَفْتٰى فِيْ ذَالِكَ الْعَصْرِ، بِأَنَّ هٰذَا الْأَثَرَ يُسَلَّمُ وَلَا يُعَارَضُ، أَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ صَاحِبُ السُّنَنِ وَإِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ وَخَلْقٌ.

’’امام ذہبی رحمہ اللہ نے کہا: ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر بیٹھنے کا

مسئلہ کسی قرآن کی نص سے ثابت نہیں بلکہ اس باب میں کمزور حدیث ہے۔ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے جو آیتِ مبارکہ کی تفسیر کی ہے جیسا کہ ہم نے اس کا ذکر کیا ہے بعض اہلِ کلام نے اس کا انکار کیا ہے۔ تو امام مروزی رحمہ اللہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر تشریف فرما ہونے کو ثابت کرنے کے لیے بہت تحقیق کی اور اس پر ایک کتاب مرتب کی جس میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے اس قول - حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر بٹھائے جانے - کو لیث بن ابی سلیم، عطاء بن السائب، ابو یحییٰ القتات اور جابر بن زید کے طرق سے جمع کیا ہے۔ اس کے علاوہ جن ائمہ نے اُس زمانے میں فتویٰ دیا کہ قولِ مجاہد کو تسلیم کیا جائے گا اور اس کی مخالفت نہیں کی جائے گی، ان کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان میں امام ابو داود سجستانی صاحب السنن، ابراہیم حربی اور بہت سے دیگر علماء شامل ہیں۔‘‘

بِحَيْثُ إِنَّ ابْنَ الْإِمَامِ أَحْمَدَ قَالَ عُقَيْبَ قَوْلِ مُجَاهِدٍ: أَنَا مُنْكِرٌ عَلٰى كُلِّ مَنْ رَدَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ، وَهُوَ عِنْدِي رَجُلُ سُوْءٍ مُتَّهَمٌ. سَمِعْتُهُ مِنْ جَمَاعَةٍ، وَمَا رَأَيْتُ مُحَدِّثًا يُنْكِرُهُ، وَعِنْدَنَا إِنَّمَا تُنْكِرُهُ الْجَهْمِيَّةُ.

’’**امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے** نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا: جس شخص نے اس حدیث کا انکار کیا میں اُس کا منکر ہوں اور وہ شخص میرے نزدیک ناپسندیدہ اور تہمت زدہ ہے۔ میں نے اس حدیث کو محدّثین کی ایک جماعت سے سنا ہے اور میں نے ایسا کوئی محدث نہیں دیکھا جو اس حدیث کا انکار کرتا ہو۔ ہمارے ہاں اس کا انکار صرف جہمیہ (باطل فرقہ کے پیروکار) کرتے ہیں۔‘‘

وَقَدْ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهٖ: ﴿عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قَالَ:

يُقْعِدُهٗ عَلَى الْعَرْشِ. فَحَدَّثْتُ بِهٖ أَبِي رحمه الله فَقَالَ: لَمْ يُقَدَّرْ لِي أَنْ أَسْمَعَهٗ مِنِ ابْنِ فُضَيْلٍ. بِحَيْثُ إِنَّ الْمَرْوَزِيَّ رَوٰى حِكَايَةً بِنُزُوْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَرَفَةَ، وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ: هٰذَا قَدْ تَلَقَّتْهُ الْعُلَمَاءُ بِالْقَبُوْلِ.

’’اور ہمیں ہارون بن معروف رحمہ اللہ نے حدیث بیان کی ہے، انہوں نے فرمایا: ہمیں محمد بن فضیل رحمہ اللہ نے حدیث بیان کی حضرت لیث رحمہ اللہ سے اور اُنہوں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان - ﴿عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴾ - کی تفسیر میں فرمایا: اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔ میں نے یہ حدیث اپنے والدِ گرامی (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) سے بیان کی تو اُنہوں نے فرمایا: میری قسمت میں نہ تھا کہ میں یہ حدیث ابنِ فضیل رحمہ اللہ سے براہِ راست سن سکوں۔ امام مروزی رحمہ اللہ، سند نازل کے ساتھ ابراہیم بن عرفہ رحمہ اللہ کے طریق سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابنِ عمیر سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اِس قول (حضور نبی اکرم ﷺ کے عرش پر تشریف فرما ہونے) کو علماء کے ہاں تلقی بالقبول حاصل ہے۔‘‘

وَقَالَ الْمَرْوَزِيُّ: قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ: ثَنَا ابْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَكَانَ ثِقَةً، ثَنَا الْجَرِيْرِيُّ، ثَنَا سَيْفٌ السَّدُوْسِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضي الله عنه قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جِيْءَ بِنَبِيِّكُمْ ﷺ حَتّٰى يُجْلَسَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عزوجل عَلٰى كُرْسِيِّهٖ......الحديث. وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ فِي تَفْسِيْرِهٖ، أَعْنِي قَوْلَ

مُجَاهِدٍ،

وَكَذَالِكَ أَخْرَجَهُ النَّقَّاشُ فِيْ تَفْسِيْرِهِ، وَكَذَالِكَ رَدَّ شَيْخُ الشَّافِعِيَّةِ ابْنُ سُرَيْجٍ عَلٰى مَنْ أَنْكَرَهُ.

’’امام مروذی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابو داود سجستانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں ابن ابی صفوان الثقفی نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں سلم بن جعفر نے حدیث بیان کی، اور یہ ثقہ ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں الجریری نے حدیث بیان کی، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں سیف الدوسی نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ انہوں نے فرمایا: ’’روزِ قیامت تمہارے نبی ﷺ کو لایا جائے گا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو، اللہ عزوجل کے سامنے اللہ تعالیٰ کی کرسی پر بٹھایا جائے گا۔ الخ‘‘ حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے اس قول کو امام ابنِ جریر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے اور اسی طرح نقاش نے اسے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے، اسی طرح شیخ الشافعیہ ابنِ سریج نے اس قول کے منکر کا رد کیا ہے۔‘‘

بِحَيْثُ إِنَّ الْإِمَامَ أَبَا بَكْرٍ الْخَلَّالَ قَالَ فِي كِتَابِ ’’السُّنَّةِ‘‘ مَنْ جَمَعَهُ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ السَّرَّاجِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّوْمِ فَقُلْتُ: إِنَّ فُلَانًا التِّرْمِذِيَّ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ لَا يُقْعِدُكَ مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ. وَنَحْنُ نَقُوْلُ: بَلْ يُقْعِدُكَ. فَأَقْبَلَ (ﷺ) عَلَيَّ شِبْهَ الْمُغْضَبِ وَهُوَ يَقُوْلُ: بَلٰى، وَاللهِ، بَلٰى، وَاللهِ، يُقْعِدُنِي عَلَى الْعَرْشِ. فَانْتَبَهْتُ.

’’اِس قول کی تائید میں امام ابو بکر الخلال رحمہ اللہ اپنی کتاب ’السنۃ‘ میں (ایک

بَابٌ فِي تَخْصِيصِهٖ ﷺ بِكَوْنِهٖ أَوَّلَ شَافِعٍ وَأَوَّلَ مُشَفَّعٍ

﴿حضور ﷺ کے اوّل شافع اور مشفّع ہونے کا بیان﴾

۱/۹۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن ساری اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، میں پہلا شخص ہوں گا جس سے اُس کی قبر شق ہوگی، اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور میں پہلا شافع ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲/۱۰۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا

۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب تفضيل نبينا على جميع الخلائق، ۴/۱۷۸۲، الرقم: ۲۲۷۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۷۹، الرقم: ۱۴۸۶، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۵۹، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۱/۱۸۴۔

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب في قول النبي ﷺ: أنا أوّل الناس يشفع في الجنة، ۱/۱۸۸، الرقم: (۳۳۰) ۱۹۶، وأبو يعلى في المسند، ۷/۵۱، الرقم: ۳۹۶۷، وابن منده في الإيمان، ۲/۸۵۶، الرقم: ۸۸۹، إسناده صحيح، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۱/۱۸۳۔

أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ. وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ مَنْدَه.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمام لوگوں میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت میں شفاعت کرے گا اور پیروکاروں کے اعتبار سے میں تمام انبیاءِ کرام سے کثرت والا ہوں۔‘‘

اِسے امام مسلم، ابو یعلی اور ابنِ مندہ نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۰۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ، لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ. وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میں جنت میں شفاعت کروں گا، انبیائے کرام علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کی اِتنی تصدیق نہیں کی گئی (یعنی اتنے لوگ ایمان نہیں لائے جتنے مجھ پر ایمان لائے) جتنی میری تصدیق کی گئی ہے۔ انبیاء میں ایک نبی ایسے بھی ہیں کہ اُن کی اُمت

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب في قول النبي ﷺ: أنا أوّل الناس يشفع في الجنة، ۱/۱۸۸، الرقم: (۳۳۲) ۱۹۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱٤۰، الرقم: ۱۲٤٤۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳۰٤، الرقم: ۳۱٦٥۱، وأبو يعلى في المسند، ۷/٥۱، الرقم: ۳۹٦۸، وابن منده في الإيمان، ۲/۸٥٥، الرقم: ۸۸٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۲۸٤۔

میں سے ایک شخص کے علاوہ اور کسی نے اُن کی تصدیق نہیں کی۔‘‘

اِسے امام مسلم، احمد، ابنِ ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٠٣ / ٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَ لَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو! میں ہی ’’حبیب اللہ‘‘ (یعنی اللہ تعالیٰ کا حبیب) ہوں اور یہ میں بطور فخر نہیں کہتا (بلکہ تحدیثِ نعمت کے طور پر بیان کر رہا ہوں)۔ میں ’’حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ‘‘ (یعنی قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا) ہوں ور یہ میں بطور فخر نہیں کہتا (بلکہ تحدیثِ نعمت کے طور پر بیان کر رہا ہوں)۔ قیامت کے دن سب سے پہلا ’’شافع‘‘ (یعنی شفاعت کرنے والا) میں ہوں اور سب سے پہلا ’’مشفع‘‘ (یعنی جس کی شفاعت قبول کی جائے گی) بھی میں ہی ہوں اور یہ میں بطور فخر نہیں کہتا (بلکہ تحدیثِ نعمت کے طور پر بیان کر رہا ہوں)۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔ میں ہی ’’أکرم الأوّلین و الآخرین‘‘

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، باب ما أعطي النّبي ﷺ من الفضل، ١/٣٩، الرقم: ٤٧.

(یعنی اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا) ہوں، اور میں یہ بطورِ فخر نہیں کہتا۔‘‘
اِس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٥/١٠٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ فَخَرَجَ، حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللهَ ﷻ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا، اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى: كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذَالِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذَالِكَ، وَعِيْسٰى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَالِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذَالِكَ، أَ لَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، باب ما أعطي النّبي ﷺ من الفضل، ١/٣٩، ٤٢، الرقم: ٤٧، ٥٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٦١۔

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ ﷺ باہر تشریف لائے جب اُن کے قریب پہنچے تو اُنہیں باہم کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ اُن میں سے بعض نے کہا: کیا خوب! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ بڑی بات کیا ہے؟ اور ایک دوسرے شخص نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ کسی دوسرے شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہارِ تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً ایسے ہی (شرف والے) ہیں۔ سن لو! اور میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور میں یہ بطور فخر اظہار نہیں کر رہا ہوں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور یہ بطور فخر نہیں کہتا۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور میں یہ بطور فخر اظہار نہیں کر رہا ہوں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور میں یہ بطور فخر اظہار نہیں کر رہا ہوں۔ میں اولین و آخرین میں اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے زیادہ عزت والا ہوں اور یہ میں بطور فخر نہیں کہتا (بلکہ تحدیثِ نعمت کے طور پر بیان کر رہا ہوں)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٠٥/٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ فِي 'الظِّلَالِ': حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں، سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی، میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔''

اِسے امام ابو داود، احمد، ابنِ ابی شیبہ، ابنِ ابی عاصم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ البانی نے 'ظلال الجنۃ' میں کہا ہے: یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٠٦/٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، ٢١٨/٤، الرقم: ٤٦٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥٤٠/٢، الرقم: ١٠٩٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٥٧/٧، الرقم: ٣٥٨٤٩، وابن أبي عاصم في السنة، ٣٦٩/١، الرقم: ٧٩٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٩، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٧٨٨/٤، الرقم: ١٤٥٣۔

٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ١٤٤٠/٢، الرقم: ٤٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣، الرقم: ١١٠٠٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٧٨٨/٤، الرقم: ١٤٥٥۔

وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور اس پر کچھ فخر نہیں کرتا، قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی اور یہ بطور فخر نہیں کہتا، میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور یہ بطور فخر نہیں کہتا، اور قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور یہ بطور فخر نہیں کہتا۔‘‘

اِسے امام ابنِ ماجہ اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

١٠٧/ ٨. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں انبیاء کرام علیہم السلام کا امام، خطیب اور شفیع ہوں گا اور اُس پر (مجھے) فخر نہیں۔‘‘

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/ ٥٨٦، الرقم: ٣٦١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ٢/ ١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٣٧، ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٣، ٢١٢٩٠، والحاكم في المستدرك، ١/ ١٤٣، الرقم: ٢٤٠، ٦٩٦٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٩٠، الرقم: ١٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/ ٣٨٥، الرقم: ١١٧٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٣/ ١١٨۔

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٠٨/٩. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى بَنِي هَاشِمٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت واثلہ بن اسقع ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل سے کنانہ کو چنا، کنانہ سے قریش کو چنا، قریش سے بنی ہاشم کو چنا، بنی ہاشم سے مجھے چنا، پس میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور یہ اظہارِ فخر کے لیے نہیں کہتا، سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی، میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔''

اِسے امام ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔

١٠٩/١٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٩٢، الرقم: ٦٤٧٥۔

١٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٩٨، الرقم: ٦٤٧٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٨٠، الرقم: ٧٤٩٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٦٩، الرقم: ٧٩٣، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٩، الرقم: ١٤٥٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٤٥٥، الرقم: ٤٢٨، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٢٣، الرقم: ٢١٢٧، وأيضًا في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ، بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ تَحْتِي آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ فِي 'الظِّلَالِ': إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

''حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور یہ اظہارِ فخر کے طور پر نہیں کہتا، سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی، میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی، میرے ہاتھ میں (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا ہوگا جس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام لوگ ہوں گے۔''

اِسے امام ابنِ حبان، ابو یعلی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ البانی نے 'ظلال الجنة' میں کہا: اِس کی اِسناد صحیح ہے اور اِس کے تمام رِجال ثقہ ہیں۔

١١/١١٠. عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں۔'' اِسے امام ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٢/١١١. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنَا أَوَّلُهُمْ

١١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٥٨، الرقم: ٣٥٨٥٩۔

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١٠، والدارمي في السنن، باب ما —

خُرُوْجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا، اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت انس ﷛ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میں (اپنی قبر انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے ربّ کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرّم ہوں میرے ارد گرد اُس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔‘‘

اِسے امام ترمذی اور دارمی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١١٢/١٣. عَنْ جَابِرٍ ﷛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ

.... أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/٣٩، الرقم: ٤٨، وأبو يعلى في المعجم، ١/١٤٧، الرقم: ١٦٠، والخلال في السنة، ١/٢٠٨، الرقم: ٢٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧، الرقم: ١١٧، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/٢٣٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٨۔

١٣: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/٤٠، الرقم: ٤٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٦١، الرقم: ١٧٠، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٧٠، الرقم: ٧٩٤، والبيهقي ـــ

وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا اور میں خاتم النبیین ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی ہے۔ اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا۔''

اِس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۳/ ۱۴. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي أَهْلُ بَيْتِي، ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ الْأَنْصَارُ، ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِي وَاتَّبَعَنِي مِنَ الْيَمَنِ، ثُمَّ مِنْ سَائِرِ الْعَرَبِ، ثُمَّ الْأَعَاجِمُ، وَأَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أُولُو الْفَضْلِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے روز سب سے پہلے اپنی اُمت میں سے اپنے اہلِ بیت کی

.... في كتاب الاعتقاد، ۱/ ۱۹۲، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۴/ ۷۸۸، الرقم: ۱۴۵۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۵۴، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۰/ ۲۲۳، والمناوي في فيض القدير، ۳/ ۴۳۔

۱۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/ ۴۲۱، الرقم: ۱۳۵۵۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/ ۲۳، الرقم: ۲۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۳۸۰۔

شفاعت کروں گا، پھر مرتبہ بمرتبہ قریب ترین بنو قریش کی، پھر انصار کی، پھر اس کی جو یمن میں سے مجھ پر ایمان لایا اور میری اتباع کی، پھر باقی اہلِ عرب کی، پھر تمام عجم کے مؤمنین کی اور میں جس کی سب سے پہلے شفاعت کروں گا وہ (مؤمنین میں سے) بلند رتبہ والے ہوں گے۔'' اِسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١١٤/ ١٥. عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ، ثُمَّ أَهْلُ الطَّائِفِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد الملک بن عباد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلے اپنی اُمت میں سے اہلِ مدینہ کی شفاعت کروں گا، پھر اہلِ مکہ کی اور پھر اہلِ طائف کی۔''

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١٥/ ١٦. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ ذَاتَ يَوْمٍ نَذْكُرُ الْأَنْبِيَاءَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَنَا أَكْثَرُ

١٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأسط، ٢/ ٢٢٩، الرقم: ١٨٢٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/ ١٠٠٧، الرقم: ١٧٠٥، والفاكهي في أخبار مكة، ٣/ ٧٢، الرقم: ١٨١٧، والعسقلاني في الإصابة، ٤/ ٣٨٢، الرقم: ٥٢٦٢۔

١٦: أخرجه أبو عوانه في المسند، ١/ ١٠٢، الرقم: ٣٢٦، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٥٧، الرقم: ٨٩٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٨، الرقم: ١٢١، والبيهقي في الاعتقاد، ١/ ١٩١، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٢/ ٤٠٠۔

الْأَنْبِيَاءِ تَبْعًا، وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ يَأْتِي اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا مَعَهُ مُصَدِّقٌ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ. رَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ مَنْدَه وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم انبیاء کرام کا تذکرہ کر رہے تھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سب سے پہلے جنت میں شفاعت کروں گا اور پیروکاروں کے اعتبار سے تمام انبیاءِ کرام سے کثرت والا ہوں۔ ان انبیاءِ کرام میں سے بعض نبی ایسے بھی ہوں گے جو اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہوں گے کہ اُن کے ساتھ ان کی تصدیق کرنے والا صرف ایک فرد ہوگا۔‘‘

اِسے امام ابوعوانہ، ابنِ مندہ اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهِ ﷺ بِدُخُوْلِ سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

﴿حضور ﷺ کی اُمت میں سے ستر ہزار اُمتیوں کا بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہونے کا بیان﴾

١١٦/١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو اُمامہ رضی الله عنه سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میرے ربّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب في الشفاعة، ٤/٦٢٦، الرقم: ٢٤٣٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة محمد ﷺ، ٢/١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٨، الرقم: ٢٢٣٥٧، إسناده حسن، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٥، الرقم: ٣١٧١٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٦٠، ٢٦١، الرقم: ٥٨٨، ٥٨٩، والعسقلاني في الإصابة، ٦/٦٤٦، الرقم: ٩٢٣٣، سنده صحيح۔

اُمت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ (ان کی سنگت اختیار کرنے والوں میں سے) مزید ستر (۷۰) ہزار کو داخل کرے گا نیز اللہ تعالیٰ اپنے چلوؤں میں سے تین چلو (اپنی حسبِ شان بھر کر) بھی جنت میں ڈالے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابنِ ماجہ، احمد اور ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۷/۲. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل وَعَدَنِي أَنْ يُّدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيُّ: وَاللهِ، مَا أُوْلَئِكَ فِي أُمَّتِكَ إِلَّا كَالذُّبَابِ الْأَصْهَبِ فِي الذِّبَّانِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: كَانَ رَبِّي عزوجل قَدْ وَعَدَنِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، وَزَادَنِي ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: هٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٠، الرقم: ٢٢٢١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٥٩، الرقم: ٧٢٧٦، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٦١، الرقم: ٥٨٨، وقال الألباني: إسناده صحيح ورجاله كلهم ثقات، وأيضًا في الآحاد والمثاني، ٢/٤٤٥، الرقم: ١٢٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٢٥، الرقم: ٥٤٧٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٥، وقال: هذا إسناد حسن، والعسقلاني في الإصابة، ٦/٦٤٦، الرقم: ٩٢٣٣، سنده صحيح۔

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ یزید بن اَخنس سلمی نے عرض کیا: اللہ کی قسم! یہ تو آپ کی اُمت میں شہد کی مکھیوں میں سے (ایک قسم) سفید سرخی مائل مکھیوں کی تعداد تک ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب ﷻ نے مجھ سے ستر (۷۰) ہزار میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار کو داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے (یعنی ان ستر ہزار خوش بختوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھ معیت اختیار کرنے والوں میں سے ستر (۷۰) افراد کو لے کر جنت میں جائے گا) اور میرے لئے اُس نے مزید تین چلوؤں کا اضافہ فرمایا ہے (اپنی حسبِ شان تین چلّو میری اُمت کے جہنمیوں کو نکال کر جنت میں داخل کرے گا)۔‘‘

اِسے امام احمد، طبرانی، ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ البانی نے کہا: اِس کی سند صحیح اور تمام رجال ثقات ہیں۔ علامہ ابن کثیر نے فرمایا: یہ اِسناد جید ہے۔

۳/۱۱۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي ﷻ فَوَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَاسْتَزَدْتُ فَزَادَنِي مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا. فَقُلْتُ: أَي رَبِّ، إِنْ لَمْ يَكُنْ هٰؤُلَاءِ مُهَاجِرِي أُمَّتِي؟ قَالَ: إِذَنْ أُكْمِلُهُمْ لَكَ مِنَ الْأَعْرَابِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَنْدَه. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: سَنَدُهُ جَيِّدٌ.

۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۵۹، الرقم: ۸۶۹۲، وابن منده في الإيمان، ۲/۸۹۵، الرقم: ۹۷۶، هذا إسناد صحيح على رسم مسلم، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۴۰۴، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۱/۴۱۰۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے ربّ ﷻ سے سوال کیا تو اُس نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری اُمت سے ستر ہزار افراد جنت میں داخل فرمائے گا جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ میں نے زیادہ چاہا تو اُس نے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر (٧٠) ہزار کا اضافہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: اے میرے ربّ! اگر وہ میری اُمت کے مہاجر (گناہوں کو ترک کرنے والوں سے پورے) نہ ہوئے؟ اُس نے فرمایا: تب میں ان کو تیرے لیے اہلِ دیہات میں سے پورا کروں گا۔‘‘

اِسے امام اَحمد اور ابنِ مندہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں اور امام عسقلانی نے بھی فرمایا: اِس کی سند عمدہ ہے۔

١١٩/٤. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَابَ عَنَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَنْ يَخْرُجَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَجَدَ سَجْدَةً، فَظَنَنَّا أَنَّ نَفْسَهُ قَدْ قُبِضَتْ فِيْهَا، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اسْتَشَارَنِي فِي أُمَّتِي مَاذَا أَفْعَلُ بِهِمْ؟ فَقُلْتُ: مَا شِئْتَ أَيْ رَبِّ، هُمْ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ، فَاسْتَشَارَنِي الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ كَذَالِكَ، فَقَالَ: لَا أُحْزِنُكَ فِي أُمَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ، وَبَشَّرَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ......الحديث. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٣/٥، الرقم: ٢٣٣٨٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦٨/١٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٢٢/٢۔

”حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ہماری نظروں سے اُوجھل رہے، آپ ﷺ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ آج حجرہ مبارک سے باہر تشریف نہیں لائیں گے۔ جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے ہیں، پھر آپ ﷺ نے اپنا سرِ انور اُٹھا کر ارشاد فرمایا: میرے ربّ نے مجھ سے میری اُمت کے بارے مشورہ طلب کیا کہ میں اُن سے کیا معاملہ کروں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے ربّ! جیسا تو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اُس نے دوبارہ مجھ سے مشورہ طلب کیا تو میں نے اِسی طرح عرض کیا۔ پس اُس نے فرمایا: یا محمد! میں تجھے تیری اُمت کے بارے غمگین نہیں کروں گا اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ میرے ستر ہزار اُمتی جن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار مزید ہوں گے بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔“

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی اِسناد حسن ہے۔

۵/۱۲۰. عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ رَبِّي عزوجل وَعَدَنِي مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْـفًا لَا يُحَاسَبُوْنَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ربّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت سے ستر ہزار افراد سے حساب نہیں لیا جائے گا نیز ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار ہوں گے

۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۹۲/۲، الرقم: ۱۴۱۳، وأيضًا في مسند الشاميين، ۴۳۹/۲، الرقم: ۱۶۵۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۴۰۷/۱۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳۹۳/۱۔

(جن سے حساب نہیں لیا جائے گا)۔'' اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦/١٢١. قَالَ شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ: مَرِضَ ثَوْبَانُ ﷺ بِحِمْصَ وَعَلَيْهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قُرْطٍ الْأَزْدِيُّ فَلَمْ يَعُدْهُ، فَدَخَلَ عَلٰى ثَوْبَانَ رَجُلٌ مِنَ الْكَلَاعِيِّيْنَ عَائِدًا. فَقَالَ لَهُ ثَوْبَانُ: أَتَكْتُبُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: اكْتُبْ، فَكَتَبَ لِلْأَمِيْرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرْطٍ مِنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لِمُوْسٰى وَعِيْسٰى مَوْلًى بِحَضْرَتِكَ لَعُدْتَهُ، ثُمَّ طَوَى الْكِتَابَ، وَقَالَ لَهُ: أَتُبَلِّغُهُ إِيَّاهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ بِكِتَابِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى ابْنِ قُرْطٍ، فَلَمَّا قَرَأَهُ قَامَ فَزِعًا. فَقَالَ النَّاسُ: مَا شَأْنُهُ أَحَدَثَ أَمْرٌ؟ فَأَتٰى ثَوْبَانَ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِ فَعَادَهُ وَجَلَسَ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ ثَوْبَانُ بِرِدَائِهِ، وَقَالَ: اِجْلِسْ حَتّٰى أُحَدِّثَكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَإِسْنَادُ رِجَالِهِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ شَامِيُّوْنَ حِمْصِيُّوْنَ، فَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''امام شریح بن عبید بیان کرتے ہیں: (صحابیٔ رسول) حضرت ثوبان ﷺ حمص میں بیمار ہوئے اُس وقت وہاں کا گورنر عبد اللہ بن قُرط ازدی تھا تو وہ آپ کی عیادت کے

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨٠، الرقم: ٢٢٤٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٣۔

لئے نہ آیا، کلاعیین میں سے ایک شخص نے آپ کی عیادت کی تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تمہیں لکھنا آتا ہے؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لکھو، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لکھوایا: رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان کی طرف سے گورنر عبد اللہ بن قرط کے نام، اَمّا بَعد: اگر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا کوئی آزاد کردہ غلام تیرے پاس موجود ہوتا تو (تعظیم کرتے ہوئے) تُو اس کی عیادت کو جاتا (لیکن ہمیں بھولا ہوا ہے جبکہ اغیار کا تجھے اتنا خیال ہے)، پھر اس نے خط کو لپیٹ دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تم یہ پیغام اسے پہنچاؤ گے؟ اس نے کہا: جی ہاں! وہ شخص خط لے کر چلا گیا اور اس نے اسے ابنِ قرط کے حوالے کر دیا، جب اس نے یہ خط پڑھا تو ڈر کے مارے کھڑا ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے کیا کوئی واقعہ پیش آیا ہے؟ وہ فوراً عیادت کے لیے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا پھر اٹھ کر واپس آنے لگا تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اسے چادر سے پکڑ کر فرمایا: یہاں بیٹھ جاؤ میں تمہیں حدیثِ مبارکہ سناتا ہوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے ستر ہزار اُمتی بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے اُن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے۔‘‘

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ علامہ ابنِ کثیر نے فرمایا: اِس حدیث کی اِسناد کے تمام رجال شامی حمصی ثقہ ہیں، لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

١٢٢/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَأَلْتُ الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِي، فَقَالَ: لَكَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الفضائل، باب ما أعطى الله تعالى محمدا ﷺ، ٦/٣٢٢، الرقم: ٣١٧٣٠، والهناد في الزهد، ١/١٣٥، الرقم: ١٧٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣١١، الرقم: ٣٤٠٧۔

قُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: لَكَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، قُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: فَإِنَّ لَكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: حَسْبُنَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، دَعْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا عُمَرُ، إِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِنْ حَفَنَاتِ اللهِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْهَنَّادُ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی اُمت کے لئے شفاعت کا سوال کیا تو اُس نے فرمایا: آپ کی خاطر (آپ کی اُمت میں سے) ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: میرے لیے اضافہ فرمائیں، فرمایا: آپ کی خاطر اُن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید داخل ہوں گے، میں نے عرض کیا: میرے لیے مزید اضافہ فرمائیں، فرمایا: پس آپ کی خاطر اتنے اتنے اور بھی (بغیر حساب چلو بھر کر جنت میں داخل کروں گا)۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہمارے لیے اتنا کافی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو بکر! رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا: عمر! (تمہیں معلوم تو ہے کہ) ہم سارے اللہ تعالیٰ کے چلوؤں میں سے ایک چلو ہیں (وہ چاہے تو ہتھیلی کی ایک لَپ سے ہم سب کو جنت میں داخل کر دے)۔‘‘

اِسے امام ابن ابی شیبہ، ہناد اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٢٣/٨. عَنْ عُتْبَةَ بنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

٨: أخرجه ابن حبان في الصحيح، باب فضل الأمة، ذكر الأخبار بأن من وصفنا نعته من السبعين ألفا يشفعون يوم القيامة في أقاربهم، ١٦/٢٣١، الرقم: ٧٢٤٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٢٦، الرقم: ٣١٢، وأيضًا في المعجم الأوسط، ١/١٢٧، الرقم: ٤٠٢،—

اللهِ ﷺ: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يُّدْخِلَ مِنْ أُمَّتِيَ الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُتْبِعُ كُلَّ أَلْفٍ بِسَبْعِيْنَ أَلْفًا (وفي رواية للطبراني: قَالَ: ثُمَّ يَشْفَعُ كُلُّ أَلْفٍ لِسَبْعِيْنَ أَلْفًا)، ثُمَّ يَحْثِي بِكَفِّهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، فَكَبَّرَ عُمَرُ. فَقَالَ: إِنَّ السَّبْعِيْنَ أَلْفًا الْأُوَلَ يُشَفِّعُهُمُ اللهُ فِي آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ، وَأَرْجُو أَنْ يَّجْعَلَ أُمَّتِي أَدْنَى الْحَثَوَاتِ الْأَوَاخِرِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: قَالَ الْحَافِظُ الضِّيَاءُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْمَقْدِسِيُّ فِي كِتَابِهِ 'صفة الجنة': لَا أَعْلَمُ لِهٰذَا الإِسْنَادِ عِلَّةً.

''حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ربّ نے مجھ سے میری اُمت کے ستر (۷۰) ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر (۷۰) ہزار کو داخل فرمائے گا (طبرانی کی روایت کے الفاظ ہیں: پھر اُن میں سے ہر ہزار مزید ستر ہزار کی شفاعت کرے گا)، پھر اپنی ہتھیلی سے تین لپ مزید ڈالے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِس پر نعرہ تکبیر کہا۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا: اُن کے پہلے ستر ہزار افراد کی شفاعت کو اللہ تعالیٰ اُن کے آباء و اجداد، اُمہات اور خاندانوں کے حق میں قبول فرمائے گا اور مجھے اُمید ہے کہ میری اُمت کو آخری چلوؤں سے پہلے ہی رکھے گا۔''

اِسے امام ابنِ حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ابنِ کثیر نے فرمایا: حافظ ضیاء الدین ابو عبد اللہ المقدسی نے اپنی کتاب 'صفة الجنة' میں لکھا ہے: میں اِس اِسناد میں کوئی علت نہیں جانتا۔

--------- والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٩، ٤١٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٥۔

١٢٤/٩. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ رَبَّكُمْ خَيَّرَنِي بَيْنَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَفْوًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَبَيْنَ الْخَبِيْئَةِ عِنْدَهُ لِأُمَّتِي؟ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيَخْبَأُ ذَالِكَ رَبُّكَ ﷻ؟ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ خَرَجَ وَهُوَ يُكَبِّرُ، فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي زَادَنِي مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا وَالْخَبِيْئَةَ عِنْدَهُ. قَالَ أَبُوْ رُهْمٍ: يَا أَبَا أَيُّوْبَ، وَمَا تَظُنُّ خَبِيْئَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَأَكَلَهُ النَّاسُ بِأَفْوَاهِهِمْ، فَقَالُوْا: وَمَا أَنْتَ وَخَبِيْئَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ: دَعُوْا الرَّجُلَ عَنْكُمْ أُخْبِرُكُمْ عَنْ خَبِيْئَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَمَا أَظُنُّ، بَلْ كَالْمُسْتَيْقِنِ: إِنَّ خَبِيْئَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ: رَبِّ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، مُصَدِّقًا لِسَانُهُ قَلْبَهُ، أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ.رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہاں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تمہارے ربّ نے مجھے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونے والے ستر ہزار افراد اور میری امت کے لیے اپنے پاس محفوظ شدہ حق کے درمیان اختیار دیا؟ اِس پر آپ کے بعض صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کا ربّ اسے چھپا کر رکھے گا؟ حضور نبی اکرم ﷺ (حجرہ مبارک میں) داخل ہو گئے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: میرے ربّ ﷻ نے میرے لیے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار (کا جنت میں جانے) کا اضافہ فرمایا ہے اور محفوظ شدہ

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤١٣/٥، الرقم: ٢٣٥٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٧٥/١٠۔

حق اس کے پاس ہے۔ ابو رُہم (راوی نے) پوچھا: اے ابو ایوب! حضور نبی اکرم ﷺ کے اس ذخیرہ شدہ حق کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے اس شخص کو اپنی زبانوں کا نشانہ بناتے ہوئے کہا: تجھے حضور ﷺ کے اس خفیہ حق کے بارے میں کیا غرض ہے؟ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس شخص کو چھوڑ دو، میں تمہیں حضور نبی اکرم ﷺ کے اِس محفوظ شدہ حق کے بارے میں بتاتا ہوں جیسا کہ مجھے اپنے اس خیال پر پورا یقین ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا محفوظ حق یہ ہے کہ آپ ﷺ (اپنے رب سے) عرض کریں گے: اے میرے رب! جس شخص نے یہ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد و یکتا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد مصطفی ﷺ اُس کے بندے اور (پیارے) رسول ہیں، اِس حال میں کہ اُس کی زبان اُس کے دل کی تصدیق کر رہی ہو، تُو اُسے جنت میں داخل فرما۔'' اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۲۵/ ۱۰. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْحُبْرَانِيِّ الْأَنْمَارِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَبِّي عزوجل وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَيُشَفِّعُ لِكُلِّ أَلْفٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، ثُمَّ يَحْثُوْ إِلَيَّ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِكَفِّهِ. قَالَ قَيْسٌ: قَالَ: فَأَخَذْتُ بِتَلَابِيْبِ أَبِي سَعِيْدٍ فَجَذَبْتُهُ جَذْبَةً فَقُلْتُ: أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ بِأُذُنِي وَوَعَاهُ قَلْبِي. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَحَسَبَ ذَالِكَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: فَبَلَغَ أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفِ أَلْفٍ وَتِسْعَ مِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ ذَالِكَ

۱۰: أخرجه ابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/ ٢٩٨، الرقم: ٢٨٢٥، وأيضًا في السنة، ٢/ ٣٨٥، الرقم: ٨١٣، والعسقلاني في الإصابة، ٧/ ١٧٧، الرقم: ١٠٠١٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٦۔

يَسْتَوْعِبُ إِنْ شَاءَ اللهُ مُهَاجِرِي أُمَّتِي، وَيُوَفِّينَا اللهُ مِنْ أَعْرَابِنَا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: قُلْتُ: سَنَدُهُ صَحِيحٌ، وَكُلُّهُمْ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيحِ إِلَّا قَيْسُ بْنُ حُجْرٍ وَهُوَ شَامِيٌّ ثِقَةٌ.

’’حضرت ابو سعید حبرانی انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میرے ربّ عزوجل نے مجھ سے میری اُمت کے ستر (۷۰) ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، اور ہر ہزار کی مزید ستر (۷۰) ہزار افراد کے حق میں شفاعت قبول فرمائے گا، پھر وہ میری خاطر اپنی ہتھیلی سے تین چلّو بھی (جنت میں) ڈالے گا۔ قیس فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو سعید کو قمیص سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور متوجہ کرتے ہوئے کہا: کیا آپ نے (واقعی) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں میں نے اپنے کانوں سے سنا اور میرے دل نے اُسے یاد بھی رکھا ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اِسے شمار کیا تو اِس کی تعداد چالیس کروڑ اور نو لاکھ تک پہنچ گئی۔ اور فرمایا کہ بعد ازاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ عدد اِن شاء اللہ میری اُمت کے مہاجروں کو گھیر لے گا اور اللہ تعالیٰ یہ گنتی ہمارے دیہاتیوں سے بھی پوری فرمائے گا۔‘‘

اِسے امام ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: میں کہتا ہوں: اِس کی سند صحیح ہے اور اِس کے تمام راوی ’’الصحیح‘‘ کے رواۃ میں سے ہیں سوائے قیس بن حجر کے اور وہ شامی اور ثقہ ہیں۔

بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهٖ ﷺ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِهٖ يَدْخُلُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا الْجَنَّةَ

﴿حضور ﷺ کی اُمت کے ستر ہزار اولیاء میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار کے بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہونے کا بیان﴾

١٢٦/١. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَاسْتَزَدْتُ رَبِّي عزوجل، فَزَادَنِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَرَأَيْتُ أَنَّ ذَالِكَ آتٍ عَلٰى أَهْلِ الْقُرٰى وَمُصِيْبٌ مِنْ حَافَّاتِ الْبَوَادِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے ستر (٧٠) ہزار افراد ایسے عطا کیے گئے جو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل

١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٦، الرقم: ٢٢، وأبو يعلى في المسند، ١/١٠٤، الرقم: ١١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤١٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٣۔

ہوں گے، اُن کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کے دل ایک شخص کے دل کی حالت پر ہوں گے۔ میں نے اپنے ربّ ﷻ سے زیادہ چاہا تو اُس نے (اپنے اِن مقربانِ خاص کی سنگت اختیار کرنے والوں کا خیال رکھتے ہوئے اُن میں سے) ہر ایک کے ساتھ مزید ستر (٧٠) ہزار کا میرے لئے اضافہ فرمایا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ (مقام) دیہات کے رہنے والوں کو حاصل ہو گا اور ننگے پاؤں چلنے والے صحرائی باشندے اِس پر فائز ہوں گے۔''

اِسے امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢/١٢٧. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَبِّي أَعْطَانِي سَبْعِيْنَ أَلْـفًا مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَهَـلَّا اسْتَزَدْتَهُ؟ قَالَ: قَدِ اسْتَزَدْتُهُ فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ رَجُلٍ سَبْعِيْنَ أَلْـفًا، قَالَ عُمَرُ: فَهَـلَّا اسْتَزَدْتَهُ؟ قَالَ: قَدِ اسْتَزَدْتُهُ فَأَعْطَانِي هٰكَذَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ إِسْنَادِهِ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار ﷻ نے مجھے ایسے ستر (٧٠) ہزار اُمتی عطا فرمائے ہیں جو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٧، الرقم: ١٧٠٦، والبزار في المسند، ٦/٢٣٤، الرقم: ٢٢٦٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤١٠۔

رسول اللہ! آپ نے اللہ ربّ العزت کی بارگاہ سے اس میں اضافہ کیوں نہ مانگ لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اِس سے زیادہ چاہا تو اُس نے مجھے ہر فرد کے ساتھ مزید ستر ستر ہزار عطا فرمائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا: آپ نے اللہ ربّ العزت کی بارگاہ سے اس میں اضافہ کیوں نہ مانگ لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اِس سے زیادہ چاہا تو اُس نے مجھے اتنا اور عطا فرمایا۔ (آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے چُلّو بھر کر ڈالا)۔''

اِسے امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند کے رجال صحیح حدیث میں حجت ہیں۔

۳/۱۲۸. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ، فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَئِذٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتّٰى يَكُوْنَ أَحَدَ زَوَايَاهَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک رات حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ہمارے پاس حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ آئے۔ حضرت حارث نے اُسی

۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة النار، ۲/۱٤٤٦، الرقم: ٤۳۲۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۱۲، الرقم: ۲۲۷۱۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳۱۳، الرقم: ۳۱۷۰۲، وأبو يعلى في المسند، ۳/۱۵٤، الرقم: ۱۵۸۱، والحاكم في المستدرك، ۱/۲٤۲، الرقم: ۲۳۸، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ۲/۲۹٤، الرقم: ۱۰۵٦۔

رات ہمیں بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ایک اُمتی کی شفاعت کے سبب قبیلہ مضر (کی تعداد) سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور بے شک ایک ایسا اُمتی بھی ہوگا (جو اپنے گناہوں کے سبب) دوزخ کے لئے اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اُس کا ایک کونہ محسوس ہوگا۔''

اِسے امام ابنِ ماجہ، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح الاسناد ہے۔

١٢٩/٤. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيٍّ، مِثْلُ الْحَيَّيْنِ أَوْ مِثْلُ أَحَدِ الْحَيَّيْنِ: رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَوَمَا رَبِيْعَةُ مِنْ مُضَرَ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أَقُوْلُ مَا أُقَوَّلُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ وَأَحَدُ أَسَانِيْدِ الطَّبَرَانِيِّ رِجَالُهُمْ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

''حضرت ابو اُمامہ ﷺ سے روایت ہے اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص جو کہ نبی نہیں ہو گا کی شفاعت کے سبب دو قبیلوں ربیعہ اور مضر یا اُن دونوں میں سے ایک کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ربیعہ مضر کی طرح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں وہی کہتا

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٧، الرقم: ٢٢٢٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ١٤٣، الرقم: ٧٦٣٨، وأيضاً في مسند الشاميين، ٢/١٤٧، الرقم: ١٠٧٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٨١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٢٤٨۔

ہوں جس کا مجھے حکم دیا جاتا ہے۔‘‘

اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد کے رجال اور طبرانی کی اسانید میں سے ایک کے رجال صحیح حدیث کے (بلند درجہ) رجال ہیں سوائے عبد الرحمٰن بن میسرہ کے، وہ بھی ثقہ ہیں۔

١٣٠/٥. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا. قَالُوْا: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: لِكُلِّ رَجُلٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا. قَالُوْا: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَانَ عَلٰى كَثِيْبٍ، فَحَثَا بِيَدِهِ، قَالُوْا: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ: هٰذَا وَحَثَا بِيَدِهِ، قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَبْعَدَ اللهُ مَنْ دَخَلَ النَّارَ بَعْدَ هٰذَا.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالْمَقْدِسِيُّ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: هٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، مَا عَدَا عَبْدِ الْقَاهِرِ بْنِ السَّرِيِّ وَقَدْ سُئِلَ عَنْهُ ابْنُ مَعِيْنٍ فَقَالَ: صَالِحٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی الله عنهم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کے ساتھ مزید ستر ہزار افراد ہوں گے۔ اُنہوں نے (دوبارہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں۔ آپ ﷺ ریت کے ٹیلہ پر تھے، آپ ﷺ نے اپنے

٥: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/٤١٧، الرقم: ٣٧٨٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٥٤، الرقم: ٢٠٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٥۔

ہاتھوں سے لپ بھری (اور اس میں اضافہ کر دیا)۔ اُنہوں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لو اور اپنے ہاتھوں سے پھر لپ بھری۔ اُنہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمت سے دور فرمائے جو اس کے بعد بھی جہنم میں داخل ہو۔'' اسے امام ابو یعلی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن کثیر نے فرمایا: یہ اِسناد جید ہے اور اِس کے تمام رجال ثقہ ہیں، سوائے عبد القاهر بن السّری کے جن کے متعلق امام ابن معین سے دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ صالح شخص ہے۔ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اِس کی اِسناد حسن ہے۔

٦/١٣١. عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ تُغِيبُ عَنْهُمْ ثَلَاثًا لَا يَخْرُجُ إِلَّا لِصَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَالِكَ، قَالَ: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي فِي هٰذِهِ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ، الْمَزِيدَ، فَوَجَدْتُ رَبِّي وَاجِدًا، مَاجِدًا، كَرِيمًا. فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ السَّبْعِينَ أَلْفًا، سَبْعِينَ أَلْفًا، قَالَ قُلْتُ: يَا رَبِّ، وَتَبْلُغُ أُمَّتِي هٰذَا؟ قَالَ: أُكَمِّلُ لَكَ الْعَدَدَ مِنَ الْأَعْرَابِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تین دن تک صرف فرض نمازوں کے علاوہ تشریف فرما نہ ہوئے تو آپ ﷺ سے اس بارے میں عرض کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے ستر ہزار اُمتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے

٦: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٢٥١، الرقم: ٢٦٨۔

اِن تین دنوں میں اپنے ربّ سے مزید کا سوال کیا تو میں نے اُسے عطا فرمانے والا، عظمت و بزرگی والا اور بہت کرم فرمانے والا پایا۔ پس اُس نے مجھے اِن ستر ہزار کے ہر فرد کے ساتھ مزید ستر ستر ہزار عطا فرمائے۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا میری اُمت اِس عدد تک پہنچ جائے گی؟ اُس نے فرمایا: میں آپ کی خاطر اِس عدد کی تکمیل دیہاتیوں سے کر دوں گا۔‘‘

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷/۱۳۲. عَنْ عَامِرِ بْنِ عُمَيْرٍ رضی الله عنه قَالَ: لَبِثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَلَاثًا لَا يَخْرُجُ إِلٰى صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ، فَقِيْلَ لَهُ فِي ذَالِكَ، فَقَالَ: إِنِّي وَجَدْتُ رَبِّي مَاجِدًا كَرِيْمًا، أَعْطَانِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ السَّبْعِيْنَ الْأَلْفِ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، فَقُلْتُ: إِنَّ أُمَّتِي لَا تَبْلُغُ أَوْ تُكْمِلُ هٰذَا؟ فَقَالَ: أُكْمِلُهُمْ لَكَ مِنَ الْأَعْرَابِ.

رَوَاهُ الْمَقْدِسِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عامر بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ تین دن تک فرض نمازوں کے لیے تشریف نہ لائے تو آپ ﷺ سے اِس بارے میں عرض کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے ربّ کو نہایت عظمت و بزرگی والا اور بہت کرم کرنے والا پایا، اُس نے مجھے ہر ایک کے ساتھ ایسے ستر ہزار اُمتی عطا فرمائے ہیں جو بغیر حساب

۷: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ۸/۲۰۷، الرقم: ۲۴۳، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۳/۱۱۹۵، الرقم: ۱۹۴۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۴۱۰۔

جنت میں داخل ہوں گے، (یاد رکھو) ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار افراد ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: (اے میرے رب!) میری اُمت اِس عدد تک نہیں پہنچ پائے گی یا اِس گنتی کی تکمیل نہیں کر سکے گی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں آپ کی خاطر اِس عدد کو دیہاتیوں سے پورا کر دوں گا۔‘‘

اِسے امام مقدسی اور ابنِ عبد البر نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

اَلْفَائِدَةُ الْجَلِيْلَةُ

لَوْ يَدْخُلُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ رَجُلٍ مِنَ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ فِي الْجَنَّةِ وَمَعَ كُلِّ أَلْفٍ مِنْ هٰٓؤُلَاءِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ رَجُلٍ يَدْخُلُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ رَجُلٍ، فَيَبْلُغُ هٰذَا الْعَدَدُ إِلٰى تِسْعٍ وَأَرْبَعِيْنَ مِائَةَ أَلْفٍ وَسَبْعِيْنَ أَلْفَ رَجُلٍ. وَإِنْ دَخَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ رَجُلٍ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْ سَبْعِيْنَ أَلْفَ رَجُلٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، فَيَصِيْرُ مَجْمُوْعُ الْعَدَدِ أَرْبَعَةَ بَلَايِيْنَ وَتِسْعَ مِئَاتِ مَلْيُوْنٍ وَسَبْعِيْنَ أَلْفًا. وَإِضَافَةٌ إِلٰى هٰذَا ثَلَاثُ حَثَوَاتٍ مِنَ اللهِ تَعَالٰى، الَّتِي لَا نَسْتَطِيْعُ أَنْ نَحْسَبَهَا.

نَرْجُوْ، بَعْدَ هٰذَا كُلِّهِ، مِنَ الْعَلِيِّ الْعَزِيْزِ أَنْ يُحِيْطَ هٰذَا الْعَدَدُ بِجَمِيْعِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ بِالْغُفْرَانِ. بَلَايِيْنُ صَلَاةٍ وَسَلَامٍ عَلَى الرَّسُوْلِ الْأَعْظَمِ الْأَكْرَمِ الَّذِي يَغْفِرُ اللهُ تَعَالٰى جَمِيْعَ أُمَّتِهِ ﷺ إِكْرَامًا وَإِعْظَامًا وَمَحَبَّةً وَمَوَدَّةً لَهُ ﷺ.

’’اگر ستر ہزار پہلے اور بعد میں ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار افراد جنت میں داخل ہوں تو یہ کل گنتی اُنچاس لاکھ ستر ہزار بنتی ہے۔ اگر ستر ہزار میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار مزید داخل ہوں تو پھر یہ کل عدد چار ارب نوے کروڑ ستر ہزار بنتا ہے۔ پھر اِس پر مزید ربِ کریم کے تین چلّو بھی ہیں جن کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔

’’اللہ تعالیٰ کے کرم سے اُمید یہی ہے کہ اِن شاء اللہ تعالیٰ یہ عدد حضور نبی اکرم ﷺ کی پوری اُمت کو گھیر لے گا۔ ایسے اعظم اور اکرم رسول ﷺ پر اربوں درود و سلام ہوں جن کی عظمت و محبت میں اللہ تعالیٰ اُمتِ مسلمہ پر اِس قدر بخشش کی برسات فرمائے گا۔‘‘

١٢٣/٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَدْخُلَنَّ بِشَفَاعَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ، الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

١٢٤/٩. وفي رواية أخرى لابن عساكر: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَشْفَعَنَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ حَتّٰى يُدْخِلَهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کی شفاعت سے میری اُمت کے ستر ہزار وہ لوگ جنت میں جائیں گے جن پر دوزخ لازم ہو چکی ہوگی۔‘‘

٨-٩: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢٢/٣٩، ١٢٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٣٦٠/٤، الرقم: ٧٠٣٤، والمناوي في فيض القدير، ٣٥٢/٥۔

اِسے امام ابنِ عساکر نے روایت کیا ہے۔

’’ابنِ عساکر کی دوسری روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ قیامت کے روز) لازماً میری اُمت کے اُن ستر ہزار لوگوں کی شفاعت کریں گے جن پر دوزخ لازم ہو چکی ہو گی تو اللہ تعالیٰ اُنہیں (اس شفاعت کے سبب) جنت میں داخل فرمائے گا۔‘‘

اِسے امام ابنِ عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهٖ ﷺ بِكَوْنِ لِوَاءِ الْحَمْدِ بِيَدِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ لِوَائِهٖ

﴿حضور ﷺ کے ہاتھ میں لواءِ حمد ہونے اور روزِ قیامت تمام انبیاءِ کرام کا اُس جھنڈے تلے جمع ہونے کا بیان﴾

١٣٥/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق، ١٧٨٢/٤، الرقم: ٢٢٧٨، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، ٢١٨/٤، الرقم: ٤٦٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥٤٠/٢، الرقم: ١٠٩٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٥٧/٧، الرقم: ٣٥٨٤٩، وابن حبان عن عبد الله رضي الله عنه في الصحيح، ٣٩٨/١٤، الرقم: ٦٤٧٨، وأبو يعلى عن عبد الله بن سلام رضي الله عنه في المسند، ٤٨٠/١٣، الرقم: ٧٤٩٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٣٦٩/٢، الرقم: ٧٩٢، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٧٨٨/٤، الرقم: ١٤٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ١٧٩/٢، الرقم: ١٤٨٦۔

قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، اور سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس سے قبر شق ہو گی، اور سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہوں گا اور سب سے پہلا شخص بھی میں ہی ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔‘‘

اِسے امام مسلم، ابو داود، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢/١٣٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو! میں ہی اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔ میں ہی قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اُٹھانے والا ہوں اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی وہ بھی میں ہی ہوں اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، باب ما أعطي النّبي ﷺ من الفضل، ١/٣٩، الرقم: ٤٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٦١۔

میں ہی اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں اور میں یہ بطورِ فخر نہیں کہتا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٣/١٣٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ فِيْهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنِّي وَعَنْ أُمَّتِي وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَآدَمُ وَجَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ وَلَدِ آدَمَ تَحْتَهُ، وَإِلَيَّ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِي تُفْتَحُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ سَائِقِ الْخَلْقِ إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا إِمَامُهُمْ وَأُمَّتِي بِالْأَثَرِ. رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ وَالثَّعَالِبِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے طویل حدیث مروی ہے جس میں اُنہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں دنیا اور آخرت میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور میں یہ بطورِ فخر نہیں کہتا، سب سے پہلے مجھ سے اور میری اُمت سے زمین شق ہوگی اور میں یہ بطورِ فخر نہیں کہتا، میرے ہاتھ میں قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا ہوگا جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد میں سے تمام انبیاء ہوں گے، قیامت کے دن میرے ہاتھ میں جنت کی کنجیاں ہوں گی اور میں یہ بطورِ فخر نہیں کہتا، قیامت کے دن مجھ سے ہی شفاعت کا آغاز کیا جائے گا اور میں یہ بطورِ فخر نہیں کہتا، اور میں ہی سب سے پہلا شخص ہوں جو قیامت کے دن مخلوق کو جنت کی طرف لے کر

٣: أخرجه إسماعيل الأصبهاني في دلائل النبوة، ١/ ٦، الرقم: ٢٥، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٣٨٨، والثعالبي في الكشف والبيان، ٧/٤٦٨۔

جائے گا اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، اور میں ہی اُن کا پیشوا ہوں گا اور میری اُمت میرے پیچھے ہوگی۔'' اِسے امام اسماعیل اصبہانی، سیوطی اور ثعالبی نے روایت کیا ہے۔

١٣٨/٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي.......والحديث بطوله.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں روزِ قیامت (تمام) اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء کرام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔''......آگے طویل حدیث بیان کی۔ اِسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٩/٥. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ.

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠٨، الرقم: ٣١٤٨۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٦، الرقم: ٣٦١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٧،١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٣، ٢١٢٩٠، والحاكم في المستدرك، ١/١٤٣، الرقم: ٢٤٠، ٦٩٦٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٩٠، الرقم: ١٧١، والمقدسي في الأحاديث ـــ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں انبیاءِ کرام علیہم السلام کا امام، خطیب اور شفیع ہوں گا اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔''

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح الاِسناد ہے۔

١٤٠/٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور یہ اظہارِ فخر کے لیے نہیں کہتا، قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی اور یہ اظہارِ فخر کے لیے نہیں کہتا، میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور یہ

...... المختارة، ٣/٣٨٥، الرقم: ١١٧٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٣/١١٨۔

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٠، الرقم: ٤٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢، الرقم: ١١٠٠٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٨، الرقم: ١٤٥٥۔

اظہارِ فخر کے لیے نہیں کہتا، اور قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا اور یہ اظہارِ فخر کے لیے نہیں کہتا۔‘‘ اِسے امام ابنِ ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧/١٤١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ، بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ تَحْتِي آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ فِي ’الظِّلَالِ‘: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور اس کا اظہار بطورِ فخر نہیں کر رہا، سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہو گی، میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی، میرے ہاتھ میں (اللہ تعالیٰ کی) حمد کا جھنڈا ہوگا جس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام لوگ ہوں گے۔‘‘

اسے امام ابنِ حبان، ابو یعلی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ البانی نے ’ظلال الجنۃ‘ میں کہا ہے: اِس کی اِسناد صحیح ہے اور اس کے تمام رِجال ثقہ ہیں۔

٧: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٩٨، الرقم: ٦٤٧٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٨٠، الرقم: ٧٤٩٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٦٩، الرقم: ٧٩٣، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٩، الرقم: ١٤٥٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٤٥٥، الرقم: ٤٢٨، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٢٣، الرقم: ٢١٢٧، وأيضا في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤۔

١٤٢/٨. عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ، وَمُوْسٰی صَفِيُّ اللهِ، وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ، وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ اللهَ عزوجل وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي، وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَـلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ، وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰی ضَـلَالَةٍ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عمرو بن قیس رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے سبقت لے جانے والے ہیں۔ میں بغیر کسی اظہارِ فخر کے یہ بات کہتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری اُمت کے متعلق وعدہ کر رکھا ہے اور تین باتوں سے اُسے (اُمت کو) بچایا ہے۔ ایسا قحط اُن پر نہیں آئے گا جو پوری اُمت کا احاطہ کر لے اور کوئی دشمن اسے جڑ سے نہیں اُکھاڑ سکے گا اور (اللہ تعالیٰ) اُنہیں گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔‘‘ اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٤٣/٩. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.

٨: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أعطي النّبي ﷺ من الفضل، ١/٤٢، الرقم: ٥٤، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٦/٣٢٣۔

٩: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/٤٠، الرقم: ٤٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٦١، الرقم: —

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور اس کا اظہار بطور فخر نہیں کر رہا، اور میں آخری نبی ہوں اور اس کا اظہار بطور فخر نہیں کر رہا۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی اور میں اس کا اعلان بطور فخر نہیں کر رہا۔‘‘

اِس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۴۴/ ۱۰. عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّـهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا لَهُ دَعْوَةٌ قَدْ تَنَجَّزَهَا فِي الدُّنْيَا وَإِنِّي قَدِ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ تَحْتَ لِوَائِي وَلَا فَخْرَ. ......الحديث بطوله. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْمَرْوَزِيُّ وَاللَّالْكَائِيُّ.

.... ۱۷۰، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/ ۳۷۰، الرقم: ۷۹٤، والبيهقي في كتاب الاعتقاد، ۱/ ۱۹۲، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/ ۷۸۸، الرقم: ۱٤٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲٥٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۰/ ۲۲۳، والمناوي في فيض القدير، ۳/ ٤۳۔

۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۲۸۱، ۲۹٥، الرقم: ۲٥٤٦، ۲۶۹۲، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۱/ ۲۷۲، الرقم: ۲۶٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۳/ ٤۸۷، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ۲/ ۱۷۱، وابن كثير في تفسير القرآن، ۳/ ٥۶۔

''حضرت ابو نضرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ کے منبر پر ہمیں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کی کوئی نہ کوئی دعا ایسی نہ ہو جو دنیا میں ہی پوری ہوگئی ہو۔ لیکن میں نے اپنی دعا (روزِ قیامت) اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے بچا کر رکھی ہے۔ روزِ قیامت میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور میں اس کا اظہارِ فخر کے لیے نہیں کر رہا ہوں۔ اور میں پہلا وہ شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہوگی اور میں اس کا اظہارِ فخر کے لیے نہیں کر رہا ہوں۔ اور حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اس کا اظہارِ فخر کے لیے نہیں کر رہا ہوں۔ آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ باقی تمام انبیاء کرام میرے جھنڈے تلے ہوں گے اور میں اس کا اظہارِ فخر کے لیے نہیں کر رہا ہوں۔''

اِس حدیث کو امام احمد اور مروزی نے روایت کیا ہے۔

١٤٥/ ١١. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَهُوَ تَحْتَ لِوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَنْتَظِرُ الْفَرَجَ وَإِنَّ مَعِي لِوَاءَ الْحَمْدِ أَنَا أَمْشِي وَيَمْشِي النَّاسُ مَعِي حَتّٰى آتِيَ بَابَ الْجَنَّةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَأَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ، فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِمُحَمَّدٍ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي خَرَرْتُ لَهُ سَاجِدًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: أُنْظُرْ إِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ كَبِيْرٌ فِي الصِّفَاتِ وَالرُّؤْيَةِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

١١: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الإيمان، ١/ ٨٣، الرقم: ٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٦، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٢/ ١٧١۔

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں روزِ قیامت (بھی) لوگوں کا سردار ہوں گا اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، اس دن ہر کوئی میرے جھنڈے تلے ہوگا اور وہ (غم و الم کی کیفیت سے) نجات کا منتظر ہوگا اور بے شک حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں چلوں گا تو میرے ساتھ لوگ چلیں گے، یہاں تک کہ میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اسے کھولنے کا کہوں گا۔ پوچھا جائے گا: کون؟ میں کہوں گا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ پس کہا جائے گا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خوش آمدید۔ پس جب میں ربّ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا: ملاحظہ کریں یہ حدیث صفات اور رؤیت باری تعالیٰ کے مسئلہ میں بڑی جلیل القدر ہے۔ اور بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

بَابٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ شَهِيدًا عَلٰى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأُمَمِ

﴿حضور ﷺ کا تمام انبیاءِ کرام و اُمتوں پر گواہ ہونے کا بیان﴾

١٤٦/١. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ، لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ، مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد، ٤٥١/١، الرقم: ١٢٧٩، وأيضًا في كتاب المغازي، باب أحد يحبنا ونحبه، ١٤٩٨/٤، الرقم: ٣٨٥٧، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ١٣١٧/٣، الرقم: ٣٤٠١، وأيضًا في كتاب الرّقاق، باب ما يحذر من زهرة الدّنيا والتّنافس فيها، ٢٣٦١/٥، الرقم: ٦٠٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ١٧٩٥/٤، الرقم: ٢٢٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٥٣/٤، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١٩١/١، الرقم: ٢٤٨۔

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز (مدینہ طیبہ سے اُحد کی طرف) تشریف لے گئے۔ تو شہداءِ اُحد (کے مزارات پر) نماز پڑھی جیسے آپ ﷺ میت پر نماز پڑھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور (روزِ قیامت) تم پر گواہ ہوں۔ بیشک اللہ ربّ العزت کی قسم! میں اپنے حوض کو اِس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا: روئے زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں۔ اللہ ربّ العزت کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اِس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لیے کوشاں ہو جاؤ گے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱٤۷. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِقْرَأْ عَلَيَّ. قَالَ: قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي. قَالَ: فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى إِذَا بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل القرآن، باب البكاء عند قراءة القرآن، ٤/١٩٢٧، الرقم: ٤٧٦٨، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب قوله تعالى: فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد وجئنا بك على هولاء شهيدا، ٤/١٦٧٣، الرقم: ٤٣٠٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل استماع القرآن وطلب القراءة من حافظه للاستماع، ١/٥٥١، الرقم: ٨٠٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٩، الرقم: ٨٠٧٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٨٠، الرقم: ٨٤٥٩، ، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٣، الرقم: ٢٠٥٢، وابن منصور في السنن، ١/٢١٢، الرقم: ٥١۔

أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ [النساء، ٤: ٤١]. قَالَ لِي: كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں حالانکہ قرآن تو نازل ہی آپ پر ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ میں اپنے سوا کسی اور سے (قرآن) سنوں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے سورۂ نساء کی تلاوت کی یہاں تک کہ جب میں اِس آیت مبارکہ پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ ''پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔'' تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: رک جاؤ، پس میں نے آپ ﷺ کی چشمانِ اقدس کو دیکھا تو وہ آنسو بہا رہی تھیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤٨/٣. وفي رواية عنه: قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ غَيْرِي، فَافْتَتَحْتُ، فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ، حَتّٰى بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ، وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ [النساء، ٤: ٤١]،

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١٦٤/٢، الرقم: ١٥٨٧، وأيضًا في المعجم الصغير، ١٣٦/١، الرقم: ٢٠٤، والبزار في المسند، ٣٢٢/٤، ٣٤٦، الرقم: ١٥١٠، ١٥٤٣، وأيضًا، ٩/٥، الرقم: ١٥٦٤.

فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ ﷺ. فَأَمْسَكْتُ، فَقَالَ لِي: سَلْ تُعْطَهْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ.

''اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن سناؤ، میں نے عرض کیا: (آقا!) میں آپ کو (قرآن) سناؤں حالانکہ یہ قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن مجید سنوں۔ (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے قرأت شروع کی اور میں نے سورۂ نساء کی تلاوت کی یہاں تک کہ میں جب اِس آیت مبارکہ پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ ''پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے''۔ تو آپ ﷺ کی چشمانِ اقدس آب ریز ہوگئیں، تو میں (تلاوتِ قرآن سے) رک گیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: مانگو، تمہیں عطا کیا جائے گا۔'' اِس حدیث کو امام طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

١٤٩/٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَجِيءُ نُوْحٌ وَأُمَّتُهُ فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، فَيَقُوْلُ لِأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ فَيَقُوْلُ لِنُوْحٍ: مَنْ

٤-٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: إنّا أرسلنا نوحا إلى قومه الخ، ٣/١٢١٥، الرقم: ٣١٦١، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب قوله تعالى: وكذالك جعلناكم أمة وسطا لتكونوا شهداء على الناس الخ، ٤/١٦٣٢، الرقم: ٤٢١٧، وأيضًا في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب قوله تعالى: وكذلك جعلناكم أمة وسطا، ٦/٢٦٧٥، الرقم: ٦٩١٧،۔

يَّشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ ﷺ وَأُمَّتُهُ فَنَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ﴾ [البقرة، ٢:١٤٣]. وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

١٥٠/٥. وَذَكَرَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي 'الْفَتْحِ (١٧٢/٨)': فَأَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه فِي هٰذِهِ الْآيَةِ قَالَ: لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ وَكَانُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانُوْا شُهَدَاءَ عَلٰى قَوْمِ نُوْحٍ وَقَوْمِ هُوْدٍ وَقَوْمِ صَالِحٍ وَقَوْمِ شُعَيْبٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ رُسُلَهُمْ بَلَّغَتْهُمْ وَأَنَّهُمْ كَذَّبُوْا رُسُلَهُمْ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت نوح علیہ السلام اور اُن کی اُمت بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ (حضرت نوح علیہ السلام سے) دریافت فرمائے گا، کیا آپ نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ وہ جواب دیں گے: ہاں اے میرے ربّ! پھر اُن کی اُمت سے فرمائے گا: کیا نوح علیہ السلام نے تم تک میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ وہ جواب دیں گے: نہیں، بلکہ ہمارے پاس تو کوئی بھی نبی نہیں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے فرمائے گا، کیا تمہاری گواہی

.... والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة البقرة، ٢٠٧/٥، الرقم: ٢٩٦١، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٢/٣، الرقم: ١١٣٠١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣١٠/٦، الرقم: ٣١٦٨٤، وابن حبان في الصحيح، ٣٩٧/١٤، الرقم: ٦٤٧٧، وأبو يعلى في المسند، ٣٩٧/٢، الرقم: ١١٧٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٤٨/١، الرقم: ٢٦٤۔

دینے والا کوئی ہے؟ وہ عرض کریں گے: حضرت محمد ﷺ اور اُن کی اُمت (میری گواہ ہے)۔ پس ہم یہ گواہی دیں گے کہ یقیناً (حضرت نوح علیہ السلام) نے احکام پہنچا دیئے تھے اور یہی ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ’’اور (اے مسلمانو!) اِسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر اُمت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہوں۔ وسط سے مراد عدل ہے۔‘‘ اِسے امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

’’امام عسقلانی نے فتح الباري میں بیان فرمایا: ’’امام ابن ابی حاتم نے عمدہ سند کے ساتھ حضرت ابو العالیہ سے، اُنہوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اِس آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے (لتکونوا شهداء) کا مطلب ہے کہ اُمت محمدیہ کے لوگ روزِ قیامت تمام لوگوں پر گواہ ہوں گے، قوم نوح، قوم ھود، قوم صالح، قوم شعیب اور اُن کے علاوہ دوسرے رسولوں کی قوموں پر گواہ ہوں گے (اور کہیں گے) کہ اُن کے رسولوں نے اُن تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا، اور یہ کہ اُنہوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا۔‘‘

٦/١٥١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَيَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ وَأَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ وَأَقَلُّ فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ قَوْمَكَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيُدْعٰى قَوْمُهُ فَيُقَالُ:

٦-٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمّة محمد ﷺ، ١٤٣٢/٢، الرقم: ٤٢٨٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٩٢/٦، الرقم: ١١٠٠٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٤٨/١، الرقم: ٢٦٤، والعسقلاني في فتح الباري، ١٧٢/٨، الرقم: ٤٢١٧، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٩٣/١، الرقم: ٧٣، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٢٣٩/٨۔

هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا. فَيُقَالُ: مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَتُدْعٰى أُمَّةُ مُحَمَّدٍ فَيُقَالُ: هَلْ بَلَّغَ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: وَمَا عِلْمُكُمْ بِذَالِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا بِذَالِكَ أَنَّ الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغُوْا فَصَدَّقْنَاهُ قَالَ: فَذَالِكُمْ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَكَذَالِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ [البقرة، ۲:۱۴۳]. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

۱۵۲/۷. وَقَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ فِي 'الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ (۲/۳)': عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ يَقُوْلُ: لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى الْأُمَمِ الَّتِي خَلَتْ قَبْلَكُمْ بِمَا جَاءَتْهُمْ بِهِ رُسُلُهُمْ وَبِمَا كَذَّبُوْهُمْ......عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهُ ﷻ: لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ أَيْ عَدْلًا عَلَى النَّاسِ.

’’حضرت ابو سعید ﷛ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کچھ نبی اس حال میں تشریف لائیں گے کہ اُن کے ساتھ دو آدمی ہوں گے اور کچھ نبی تشریف لائیں گے کہ ان کے ساتھ تین لوگ ہوں گے۔ اور کسی کے ساتھ اس سے زیادہ یا اس سے کم اور اُس نبی سے دریافت کیا جائے گا: کیا آپ نے اپنی قوم کو میرا پیغام پہنچا دیا تھا۔ وہ عرض کرے گا: جی ہاں، تو اُن کی قوم کو طلب کیا جائے گا اور اُس سے پوچھا جائے گا: کیا اِنہوں نے تمہیں میرا پیغام پہنچایا تھا تو وہ قوم جواب دے گی: نہیں، (اِس نے ہمیں کوئی پیغام نہیں پہنچایا۔) اُس نبی سے دریافت کیا جائے گا: تمہارے حق میں کون گواہی دیتا ہے؟ تو وہ جواب دے گا: محمد (ﷺ) اور اُن کی اُمت۔ تو

آپ ﷺ کی اُمت کو طلب کیا جائے گا اور اُن سے دریافت کیا جائے گا: کیا اِس نبی نے میرا پیغام پہنچایا تھا؟ اُمتِ محمدیہ جواب دے گی: جی ہاں۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے ہوگا: تمہیں اس کا علم کیسے ہوا؟ اُمتِ محمدیہ عرض کرے گی: ہمارے نبی نے ہمیں اِس بات کی خبر دی تھی کہ تمام پیغمبروں نے اپنی اپنی قوم کو (اللہ تبارک وتعالیٰ کا) پیغام پہنچایا ہے تو ہم نے آپ ﷺ کی تصدیق کی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی تمہارے لیے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور (اے مسلمانو!) اِسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر اُمت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہوں۔''

اسے امام ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

''اور امام ابو حاتم رازی نے الجرح و التعديل میں حضرت ابو عالیہ سے روایت کیا ہے، 'لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ' سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے سے پہلی امتوں پر گواہ ہو جاؤ جو کچھ ان کے پاس ان کے رسول لے کر تشریف لائے اور یہ کہ انہوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا ...... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان 'لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ' کی تفسیر میں مروی ہے کہ اس سے مراد لوگوں پر عادل گواہ ہونا ہے۔''

۱۵۳/ ۸. عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُدْعٰی نُوْحٌ علیہ السلام يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ فَيُدْعٰی قَوْمُهُ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيْرٍ أَوْ مَا أَتَانَا مِنْ أَحَدٍ قَالَ: فَيُقَالُ لِنُوْحٍ: مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ قَالَ:

۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۳۲، الرقم: ۱۱۳۰۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۱۰، الرقم: ۳۱۶۸۴، وابن كثير في تفسير القرآن، ۱/ ۱۹۱۔

فَذَالِكَ قَوْلُهُ: ﴿وَكَذَالِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ [البقرة، ٢:١٤٣] قَالَ: الْوَسَطُ الْعَدْلُ قَالَ: فَيُدْعَوْنَ فَيَشْهَدُوْنَ لَهُ بِالْبَلَاغِ قَالَ: ثُمَّ أَشْهَدُ عَلَيْكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت حضرت نوح علیہ السلام کو پکارا جائے گا اور اُنہیں کہا جائے گا: کیا آپ نے (اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے احکام) پہنچا دیئے تھے؟ تو وہ کہیں گے: ہاں، پھر ان کی قوم کو پکارا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا کیا تمہیں نوح (علیہ السلام) نے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا دیئے تھے؟ تو وہ کہیں گے: ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا یا ہمارے پاس کوئی نہیں آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر نوح علیہ السلام سے کہا جائے گا: آپ کے حق میں کون گواہی دیتا ہے؟ تو وہ کہیں گے محمد (ﷺ) اور آپ کی اُمت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر اُمت بنایا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: وسط سے مراد عدل ہے۔ پھر فرمایا: پس میری اُمت کے لوگوں کو بلایا جائے گا تو وہ حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میں تم پر گواہی دوں گا۔'' اِسے امام اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥٨/٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ: ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾ [المائدة، ٥:٨٣] قَالَ: مَعَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَأُمَّتِهِ فَإِنَّهُمْ

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٢٧٩، الرقم: ١١٧٣٢، وابن جرير الطبري في جامع البيان، ٧/٦، وابن أبي حاتم في تفسيره، ٤/١١٨٥، الرقم: ٦٦٨٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٢٢٤، وأيضًا، ٣/١٣٩۔

شَهِدُوا لَهُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ وَشَهِدُوا لِلرَّجُلِ أَنَّهُمْ قَدْ بَلَّغُوا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان مبارک: ’’اے ہمارے ربّ! ہم (تیرے بھیجے ہوئے حق پر) ایمان لائے ہیں سوتو ہمیں (بھی حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ دے‘‘ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اِس سے مراد محمد مصطفیٰ ﷺ اور اُن کی اُمت کے ساتھ لکھ دے کہ بے شک وہ آپ کے لیے گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا دیئے اور وہ اُس شخص کے لئے بھی گواہی دیں گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا دیے۔‘‘

اِسے امام طبرانی، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

١٥٩/ ١٠. عَنْ حَيَّانَ بْنِ أَبِي جَبَلَةَ يُسْنِدُهُ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰی يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِسْرَافِيْلُ فَيَقُوْلُ اللهُ: هَلْ بَلَّغْتَ عَهْدِي فَيَقُوْلُ: نَعَمْ رَبِّي، قَدْ بَلَّغْتُهُ جِبْرَائِيْلَ فَيُدْعٰی جِبْرَائِيْلُ فَيُقَالُ: هَلْ بَلَّغَكَ إِسْرَافِيْلُ عَهْدِي فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيُخَلّٰی عَنْ إِسْرَافِيْلَ فَيَقُوْلُ لِجِبْرَائِيْلَ: مَا صَنَعْتَ بِعَهْدِي؟ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّي، بَلَّغْتُ الرُّسُلَ فَيُدْعَی الرُّسُلُ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ بَلَّغَكُمْ جِبْرِيْلُ عَهْدِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُخَلّٰی عَنْ جَبْرِيْلَ فَيُقَالُ لِلرُّسُلِ: هَلْ بَلَّغْتُمْ عَهْدِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، بَلَّغْنَا الْأُمَمَ فَتُدْعَی الْأُمَمُ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ

١٠: أخرجه ابن المبارك في الزهد، ١/ ٥٥٧، الرقم: ١٥٩٨، وابن جرير الطبري في جامع البيان، ٢/ ١٠، والسيوطي في الدر المنثور، ١/ ٣٥٢۔

بَلَّغَتْكُمُ الرُّسُلُ عَهْدِي؟ فَمُكَذِّبٌ وَمُصَدِّقٌ فَيَقُوْلُ الرُّسُلُ: لَنَا عَلَيْهِمْ شُهَدَاءُ فَيَقُوْلُ: مَنْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: أُمَّةُ مُحَمَّدٍ ﷺ فَتُدْعٰى أُمَّةُ مُحَمَّدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ: أَتَشْهَدُوْنَ أَنَّ الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغَتِ الْأُمَمَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَتَقُوْلُ الْأُمَمُ: يَا رَبَّنَا، كَيْفَ يَشْهَدُ عَلَيْنَا مَنْ لَمْ يُدْرِكْنَا فَيَقُوْلُ اللهُ: كَيْفَ تَشْهَدُوْنَ عَلَيْهِمْ وَلَمْ تُدْرِكُوْهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبَّنَا، أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُوْلًا وَأَنْزَلْتَ إِلَيْنَا كِتَابًا وَقَصَصْتَ عَلَيْنَا فِيْهِ أَنْ قَدْ بَلَّغُوْا فَذَالِكَ قَوْلُ اللهِ: ﴿وَكَذَالِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾[البقرة،۲:۱۴۳].

رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت حیان بن ابی جبلہ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ پہلا شخص جسے روزِ قیامت بلایا جائے گا وہ اسرافیل علیہ السلام ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے میرا عہد پہنچا دیا تو وہ کہیں گے: ہاں میرے رب میں نے وہ عہد جبرائیل کو پہنچایا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور اُنہیں کہا جائے گا: کیا تمہیں اسرافیل میں میرا عہد پہنچایا؟ وہ عرض کریں گے: ہاں، پس اُنہیں چھوڑ دیا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمائے گا: تو نے میرے عہد کا کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: اے میرے ربّ! میں نے وہ عہد رسولوں کو پہنچایا تھا۔ پھر رسولوں کو بلایا جائے گا اور اُنہیں کہا جائے گا: کیا جبرائیل نے تم تک میرا عہد پہنچایا؟ تو وہ کہیں گے: ہاں، پھر جبرائیل علیہ السلام کو چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر رسولوں سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے میرا عہد پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے: ہاں ہم نے (اپنی اپنی) اُمتوں تک پہنچا دیا تھا۔ پھر اُمتوں کو بلایا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا: کیا (میرے) رسولوں نے تم تک میرا عہد پہنچایا تھا؟ تو اُن میں سے کچھ

جھٹلانے والے ہوں گے اور کچھ تصدیق کرنے والے۔ پس انبیاء و رُسل عرض کریں گے: (مولا!) ہمارے پاس اِن کے خلاف گواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کون (ہیں)؟ وہ عرض کریں گے: اُمتِ محمدیہ۔ پھر اُمتِ محمدیہ کو بلایا جائے گا اور اُنہیں کہا جائے گا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ تمام انبیاء ورُسل نے اِن اُمتوں تک میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ اُمتِ محمدیہ کے افراد عرض کریں گے: ہاں، پس (سابقہ) اُمتیں عرض کریں گی: اے ربّ! ہم پر وہ شخص کیسے گواہی دے سکتا ہے جس نے ہمارا زمانہ ہی نہیں پایا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اِن پر کیسے گواہی دے رہے ہو حالانکہ تم نے تو ان کا زمانہ ہی نہیں پایا؟ وہ عرض کریں گے: اے ربّ! تو نے ہماری طرف رسول مکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا اور ہماری طرف کتاب نازل فرمائی اور اُس میں تو نے سابقہ اُمم کے قصص بیان فرمائے کہ اِن رسولوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام اپنی اُمتوں تک پہنچا دیئے تھے اور یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور (اے مسلمانو!) اِسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر اُمت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہوں۔''

اِسے امام ابن مبارک، ابن جریر طبری اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

١٦٠/١١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنِّي وَأُمَّتِي لَعَلَى كَوْمٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُشْرِفِيْنَ عَلَى الْخَلَائِقِ مَا أَحَدٌ مِنَ الْأُمَمِ إِلَّا وَدَّ أَنَّهُ مِنْهَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ كَذَّبَهُ قَوْمُهُ إِلَّا نَحْنُ شُهَدَاؤُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ رِسَالَاتِ رَبِّهِ وَنَصَحَ لَهُمْ قَالَ: وَيَكُوْنُ الرَّسُوْلُ

١١: أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان، ٢/٨، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٧٦، الرقم: ٢٣١، وابن كثير في تفسير القرآن، ١/١٩٢، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٣٤٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/١٧٢، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٨/٢٣٩.

عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا.

رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَالدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اور میری اُمت روزِ قیامت ایک ٹیلے پر ہوں گے اور تمام مخلوقات کو تک رہے ہوں گے، اور امتوں میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہوگا۔ جو یہ نہ چاہ رہا ہو کہ وہ بھی اس امت سے ہوتا۔ اے اُمت (مصطفویہ)! اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوگا جس کی قوم اسے جھٹلائے گی مگر یہ کہ روزِ قیامت ہم اُس نبی کے گواہ ہوں گے کہ اس نے اپنے ربّ ذو الجلال اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا دیئے تھے اور اُنہیں نصیحت کی تھی۔ اللہ ربّ العزت نے فرمایا: اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول تم (سب) پر گواہ ہوگا۔‘‘

اِسے امام ابن جریر طبری، دیلمی، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۱/ ۱۲. وفي رواية: عَنْ عَطِيَّةَ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ شَهِدْتُمْ لِلنَّبِيِّيْنَ الَّذِيْنَ كَفَرَ بِهِمْ قَوْمُهُمْ بِالْبَلَاغِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’ایک روایت میں حضرت عطیہ سے مروی ہے کہ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ سے مراد ہے: تم لوگوں کے لیے بہترین لوگ ہو، تم ان انبیاءِ کرام کی گواہی دو گے جن کی قومیں اُنہیں جھٹلا رہی ہوں گی۔‘‘

اِسے امام ابن ابی حاتم اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۱۲: أخرجه ابن أبي حاتم في تفسير القرآن العظيم، ۳/ ۷۳۳، والسوطي في الدر المنثور، ۲/ ۲۹۵۔

١٦٢/١٣. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَالَةَ الظَّفَرِيِّ ﷺ وَكَانَ مِمَّنْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتَاهُمْ فِي مَسْجِدِ بَنِي ظُفْرٍ فَجَلَسَ عَلَى الصَّخْرَةِ الَّتِي فِي مَسْجِدِ بَنِي ظُفْرٍ الْيَوْمَ وَمَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضي الله عنهما وَأُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَارِئًا فَقَرَأَ حَتّٰى أَتٰى عَلٰى هٰذِهِ الآيَةِ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ [النساء، ٤: ٤١]، فَبَكٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتَّى اضْطَرَبَ لَحْيَاهُ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ، شَهِدْتَ عَلٰى مَنْ أَنَا بَيْنَ ظَهْرَيْهِ فَكَيْفَ بِمَنْ لَمْ أَرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ قَانِعٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت محمد بن فضالہ ظفری ﷺ جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس بنوظفر کی مسجد میں تشریف لائے اور اس چٹان پر تشریف فرما ہوئے جو اب بنوظفر کی مسجد میں ہے، اور آپ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما اور کچھ دیگر صحابہ کرام بھی تھے، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے قاری کو قرأت کا حکم دیا تو اس نے قرأت کی یہاں تک کہ اِس آیت پر پہنچا: ''پھر اُس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو اُن سب پر گواہ لائیں گےo'' تو حضور نبی اکرم ﷺ

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٢٤٣، الرقم: ٥٤٦، وابن قانع في معجم الصحابة، ٣/٢١، الرقم: ٩٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٦/٥، وأيضًا في فتح الباري، ٩/٩٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٤، وابن كثير في تفسير القرآن، ١/٤٩٩،والسّيوطي في الدر المنثور، ٢/٥٤١، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٨/٣٠٠۔

آبدیدہ ہو گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک بھیگ گئی تو آپ ﷺ نے کہا: اے میرے ربّ! میں اُن کی گواہی تو دوں جن کے درمیان میں رہتا ہوں لیکن اُس کی گواہی کیسے دوں جسے میں نے دیکھا ہی نہیں۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی اور ابن قانع نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال ثقات ہیں۔

۱۶۳/۱۴. وَذَكَرَ الْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ: قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ إِلَّا يُعْرَضُ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتُهُ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً فَيَعْرِفُهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَعْمَالِهِمْ فَلِذَالِكَ يَشْهَدُ عَلَيْهِمْ يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ [النساء، ٤: ٤١]، فَإِنَّهُ أَثَرٌ وَفِيهِ انْقِطَاعٌ فَإِنَّ فِيهِ رَجُلًا مُبْهَمًا لَمْ يُسَمَّ وَهُوَ مِنْ كَلَامِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَمْ يَرْفَعْهُ وَقَدْ قَبِلَهُ الْقُرْطَبِيُّ فَقَالَ بَعْدَ إِيْرَادِهِ: قَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ عَلَى اللهِ كُلَّ يَوْمِ أَثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ وَعَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَالْآبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: وَلَا تَعَارُضَ فَإِنَّهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يُخَصَّ نَبِيُّنَا ﷺ بِمَا يُعْرَضُ عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَفْضَلُ

١٤: أخرجه ابن كثير في تفسير القرآن، ١/٥٠٠، والعسقلاني في فتح الباري، ٩/٩٩۔

الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ.

’’امام عسقلانی اور ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں ایک انصاری شخص نے منہال بن عمرو سے روایت بیان کی اُنہوں نے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں صبح و شام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت پیش نہیں کی جاتی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنہیں اُن کے ناموں اور اعمال سے جانتے ہیں۔ اِسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن پر گواہی دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے: ’’پھر اُس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو اُن سب پر گواہ لائیں گےo‘‘ پس یہ اثر ہے اور اس میں انقطاع ہے کیوں کہ اس میں ایک راوی مبہم ہے جس کا نام مذکور نہیں ہے، اور یہ حضرت سعید بن مسیّب کا کلام ہے جسے اُنہوں نے مرفوعاً بیان نہیں کیا، اور اس اثر کو امام قرطبی نے قبول کیا اور اِسے ذکر کرنے کے بعد فرمایا: پہلے گزر چکا ہے کہ اعمال ہر پیر اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام، آباء و اجداد اور ماؤں پر جمعہ والے دن پیش کیے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اِن کا آپس میں کوئی تعارض نہیں ہے کیوں کہ اس چیز کا احتمال ہے کہ ہر روز خاص طور پر ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعمال پیش کیے جاتے ہوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بھی ہر جمعہ کے روز پیش کیے جاتے ہوں۔‘‘

بَابٌ فِي أَنَّ كُلَّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَبَبُهُ ﷺ وَنَسَبُهُ

﴿روزِ قیامت بھی حضور ﷺ کے تعلق و نسب کے برقرار رہنے کا بیان﴾

۱۶۴/۱. عَنِ الْمِسْوَرِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَاطِمَةُ شُجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا وَيَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا وَإِنَّهُ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَنْسَابُ وَالْأَسْبَابُ إِلَّا نَسَبِي وَسَبَبِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا.

’’حضرت مسور رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے۔ اور جو چیز اُسے پریشان کرتی ہے وہ مجھے بھی پریشان کرتی ہے۔ اور یہ تمام انساب و اسباب روزِ قیامت منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے نسب اور سبب کے۔‘‘

اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال ثقہ قرار دیئے گئے ہیں۔

۱۶۵/۲. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٣٢/٤، الرقم: ١٨٩٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/٢٠، الرقم: ٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٠٣/٩۔

۲: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب ذكر ــ

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَزَّارِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ بِاخْتِصَارٍ وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ ثِقَةٌ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن ہرنسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور رشتہ کے۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم، بزار، طبرانی، بیہقی، عبد الرزاق اور امام احمد نے **فضائل الصحابه** میں روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام طبرانی نے اختصار کے ساتھ **المعجم الأوسط** اور **المعجم الكبير** میں روایت کیا ہے، اور ان دونوں کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں، سوائے حسن بن سہل کے اور وہ ثقہ ہیں۔

.... إسلام أمير المؤمنين علي رضي الله عنه، ٣/١٥٣، الرقم: ٤٦٨٤، والبزار في المسند، ١/٣٩٧، الرقم: ٢٧٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٧٦، الرقم: ٥٦٠٦، وأيضًا، ٦/٣٥٧، الرقم:٦٦٠٩، وأيضًا في المعجم الكبير، ٣/٤٤_٤٥، الرقم: ٢٦٣٣_٢٦٣٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٦/١٦٣_١٦٤، الرقم: ١٠٣٥٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٦٣_٦٤، الرقم: ١١٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٢٥_٦٢٦، الرقم: ١٠٦٩_١٠٧٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/٣١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٣_

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

۳/۱٦٦. عَنِ الْمِسْوَرِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي يَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا وَيَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا وَإِنَّ الْأَنْسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ غَيْرَ نَسَبِي وَسَبَبِي وَصِهْرِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَهُ أَصْلٌ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيْبُنِي مَا يُرِيْبُهَا وَيُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا.

”حضرت مسور ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جو چیز اُسے پریشان کرتی ہے وہ مجھے بھی کرتی ہے، اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے۔ اور یہ کہ روزِ قیامت تمام نسب منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے نسب، سبب اور سسرال کے۔“

اِس حدیث کو امام احمد، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اور حافظ ابن کثیر نے فرمایا: اِس حدیث کی اصل صحیحین میں ہے جو کہ حضرت مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اُسے شک میں ڈالتی ہے وہ مجھے بھی شک میں ڈالتی اور جو چیز اُسے

۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/۳۲۳، الرقم: ۱۸۹۲۷، والحاكم في المستدرك، باب ذكر مناقب فاطمة بنت رسول الله ﷺ، ۳/۱۷۲، الرقم: ٤۷٤۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/٦٤، الرقم:۱۳۱۷۳، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۳/۱٤۳، الرقم: ۱٤۷۷، وابن كثير في تفسير القرآن، ۳/۲۵۷، والسّيوطي في الدر المنثور، ٦/۱۱۷۔

ایذاء دیتی ہے وہ مجھے بھی ایذاء دیتی ہے۔

٤/١٦٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُلُّ نَسَبٍ وَصِهْرٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبِي وَصِهْرِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر نسب و سسرال منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور سسرال کے۔“ اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥/١٦٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْخَطِيْبُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٥٧، الرقم: ٤١٣٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٧، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٣/١٤٣، الرقم: ١٤٧٧، وابن عساكر عن ابن عمر رضي الله عنهما في تاريخ مدينة دمشق، ٢١/٦٧، وابن كثير عن عن ابن عمر رضي الله عنهما في تفسير القرآن، ٣/٢٥٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/١١٧۔

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٩٤، الرقم: ١١٦٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٠/٢٧١، والسخاوي في استجلاب ارتقاء الغرف/١٣٣۔

نے فرمایا: میرے رشتہ اور نسب کے سوا قیامت کے دن ہر رشتہ اور نسب منقطع ہو جائے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

۶/۱۶۹. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ رَحِمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَا تَنْفَعُ قَوْمَهُ بَلٰى وَاللهِ، إِنَّ رَحِمِي مَوْصُوْلَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ عَبدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ وَقَدْ وُثِّقَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اِن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کا رشتہ ان کی قوم کو نفع نہیں دے گا۔ کیوں نہیں! بالکل فائدہ دے گا۔ اللہ کی قسم! بے شک میرا رشتہ دنیا و آخرت میں برقرار رہے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے

۶-۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۸، الرقم: ۱۱۱۵۴، وأيضًا، ۳/۳۹، الرقم: ۱۱۳۶۳، وأبو يعلى في المسند، ۲/۴۳۳، الرقم: ۱۲۳۸، والحاكم في المستدرك، باب ذكر فضائل القبائل، ۴/۸۴، الرقم: ۶۹۵۸، والبيهقي في الاعتقاد، ۱/۳۲۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۶۴، الرقم: ۱۳۱۷۳، وابن كثير في تفسير القرآن، ۳/۲۵۷.

فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِس حدیث کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے اور اُنہیں ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

١٧٠/٧. وفي رواية عنه: أَنَّهُ ﷺ قَالَ: تَزْعُمُوْنَ أَنَّ قَرَابَتِي لَا تَنْفَعُ قَوْمِي. وَاللهِ، إِنَّ رَحِمِي مَوْصُوْلَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''اور ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ گمان کرتے ہو کہ میری قرابت میری قوم کو نفع نہیں دے گی۔ اللہ کی قسم! یقیناً میرا رشتہ دنیا و آخرت میں برقرار رہے گا۔''

اِس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٧١/٨. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا خَلَا سَبَبِي وَنَسَبِي. كُلُّ وَلَدِ أَبٍ فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا أَبُوْهُمْ وَعُصْبَتُهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت ہر رشتہ اور نسب منقطع ہو جائے گا سوائے میرے رشتہ اور نسب کے۔ ہر باپ کے بچوں کی نسبت اُن کے باپ کی طرف ہوتی ہے، سوائے اولادِ فاطمہ کے، پس بے شک میں ہی اُن کا باپ ہوں اور میں ہی اُن کا گروہ ہوں۔'' اِس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

8: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٢٦، الرقم: ١٠٧٠، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/١٤٥، الرقم: ١٣١٦۔

بَابٌ فِي أَنَّهُ ﷺ أَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ وَيَخْرُجُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَوْلَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ

﴿روزِ محشر سب سے پہلے حضور ﷺ کے لیے قبرِ انور شق ہونے اور آپ کا ستر ہزار ملائکہ کے جھرمٹ میں تشریف لانے کا بیان﴾

١/١٧٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ.

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق، ١٧٨٢/٤، الرقم: ٢٢٧٨، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في التخيير بين الأنبياء عليهم السلام، ٢١٨/٤، الرقم: ٤٦٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥٤٠/٢، الرقم: ١٠٩٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٥٧/٧، الرقم: ٣٥٨٤٩، وابن حبان عن عبد الله رضی اللہ عنہ في الصحيح، ٣٩٨/١٤، الرقم: ٦٤٧٨، وأبو يعلى عن عبد الله بن سلام رضی اللہ عنہ في المسند، ٤٨٠/١٣، الرقم: ٧٤٩٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٣٦٩/٢، الرقم: ٧٩٢، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٧٨٨/٤، الرقم: ١٤٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ١٧٩/٢، الرقم: ١٤٨٦.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، اور سب سے پہلا شخص میں ہی ہوں گا جس سے قبر شق ہوگی۔‘‘ اِسے امام مسلم، ابو داود، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢/١٧٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔‘‘

اِسے امام ابنِ ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣/١٧٤. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنِّي

٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٠، الرقم: ٤٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢، الرقم: ١١٠٠٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٨، الرقم: ١٤٥٥۔

٣: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٤/٤٠١، الرقم: ٧٦٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٤، ٢٩٥، الرقم: ١٢٤٩١، والدارمي في السنن، ١/٤١، الرقم: ٥٢، وابن منده في كتاب الإيمان، ٢/٨٤٦، الرقم: ٨٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٨١، الرقم: ١٤٨٩، —

لَأَوَّلُ النَّاسِ تُشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَنْدَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں وہ پہلا شخص ہوں کہ روزِ قیامت سب سے پہلے جس کے سر سے قبر شق ہوگی اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔‘‘

اِسے امام نسائی، احمد، دارمی، ابن مندہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور اِس کی اِسناد صحیح ہے۔

۴/۱۷۵. عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا لَهُ دَعْوَةٌ قَدْ تَنَجَّزَهَا فِي الدُّنْيَا وَإِنِّي قَدِ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ تَحْتَ لِوَائِي وَلَا فَخْرَ. ......الحديث. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْمَرْوَزِيُّ وَاللَّالْكَائِيُّ.

.... والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٣٢٣، الرقم: ٢٣٤٥، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/٢٧٦، الرقم: ٢٦٩٨، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٨۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨١، ٢٩٥، الرقم: ٢٥٤٦، ٢٦٩٢، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/٢٧٢، الرقم: ٢٦٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٤٨٧، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٢/١٧١، وابن كثير في تفسير القرآن، ٣/٥٦۔

’’حضرت ابو نضرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بصرہ کے منبر پر ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں کہ جس کی کوئی نہ کوئی ایسی دعا نہ ہو جو اِس دنیا میں ہی اُس نے پوری نہ کر دی ہو لیکن میں نے اپنی دعا (قیامت کے دن) اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے بچا کر رکھی ہے۔ اور میں روزِ قیامت اولادِ آدم کا سردار ہوں اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس سے زمین شق ہوگی اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، (روزِ قیامت) حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے علاوہ تمام پیغمبر میرے جھنڈے تلے جمع ہوں گے اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔‘‘

اِسے امام احمد، مروزی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

١٧٦/٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ فِي ’الظِّلَالِ‘: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، اور میں وہ پہلا

٥: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٩٨، الرقم: ٦٤٧٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٨٠، الرقم: ٧٤٩٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٦٩، الرقم: ٧٩٣، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٩، الرقم: ١٤٥٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٤٥٥، الرقم: ٤٢٨، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٢٣، الرقم: ٢١٢٧، وأيضا في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤۔

شخص ہوں جس سے زمین شق ہو گی۔‘‘

اِسے امام ابنِ حبان، ابو یعلی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ البانی نے ’ظلال الجنة‘ میں کہا ہے: اِس کی اِسناد صحیح اور اِس کے تمام رِجال ثقہ ہیں۔

٦/١٧٧. وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ فِيْهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنِّي وَعَنْ أُمَّتِي وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ إِسْمَاعِيْلُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ وَالثَّعَالِبِيُّ.

’’حضرت ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں دنیا اور آخرت میں ساری اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا، سب سے پہلے مجھ سے اور میری اُمت سے زمین شق ہوگی اور میں یہ بطور فخر نہیں کہ رہا ہوں۔‘‘

اسے امام اسماعیل اصبہانی، سیوطی اور ثعالبی نے روایت کیا ہے۔

٧/١٧٨. عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ رضي الله عنه أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رضي

٦: أخرجه إسماعيل الأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٦٥، الرقم: ٢٥، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٣٨٨، والثعالبي في الكشف والبيان، ٧/٤٦٨۔

٧: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أكرم الله تعالى نبيه بعد موته، ١/٥٧، الرقم: ٩٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٣٩٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩٢، الرقم: ٤١٧٠، وابن حيان في العظمة، ٣/١٠١٨، الرقم: ٥٣٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، في قول الله تعالى: هو الذي يصلي عليكم وملائكته، ٣/٥١٨۔

الله عنها، فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتّٰى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذَالِكَ، حَتّٰى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا تذکرہ کیا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب بھی دن نکلتا ہے ستر (۷۰) ہزار فرشتے اُترتے ہیں اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ اقدس کو (اپنے نورانی وجود سے) گھیر لیتے ہیں اور قبرِ اقدس پر (حصولِ برکت وتوسل کے لئے) اپنے پَر مس کرتے ہیں اور آپ ﷺ پر درود (وسلام) بھیجتے ہیں اور شام ہوتے ہی آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے مزید اُترتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کا عمل دہراتے ہیں۔ حتی کہ جب (روزِ قیامت) حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک شق ہو گی تو آپ ﷺ ستر (۷۰) ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں (میدانِ حشر میں) تشریف لائیں گے۔'' اِسے امام دارمی، ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۹/۸. عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ رضی الله عنه أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ رحمه الله تعالى

۸-۱۰: أخرجه ابن حيان في العظمة، ۳/۱۰۱۸، الرقم: ۵۳۷، وابن المبارك في الزهد، ۱/۵۵۸، الرقم: ۱۶۰۰، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ۱/۸۵، الرقم: ۱۰۲، وابن النجاد في الرد على من يقول القرآن مخلوق، ۱/۶۳، الرقم: ۸۹، وابن الجوزي في ـــ

قَالَ: مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِالْقَبْرِ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذَالِكَ حَتّٰى إِذَا انْشَقَّتِ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُوَقِّرُوْنَهُ ﷺ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا. رَوَاهُ ابْنُ حَيَّانَ.

’’حضرت نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی صبح ایسی نہیں جس میں ستر ہزار فرشتے نہ اترتے ہوں یہاں تک کہ وہ قبرِ انور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پَر اُس کے ساتھ مس کرتے ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے تو ان کی مثل دوسرے فرشتے اُتر آتے ہیں اور وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین شق ہو گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں تشریف لائیں گے جو آپ ﷺ پر سلام کے نذرانے پیش کر کے آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر بجا لائیں گے۔‘‘ اِسے امام ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

١٨٠/٩. وفي رواية عنه: قَالَ كَعْبٌ رضي الله عنه: مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ إِلَّا هَبَطَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَضْرِبُوْنَ الْقَبْرَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيَحُفُّوْنَ بِهِ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسُوْا فَإِذَا أَمْسَوْا

.... الوفا/ ٨٣٣، الرقم: ١٥٧٨، وابن القيّم في جلاء الإفهام/٦٨، الرقم: ١٢٩، والسّيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٢١٧، والسمهودي في وفاء الوفاء، ٢/٥٥٩، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/٦٢٥، والزرقاني في شرح المواهب، ١٢/٢٨٣-٢٨٤، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ١٢/٤٥٢-٤٥٣.

عَرَجُوا وَهَبَطَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ، يَضْرِبُوْنَ الْقَبْرَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيَحُفُّوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ، وَأَحْسِبُهٗ قَالَ: وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُصْبِحُوْا، وَكَذَالِكَ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّاعَةُ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ. رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ.

’’ایک روایت میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر روز صبح سویرے ستر ہزار ملائکہ (آسمان سے زمین پر) اُترتے ہیں، وہ اپنے پَر (تبرکًا آپ ﷺ کی) قبرِ انور سے مس کرتے اور اُسے ڈھانپ لیتے ہیں، پھر آپ ﷺ (کی اُمت) کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ کہا کہ وہ آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں یہاں تک کہ اُنہیں (اِسی حالت میں) شام ہو جاتی ہے اور جب شام ہوتی ہے تو وہ (آسمان کی طرف) لوٹ جاتے ہیں اور پھر (اُسی طرح دوسرے) ستر ہزار ملائکہ اُتر آتے ہیں، جو اپنے پَر (تبرکًا آپ ﷺ کی) قبرِ انور سے مس کرتے ہیں اور اُسے ڈھانپ لیتے ہیں، اور آپ ﷺ کے لئے بلندیٔ درجات کی دُعا کرتے ہیں، اور میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ کہا کہ وہ آپ ﷺ پر درود بھیجتے رہتے ہیں یہاں تک کہ (اِسی حالت میں) اُنہیں صبح ہو جاتی ہے اور اِسی طرح قیامت تک (ملائکہ کی آمد و رفت کا یہ سلسلہ) جاری رہے گا، پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو حضور ﷺ ستر ہزار ملائکہ کے جَلو میں (قبرِ انور سے) باہر تشریف لائیں گے۔‘‘

اِس حدیث کو امام عبد اللہ بن المبارک نے روایت کیا ہے۔

١٨١/١٠. وفي رواية عنه: فَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِاللَّيْلِ وَسَبْعُوْنَ أَلْفًا بِالنَّهَارِ حَتّٰى إِذَا انْشَقَّتِ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ. رَوَاهُ الْجَهْضَمِيُّ.

’’اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر ستر ہزار فرشتے رات اور ستر ہزار فرشتے دن کو درود و سلام کا نذرانہ بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ سے زمین شق ہو گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں تشریف لائیں گے۔‘‘ اِسے امام جھضمی نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّهُ لَنْ يُفْتَحَ بَابُ الْجَنَّةِ لِأَحَدٍ قَبْلَهُ ﷺ وَهُوَ يَفْتَتِحُ بِهٖ وَاسْتِقْبَالِ اللهِ تَعَالٰى إِيَّاهُ بِالْجَنَّةِ

﴿حضور ﷺ کے لیے سب سے پہلے بابِ جنت کھولے جانا اور اللہ تعالیٰ کا جنت میں خود آپ کا استقبال فرمانا﴾

١٨٢/١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے اور سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔‘‘ اِسے امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب في قول النبي ﷺ: أنا أوّل النّاس يشفع في الجنّة، ١/١٨٨، الرقم: (٣٣١) ١٩٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٥، الرقم: ٣١٧٨١، وأيضًا، ٧/٢٥٧، الرقم: ٣٥٨٤٨، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٠١، الرقم: ٦٤٨١، وأبو يعلى في المسند، ٧/٤٩، الرقم: ٣٩٦٤، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٥٦، الرقم: ٨٨٨، وابن أبي عاصم في الأوائل، ١/٦١، الرقم: ٦۔

٢/١٨٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُوْلُ: بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزِ محشر میں جنت کے دروازے پر آ کر دستک دوں گا، دربانِ جنت دریافت کرے گا: آپ کون ہیں؟ تو میں کہوں گا: میں محمد (ﷺ) ہوں، وہ کہے گا: مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے جنت کا دروازہ کسی اور کے لیے نہ کھولوں۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابو عوانہ اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

٣/١٨٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة قَالَ: قَالَ

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب في قول النبي ﷺ: أنا أوّل النّاس يشفع في الجنّة، ١/١٨٨، الرقم: ١٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٦، الرقم: ١٢٤٢٠، وأبو عوانة في المسند، ١/١٥٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٧٩، الرقم: ١٢٧١، وابن المبارك في الزهد، ١/١١٩، الرقم: ٤٠٠، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/١٨٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٥، الرقم: ١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٦٦۔

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، باب ما أعطي النّبي ﷺ من الفضل، ١/٣٩، الرقم: ٤٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٧٠٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/٦١، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٤۔

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل روایت مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جو جنت کا کنڈا کھٹکھٹائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے کھولے گا پھر مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ اور میرے ساتھ مؤمنین میں سے فقراء لوگ ہوں گے اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا۔ میں ہی اوّلین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اِس بات پر کوئی فخر نہیں۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٤/١٨٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْجَنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ حَتَّى أَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٨٩، الرقم: ٩٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٧، الرقم: ٣١٨٠٢، والديلمي عن ابن عباس رضي الله عنهما في مسند الفردوس، ١/٣٣، الرقم: ٥٥، وأيضًا عن أنس بن مالك رضي الله عنه، ٢/١١٥، الرقم: ٢٦٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٦٩، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٣٤٠، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٤/١٧٦، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٣/١٤١، الرقم: ١٤٧٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٦۔

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک جنت تمام انبیاء پر (اُس وقت تک) حرام کر دی گئی ہے جب تک کہ میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں اور دیگر تمام اُمتوں پر جنت (اُس وقت تک) حرام کر دی گئی ہے جب تک کہ میری اُمت اُس میں داخل نہ ہو جائے۔‘‘

اِسے امام طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند صحیح ہے۔

١٨٦/٥. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَشْفَعُ وَسَيُدْرِكُ رِجَالٌ مِنْ أُمَّتِي عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ وَيَشْهَدُوْنَ قِتَالَ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى طَرَفَهٗ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جو روز قیامت جنت میں داخل ہوگا، اور میں شفاعت کروں گا، اور میری اُمت کے لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو پائیں گے اور دجال کے ساتھ قتال میں شریک ہوں گے۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی اور ابو یعلی نے بھی مختصراً روایت کیا ہے۔

١٨٧/٦. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وأُعْطٰى

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٦٨، الرقم: ٤١٦٠، وأبو يعلى في المسند، ٥/٢٠٣، الرقم: ٢٨٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٢٨٨، ٣٥٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٧٤٣۔

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٤، الرقم: ١٢٤٩١، —

لِوَاءَ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

وَإِنِّي آتِي بَابَ الْجَنَّةِ، فَآخُذُ بِحَلْقَتِهَا، فَيَقُوْلُوْنَ: مَنْ هٰذَا؟ فَأَقُوْلُ: أَنَا مُحَمَّدٌ. فَيَفْتَحُوْنَ لِي، فَأَدْخُلُ، فَإِذَا الْجَبَّارُ مُسْتَقْبِلِي، فَأَسْجُدُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ، وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ، وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْكَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ، فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي، أُمَّتِي، يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: اِذْهَبْ إِلٰى أُمَّتِكَ فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيْرٍ مِنَ الْإِيْمَانِ، فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. فَأُقْبِلُ، فَمَنْ وَجَدْتُ فِي قَلْبِهِ ذَالِكَ، فَأُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ.

فَإِذَا الْجَبَّارُ مُسْتَقْبِلِي، فَأَسْجُدُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ، وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ، وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْكَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي، أُمَّتِي، أَي رَبِّ، فَيَقُوْلُ: اذْهَبْ إِلٰى أُمَّتِكَ، فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ نِصْفَ حَبَّةٍ مِنْ شَعِيْرٍ مِنَ الْإِيْمَانِ، فَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ. فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَالِكَ أُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ.

.... والدارمي في السنن، ١/٤١، الرقم: ٥٢، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٤٦، الرقم: ٨٧٧، هذا حديث صحيح، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٣٢٣، الرقم: ٢٣٤٥، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/٢٧٦، الرقم: ٢٦٨۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فَإِذَا الْجَبَّارُ مُسْتَقْبِلِي، فَأَسْجُدُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ، وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ، وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْكَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي، أُمَّتِي، فَيَقُوْلُ: اذْهَبْ إِلٰى أُمَّتِكَ، فَمَنْ وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْإِيْمَانِ، فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، فَأَذْهَبُ فَمَنْ وَجَدْتُ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَالِكَ أَدْخَلْتُهُمُ الْجَنَّةَ...... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَنْدَه. وَقَالَ ابْنُ مَنْدَه: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مَشْهُوْرٌ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن جملہ مخلوقات میں سب سے پہلے مجھ سے ہی زمین شق ہوگی اور میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا، حمد کا جھنڈا مجھے تھمایا جائے گا اور یہ بات بطور فخر نہیں کہتا، میں ہی قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور یہ بات بطور فخر نہیں کہتا اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جو سب سے پہلے جنت میں جائے گا اور میں یہ بات بطور فخر نہیں کہتا۔

’’میں جنت کے دروازے کے پاس آ کر اُس کی کنڈی پکڑ لوں گا تو فرشتے پوچھیں گے: یہ کون ہیں؟ میں کہوں گا: میں محمد ہوں۔ وہ میرے لیے دروازہ کھولیں گے تو میں اندر داخل ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے سامنے جلوہ افروز ہوگا تو میں اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوجاؤں گا، پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اُٹھائیں اور کلام کریں آپ کو سنا جائے گا، اور کہیں آپ کی بات قبول کی جائے گی اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اُٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے ربّ! میری اُمت، میری اُمت۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی اُمت کے پاس چلے جائیں اور جس

کے دل میں جَو کے دانے کے برابر بھی ایمان پائیں اُسے جنت میں داخل کر دیں۔ میں آگے بڑھوں گا اور جس کے دل میں اتنا ایمان پاؤں گا اُسے جنت میں داخل کر دوں گا۔

’’پھر اچانک دیکھوں گا کہ اللہ تعالیٰ میرے سامنے جلوہ افروز ہے تو میں (پھر) اس کی بارگاہِ اقدس میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اُٹھائیں اور کلام کریں آپ سے سنا جائے گا، اور کہیں آپ کی بات قبول کی جائے گی اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اُٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے ربّ! میری اُمت، میری اُمت۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی اُمت کے پاس چلے جائیں اور جس کے دل میں آدھے جَو کے دانے کے برابر بھی ایمان پائیں اُسے جنت میں داخل کر دیں۔ پس میں جاؤں گا اور جس کے دل میں اتنی مقدار میں ایمان پاؤں گا اُنہیں جنت میں داخل کر دوں گا۔

’’پھر اچانک دیکھوں گا کہ اللہ تعالیٰ میرے سامنے جلوہ افروز ہے تو میں (پھر) اس کی بارگاہ اقدس میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اُٹھائیں اور کلام کریں آپ سے سنا جائے گا، اور کہیں آپ کی بات قبول کی جائے گی اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اُٹھا کر عرض کروں گا: میری اُمت، میری اُمت۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنی اُمت کے پاس چلے جائیں اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان پائیں تو اُسے جنت میں داخل کر دیں، پس میں جاؤں گا اور جن کے دل میں ایمان کی اتنی مقدار پاؤں گا اُنہیں بھی جنت میں داخل کر دوں گا ......الحدیث۔‘‘

اِسے امام احمد، دارمی اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔ امام ابن مندہ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے۔ امام مقدسی نے بھی فرمایا: اِس کی سند صحیح ہے۔

١٨٨/٧. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ تُشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، آتِي بَابَ الْجَنَّةِ فَآخُذُ حَلْقَتَهُ فَيَقُوْلُ: مَنْ هٰذَا؟ فَأَقُوْلُ: أَنَا مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِي فَأَدْخُلُ فَإِذَا الْجَبَّارُ مُسْتَقْبِلِي فَأَسْجُدُ لَـهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَنْدَه بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ وَزَادَهُمْ: فَيَقُوْلُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَتَكَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْكَ وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْكَ وَاشْفَعْ تَشَفَّعْ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس کے سر سے روزِ قیامت زمین کو شق کیا جائے گا اور میں یہ بات بطورِ فخر نہیں کہتا، میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اُس کا کنڈا پکڑوں گا۔ داروغہ کہے گا: یہ کون ہیں؟ میں کہوں گا: میں محمد (ﷺ) ہوں۔ پس وہ میرے لیے دروازہ کھولیں گے تو میں داخل ہوں گا، پس ربّ جبار میرے سامنے جلوہ اَفروز ہوگا تو میں اُس کی بارگاہِ اقدس میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔''

اِس حدیث کو امام نسائی، دارمی، احمد اور ابن مندہ نے سندِ صحیح کے ساتھ روایت

٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٤/٤٠١، الرقم: ٧٦٩٠، والدارمي في السنن، ١/٤١، الرقم: ٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٤، الرقم:١٢٤٩١، وابن منده في كتاب الإيمان، ٢/٨٤٦، الرقم: ٨٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٨١، الرقم: ١٤٨٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٣٢٣، الرقم: ٢٣٤٥، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/٢٧٦، الرقم: ٢٦٩٨، والمناوي في فيض القدير، ١/٣٨۔

کیا ہے، اور اِن الفاظ کا اضافہ کیا: ''پس اﷲ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اُٹھایئے اور کہیے آپ کو سنا جائے گا۔ اور کہیے آپ کی بات مانی جائے گی اور شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔''

١٨٩/٨. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ بَابٌ مِنْ ذَهَبٍ وَحَلْقَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَيَسْتَقْبِلُنِي النُّوْرُ الْأَكْبَرُ فَأَخِرُّ سَاجِدًا فَأُلْقِي مِنَ الثَّنَاءِ عَلَى اللهِ مَا لَمْ يُلْقِ أَحَدٌ قَبْلِي فَيُقَالُ لِي: اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي، فَيُقَالُ: لَكَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ قَالَ: ثُمَّ أَسْجُدُ الثَّانِيَةَ ثُمَّ أُلْقِي مِثْلَ ذَالِكَ وَيُقَالُ لِي مِثْلَ ذَالِكَ وَأَقُوْلُ أُمَّتِي فَيُقَالُ لِي: لَكَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ ثُمَّ أَسْجُدُ الثَّالِثَةَ فَيُقَالُ لِي مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ أَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُوْلُ: أُمَّتِي، فَيُقَالُ لِي: لَكَ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصًا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا تو ایک سونے سے بنا ہوا دروازہ جس پر چاندی کا کنڈا لگا ہوگا کھولا جائے پس ایک نورِ اکبر (اللہ ربّ العزت) میرا استقبال فرمائے گا۔ تو میں (اس کی بارگاہ میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پس میں اﷲ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں وہ کلمات ادا کروں گا جو مجھ سے پہلے کبھی کسی نے نہیں ادا کئے ہوں گے۔ پس مجھ سے کہا جائے گا: سوال کیجیے، آپ کو

٨: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٥٨/٧، ١٦٤، الرقم: ٤١٣٠، ٤١٣٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٧٣/١٠، والمناوي في فيض القدير، ٣٦/١۔

عطا کیا جائے گا۔ کہیے آپ کو سنا جائے گا، شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں عرض کروں گا: (مولا!) میری اُمت۔ تو کہا جائے گا کہ ہر اس شخص کے لیے آپ کو اختیار ہے جس کے دل میں جَو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میں دوبارہ (اس کی بارگاہ میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر میں اُسی طرح کے ثنائیہ کلمات ادا کروں گا۔ اور مجھے اس طرح کہا جائے گا: ہر اس شخص کے لیے آپ کو اختیار ہے جس کے دل میں تل کے برابر بھی ایمان ہے، پھر میں تیسری مرتبہ (اس کے سامنے) سجدہ ریز ہوں گا تو مجھے پھر اِسی طرح کہا جائے گا، پھر میں سجدہ سے اپنا سر اُٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: (اے مولا!) میری اُمت، تو مجھے کہا جائے گا: ہر اس شخص کے لیے آپ کو اختیار ہے جس نے ایک بار بھی اخلاص کے ساتھ ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' کہا۔'' اِس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

مصادر التخريج

١. **القرآن الحكيم۔**

(٢) تفسیر القرآن

٢. **آلوسی**، ابو الفضل شہاب الدین السید محمود (م ١٢٧٠ھ/١٨٥٤ء)۔ **روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني**۔ بیروت، لبنان: دار الاحیاء التراث۔

٣. **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد الفراء (٤٣٦-٥١٦ھ/١٠٤٤-١١٢٢ء)۔ **معالم التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء

٤. **بیضاوی**، ناصرالدین ابی سعید عبداللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی (م ٧٩١ھ)۔ **أنوار التنزيل**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤١٦ھ/١٩٩٦ء۔

٥. **ثناء اللہ پانی پتی**، قاضی (م ١٢٢٥ھ)۔ **التفسير المظهری**۔ کوئٹہ، پاکستان: بلوچستان بک ڈپو۔

٦. **جمال الدین قاسمی**، ابو الفرج محمد جمال الدین بن محمد سعید بن قاسم (١٢٨٣-١٣٣٢ھ)۔ **تفسير القاسمي المسمّى 'محاسن التأويل'**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٢٥ھ/٢٠٠٥ء۔

٧. **ابن جوزی**، ابوالفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **زاد المسير في علم التفسير**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٤ھ۔

٨. **خازن**، علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن خلیل (٦٧٨-٧٤١ھ/١٢٧٩-١٣٤٠ء)۔ لباب التأويل في معاني التنزيل۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

٩. **رازی**، فخر الدین محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تمیمی شافعی، (٥٤٤-٦٠٤ھ)۔ مفاتيح الغيب (التفسير الكبير)۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢١ھ۔

١٠. **زمخشری**، جار اللہ ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد خوارزمی (٤٦٧-٥٣٨ھ)۔ الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث۔

١١. **سمعانی**، ابو مظفر منصور بن محمد بن عبد الجبار (٤٢٦-٤٨٩ھ)۔ تفسير السمعاني۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٤١٨ھ/١٩٩٧ء۔

١٢. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ الدر المنثور في التّفسير بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٩٩٣ء۔

١٣. **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣-١٢٥٠ھ/١٧٦٠-١٨٣٤ء)۔ فتح القدير ۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٢ھ/١٩٨٢ء۔

١٤. **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد (٢٢٤-٣١٠ھ/٨٣٩-٩٢٣ء)۔ جامع البيان فی تفسير القرآن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٥. **ابن عطیہ**، قاضی ابو محمد عبد الحق بن غالب اندلسی (م ٥٤٦ھ)۔ المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٣ھ۔

١٦. **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابو بکر بن فرح (م ٦٧١ھ)۔ **الجامع لأحكام القرآن والمبين لما تضمن من السنة وآي الفرقان**۔ قاہرہ، مصر: دار الشعب، ١٣٧٢ھ۔

١٧. **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (٧٠١-٧٧٤ھ/١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠١ھ۔

١٨. **نسفی**، عبداللہ بن محمود بن احمد نسفی (م ٧١٠ھ)۔ **مدارك التنزيل وحقائق التأويل**۔ بیروت، لبنان، دار احیاء التراث العربی۔

(٣) الحديث وأصول الحديث

١٩. **احمد بن حنبل**، ابو عبداللہ شیبانی (١٦٤-٢٤١ھ/٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٨٧ء۔

٢٠. **احمد بن حنبل**، ابو عبداللہ شیبانی (١٦٤-٢٤١ھ/٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء۔

٢١. **أزدی**، معمر بن راشد (م ١٥١ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٢٢. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٢٣. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء

٢٤. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ/۸۳۰-۹۰۵ء)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

٢٥. **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶-۵۱۶ھ/۱۰۴۴-۱۱۲۲ء)۔ **شرح السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٢٦. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٢٧. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

٢٨. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

٢٩. **ابن جارود**، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱۴۱۸ھ/۱۹۸۸ء۔

٣٠. **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ/۷۵۰-۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٣١. **حارث**، ابن ابی اسامہ (۱۸۶-۲۸۲ھ)۔ **بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۳۲. **حاکم**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرك على الصحيحين** ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۳۳. **حاکم**، ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **معرفة علوم الحديث**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء۔

۳۴. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح** ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۳۵. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تغليق التعليق على صحيح البخاري** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

۳۶. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **الدراية في تخريج أحاديث الهداية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۳۷. **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔ **البيان والتعريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۳۸. **حکیم ترمذی**، ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر(۱)۔ **نوادر الاصول فی احادیث الرسول** ۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۳۹. **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (م ۲۱۹ھ/ ۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت،

(۱) حکیم ترمذی ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔

لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنی۔

٤٠. **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری، (۲۲۳-۳۱۱ھ/ ۸۳۸-۹۲٤ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

٤١. **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدی بن ثابت (۳۹۳-٤٦۳ھ/۱۰۰۳-۱۰۷۱ء)۔ موضح أوهام الجمع والتفریق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ۱٤۰۷ھ۔

٤٢. **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ۷٤۱ھ)۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱٤۲٤ھ/۲۰۰۳ء۔

٤٣. **ابن خلاد**، ابو الحسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد رامهرمزی (م٥٧٦ھ)۔ أمثال الحدیث المرویۃ عن النبي ﷺ ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱٤۰۹ھ۔

٤٤. **خلال**، ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید (۲۳٤-۳۱۱ھ)۔ السنۃ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱٤۱۰ھ۔

٤٥. **دار قطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰٦-۳۸٥ھ/۹۱۸-۹۹٥ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸٦ھ/ ۱۹٦٦ء۔

٤٦. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲٥٥ھ/۷۹۷-۸٦۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۰۷ھ۔

٤٧. **ابو داود**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲-۲۷٥ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱٤۱٤ھ/

۱۹۹۴ء

۴۸. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۴۹. **ابن راہویہ**، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ/۷۷۸-۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۵۰. **ربیع**، ابنِ حبیب بن عمر اَزدی بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان، دار الحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۵۱. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶-۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم والحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۵۲. **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون رازی طبری (م ۳۰۷ھ)۔ **مسند الصحابۃ المعروف بہ: مسند الرویانی**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۵۳. **زیلعی**، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف بن محمد حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ **تخریج الأحادیث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب: دار ابن خزیمہ، ۱۴۱۴ھ۔

۵۴. **زیلعی**، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف بن محمد حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ **نصب الرایۃ لأحادیث الہدایۃ**۔ مصر: دارالحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

۵۵. **سعید بن منصور**، ابو عثمان الخراسانی، (م ۲۲۷ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دارالعصیمی، ۱۴۱۴ھ۔

۵۶. **ابن سلیمان**، خیثمہ بن سلیمان القرشی الطرابلسی (۲۵۰-۳۴۳ھ)۔ من

حديث خيثمة بن سليمان القرشي الطرابلسي۔ بیروت، لبنان: دار بیروت الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٥٧. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **جامع الأحاديث**۔

٥٨. **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **مفتاح الجنة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: جامعہ اسلامیہ، ١٣٩٩ھ۔

٥٩. **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (٣٣٥ھ/٩٤٦ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤١٠ھ۔

٦٠. **شافعی**، ابوعبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠-٢٠٤ھ/٧٦٧-٨١٩ء)۔ **السنن المأثورة**۔ بیروت لبنان: دار المعرفة، ١٤٠٦ھ۔

٦١. **شافعی**، ابوعبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠-٢٠٤ھ/٧٦٧-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦٢. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٧٧٦-٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٦٣. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٦٤. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔

.٦٥ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء

.٦٦ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

.٦٧ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ/٨٥٣-٩٣٣ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

.٦٨ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ/٨٥٣-٩٣٣ء)۔ **مَشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

.٦٩ **طیالسی**، ابو داود سلیمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/٧٥١-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

.٧٠ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/ ٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایۃ ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

.٧١ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/ ٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **الجهاد**۔ مدینۃ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

.٧٢ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/ ٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٧٣. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ جامع بيان العلم وفضله لبنان، بیروت: دار ابن حزم، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

٧٤. **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٧٥. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٧٦. **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/ ٨٤٥-٩٢٨ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٧٧. **قزوینی**، عبد الکریم بن محمد الرافعی۔ التدوين في أخبار قزوين۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

٧٨. **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (٤٥٤ھ)۔ مسند الشهاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

٧٩. **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (٧٦٢-٨٤٠ھ)۔ مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ١٤٠٣ھ۔

٨٠. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٧-٢٧٥ھ/٨٢٤-٨٨٧ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٨١. **مالک**، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اَصبحی (٩٣-١٧٩ھ/٧١٢-٧٩٥ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔

٨٢. **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨۔١٨١ھ/٧٣٦۔

١٧٩٨ء)۔ الجهاد۔ تونس: دارتونسیہ۔

٨٣. المحاملي، حسین بن إسماعیل الضبی ابو عبداللہ (٢٣٥-٣٣٠ھ)۔ أمالي المحاملي۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ١٤١٢ھ۔

٨٤. مروزی، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (٢٠٢-٢٩٤ھ)۔ السنة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، ١٤٠٨ھ۔

٨٥. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (٢٠٦-٢٦١ھ/٨٢١-٨٧٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٨٦. مقدسی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (٥٦٩-٦٤٣ھ/١١٧٣-١٢٤٥ء)۔ الأحاديث المختارة۔ مکه مکرمه، سعودی عرب: مكتبة النهضة الحديثة، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٨٧. مقریٔ، ابو عمرو عثمان بن سعید دانی (٣٧١-٤٤٤ھ)۔ السنن الواردة في الفتن۔ الریاض: سعودی عرب، ١٤١٦ھ۔

٨٨. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١-٦٥٦ھ/١١٨٥-١٢٥٨ء)۔ الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

٨٩. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٦ھ/١٩٩٥ء+ حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٩٠. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٩١. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **عمل اليوم و الليلة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٩٢. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **المسند المستخرج على صحيح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٦ء۔

٩٣. **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ١٤١٢ھ/ ١٩٩١ء۔

٩٤. **ہندی**، حسام الدین علاء الدین علی متقی (م ٩٧٥ھ)۔ **كنز العمال فی سنن الأقوال و الأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٩٥. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/ ١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد و منبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

٩٦. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/ ١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٩٧. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/ ٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

٩٨. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/ ٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریہ، ١٤٠٧ھ۔

(٤) شروحات الحدیث

۹۹. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۳۷۹ھ۔

۱۰۰. **زرقانی**، ابوعبداللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/۱۶۴۵-۱۷۱۰ء)۔ **شرح الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ۔

۱۰۱. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الديباج على صحيح مسلم**۔ الخبر، سعودی عرب: دارابن عفان، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء۔

۱۰۲. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **شرح سنن ابن ماجه**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

۱۰۳. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد النمری، (۳۶۸-۴۶۳ھ/۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **التمهيد لما في الموطا من المعاني والأسانيد**۔ مغرب (مراکش): وزارت عموم الأوقاف، ۱۳۸۷ھ۔

۱۰۴. **عظیم آبادی**، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۱۰۵. **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲-۸۵۵ھ/۱۳۶۱-۱۴۵۱ء)۔ **عمدة القاری شرح صحیح البخاری**۔ بیروت، لبنان: دار اِحیاء التراث العربی۔

١٠٦. **قسطلانی**، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (٨٥١-٩٢٣ھ/١٤٤٨-١٥١٧ء)۔ **إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

١٠٧. **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی (٦٩١-٧٥١ھ)۔ **حاشية على سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

١٠٨. **مبارک پوری**، ابو العلاء محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (١٢٨٣-١٣٥٣ھ)۔ **تحفة الأحوذی في شرح جامع الترمذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٠٩. **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (٩٥٢-١٠٣١ھ/ ١٥٤٥-١٦٢١ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

١١٠. **نووی**، ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف بن مری (٦٣١-٦٧٦ھ)۔ **شرح النووي على صحيح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث، ١٣٩٢ھ۔

(٥) أسماء الرجال

١١١. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **التاريخ الصغير**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

١١٢. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **التاريخ الكبير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٢ھ/٢٠٠١ء۔

١١٣. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (٢٧٠-

٣٥٤ھ/٨٨٤-٩٦٥ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٣٩٥ھ۔

١١٤. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

١١٥. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٤ھ۔

١١٦. **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسة الأعلمی للمطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

١١٧. **ذہبی**، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **سير أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤١٣ھ۔

١١٨. **ذہبی**، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **ميزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

١١٩. **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/٧٨٤-٨٤٥ء)۔ **الطبقات الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

١٢٠. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد النمیری (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

١٢١. **ابن عدی**، عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (٢٧٧-

٣٦٥ھ)۔ الكامل في ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔

١٢٢. **فسوی**، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (م ٢٧٧ھ)۔ **المعرفة والتاريخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٩ء۔

١٢٣. **ابن قانع**، عبد الباقی (٢٦٥-٣٥١ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ١٤١٨ھ۔

١٢٤. **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف**۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٢٥. **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

(٦) الفقه وأصول الفقه

١٢٦. **ابن حزم**، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (٣٨٤-٤٥٦ھ/ ٩٩٤-١٠٦٤ء)۔ **حجة الوداع**۔ الریاض، سعودی عرب: بیت الأفکار الدولیۃ، ١٩٩٨ء۔

١٢٧. **ابن حزم**، ابو محمد علی بن احمد بن سعید اندلسی الظاهری (٣٨٤-٤٥٦ھ/ ٩٩٤-١٠٦٤ء)۔ **المحلی**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدہ۔

١٢٨. **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ القرطبی (٣٦٨- ٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **الاستذکار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ٢٠٠٠ء۔

۱۲۹. **ابو عبید**، قاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ)۔ کتاب الأموال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۸ھ۔

۱۳۰. **ابو محاسن**، یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

(۷) السیرۃ والفضائل

۱۳۱. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ فضائل الصحابۃ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۳۲. **اصبہانی**، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (۴۵۷-۵۳۵ھ)۔ دلائل النبوۃ۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبہ، ۱۴۰۹ھ۔

۱۳۳. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ دلائل النبوۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۳۴. **حلبی**، علی بن برہان الدین (م ۱۴۰۴ھ)۔ السیرۃ الحلبیۃ۔ بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۱۳۵. **دولابی**، ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (۲۲۴-۳۱۰ھ)۔ الذریۃ الطاھرۃ النبویۃ۔ کویت: الدار السلفیۃ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۳۶. **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/۱۶۴۵-۱۷۱۰ء)۔ شرح المواھب اللدنیۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔

۱۳۷. **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ الخصائص الکبری۔ فیصل آباد،

پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۱۳۸. **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ یحصبی (۴۷۶-۵۴۴ھ/۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ **الشفاء بتعريف حقوق المصطفیٰ** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

۱۳۹. **قسطلانی**، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱-۹۲۳ھ/۱۴۴۸-۱۵۱۷ء)۔ **المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۴۰. **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی (۶۹۱-۷۵۱ھ)۔ **جلاء الأفهام في فضل الصلاة على محمد خير الأنام** ﷺ۔ کویت: دار العروبہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۴۱. **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ **دلائل النبوة**۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء۔

۱۴۲. **نیشاپوری**، عبد الملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی نیشاپوری (م ۴۰۶ھ)۔ شرف المصطفیٰ ﷺ۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

(۸) العقائد

۱۴۳. **آجری**، ابو بکر محمد بن حسین بن عبد اللہ (م ۳۶۰ھ)۔ **الشريعة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء۔

۱۴۴. **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

١٤٥. **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/ ١٢٦٣-١٣٢٨ء)۔ **الصارم المسلول**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٧ھ۔

١٤٦. **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن محمد انصاری اصبہانی (٢٧٤۔ ٣٦٩ھ)۔ **العظمة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمة، ١٤٠٨ھ۔

١٤٧. **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **العلو للعلي الغفار**۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبة أضواء السلف، ١٩٩٥ء۔

١٤٨. **لالکائی**، ابو القاسم ھبة اللہ بن حسن بن منصور (م ٤١٨ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ١٤٠٢ھ۔

١٤٩. **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠-٣٩٥ھ/ ٩٢٢-١٠٠٥ء)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

(٩) التصوف

١٥٠. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **الزهد الكبير**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة، ١٩٩٦ء۔

١٥١. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **كتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة ١٤٢١ھ/ ٢٠٠١ء۔

١٥٢. **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨-١٨١ھ/ ٧٣٦-٧٩٨ء)۔ **كتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٥٣. **ہناد**، ہناد بن سری کوفی (١٥٢-٢٤٣ھ)۔ **الزهد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاِسلامی، ١٤٠٦ھ۔

(١٠) التاریخ و السوانح

١٥٤. **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **صفة الصفوة**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء

١٥٥. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٣-٤٦٣ھ/١٠٠٣-١٠٧١ء)۔ **تاريخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٥٦. **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠ھ/٨٣٩-٩٢٣ء)۔ **تاريخ الأمم والملوك** ۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٧ھ۔

١٥٧. **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ **تاريخ دمشق الكبير المعروف بـ: تاریخ ابن عساکر** ۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔

١٥٨. **فاکہی**، ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (٢٧٢ھ/٨٨٥ء)۔ **أخبار مكة في قديم الدهر وحديثة**۔ بیروت، لبنان: دارخضر، ١٤١٤ھ۔

١٥٩. **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر (٧٠١-٧٧٤ھ/١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ **البداية و النهاية**۔ بیروت، لبنان: مکتبہ المعارف۔

١٦٠. **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اَصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **تاريخ أصبهان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٦١. **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اَصبہانی (٣٣٦-

۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء بيروت، لبنان: دار الكتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۶۲. **نمیری**، أبو زید عمر بن شبہ البصری (م ۲۶۲ھ)۔ أخبار المدينة بيروت، لبنان: دار الكتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔

(۱۱) اللغات

۱۶۳. **جزری**، ابو السعادات مبارک بن محمد (۵۴۴-۶۰۶ھ)۔ النهاية في غريب الأثر۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العلمیۃ، ۱۳۹۹ھ۔

۱۶۴. **خطابی**، احمد بن محمد بن إبراہیم الخطابی البستی (۳۱۹-۳۸۸ھ)۔ غريب الحديث۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: جامعہ اُم القری، ۱۴۰۲ھ۔

۱۶۵. **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ تهذيب الأسماء واللغات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔